رسولیات

(نعتیہ کلام)

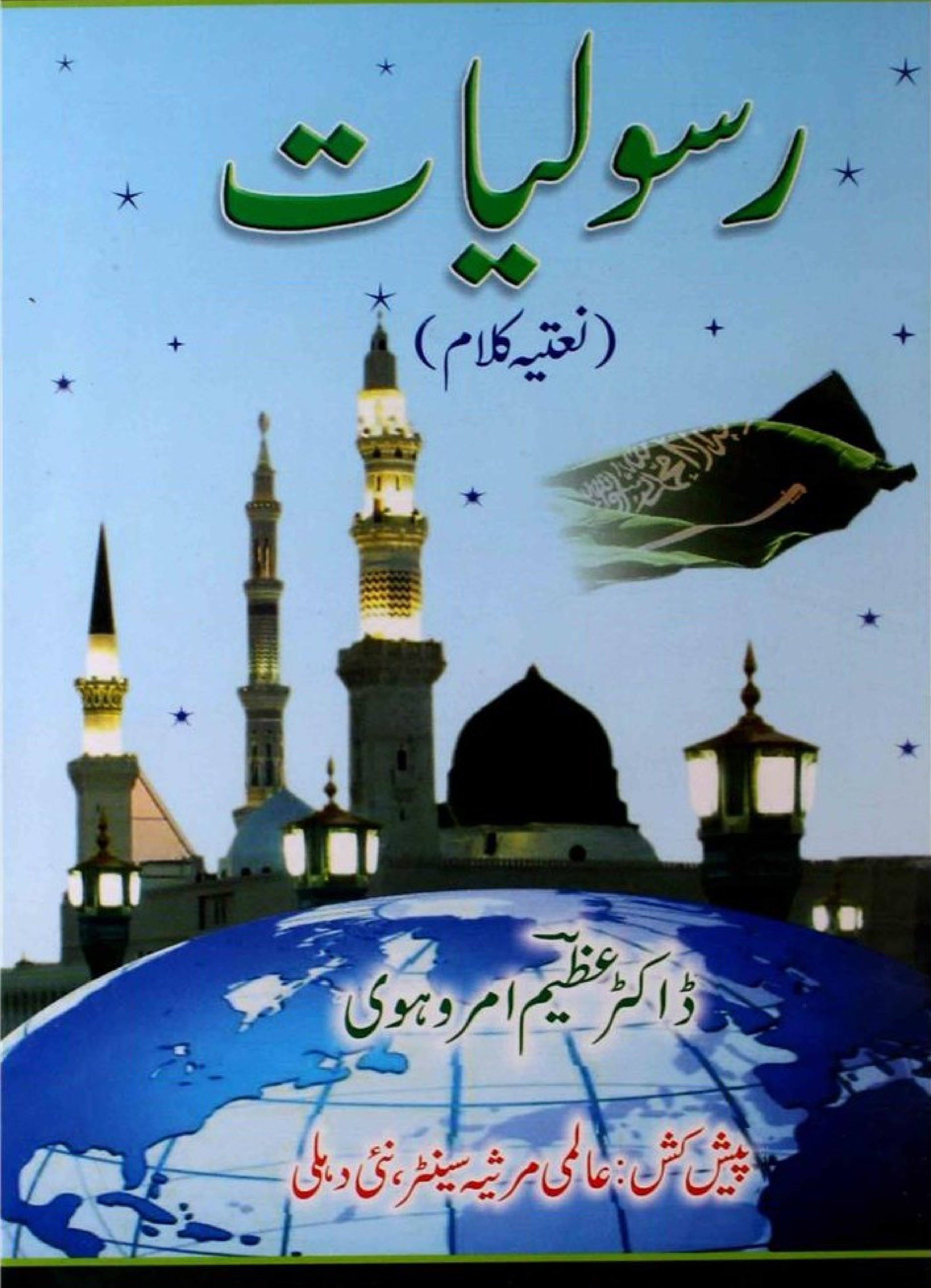

ڈاکٹر عظیم امروہوی

پیش کش: عالمی مرثیہ سینٹر، نئی دہلی

رسولیات

(نعتیہ کلام)

ڈاکٹر عظیم امروہوی

ناشر: عالمی مرثیہ سینٹر، نئی دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر

نام کتاب	:	رسولیات
تصنیف	:	ڈاکٹر عظیم امروہوی
طبع اول	:	۲۰۱۳ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
ناشر	:	عالمی مرثیہ سینٹر، نئی دہلی
کمپوزنگ	:	عبدالصبور امروہی
مطبوعہ	:	
قیمت	:	دوسو روپیہ

ملنے کے پتے:

ا. عالمی مرثیہ سینٹر موسیٰ اپارٹمینٹ، 6اے. ذاکر نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی110025 فون 0925068651, 09211737918

۲. بزم تجدید مرثیہ، دربارِ شاہ ولایت امروہہ، یو. پی. 244221

۳. المصطفےٰ پبلیکیشن، اوکھلا وہار، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025 فون 09213104134

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش گفت	۵
۲	خیال اپنا اپنا	۶
۳	حمد	۱۵
۴	آزاد حمد	۲۳
۵	نعت	۲۶
۶	نعت مسلسل	۷۴
۷	نعتیہ نظمیں	۷۷
۸	نعتیہ آزاد نظمیں	۱۰۱
۹	نعتیہ قطعات	۱۰۹
۱۰	نعتیہ قصائد	۱۱۵
۱۱	نعتیہ رباعیات	۱۵۱
۱۲	نعتیہ ہائیکو	۱۵۴
۱۳	نعتیہ دوہے	۱۵۸
۱۴	نعتیہ گیت	۱۶۱
۱۵	نعتیہ ترائیلے	۱۶۷
۱۶	نعتیہ لوریاں	۱۷۲
۱۷	نعتیہ پنج بھجی	۱۷۶
۱۸	نعتیہ مرثیہ	۱۷۹
۱۹	نعتیہ تضمین	۲۰۱
۲۰	مرکزِ نور کا سفر	۲۰۴
۲۱	الوداع	۲۰۶

اِنتساب

ماموں پروفیسر ممتاز احمد نقوی

اور

ماموں ایڈوکیٹ علی مہدی نقوی

کے نام

جن کی علمی وادبی شفقت آمیز تربیت اور تذکرۂ رحمت اللعالمینؐ کی
عطر بیز وفکر انگیز چھاؤں نے میرے لاشعور میں
پیغامِ مرسلِ اعظمؐ پیوست کیا۔

عظیم امروہوی

پیش گفت

مدح وثنائے رسولؐ کی، بشکلِ اشعار حضرت ابو طالبؑ نے کچھ ایسے ابتداء کی کہ یہ سلسلہ، خصوصاً عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں ایسا قائم ہوا کہ اس صف میں ہزاروں شعراٗ بلاتفریق مذہب وملت شامل ہوتے گئے اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ لیکن اس مدح وثنا کا حق نہ کل ادا ہوا تھا، نہ آج ادا ہوا ہے اور نہ کل ادا ہو سکے گا۔ شاعر پیدا ہوتے رہیں گے۔ اُن کے دلوں میں عشق رسولؐ پیدا ہوتا رہے گا۔ وہ سیرتِ رسولؐ کا کلمہ پڑھتے رہیں گے اور نعتیہ ادب تخلیق ہوتا رہے گا۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جس کے لیے کائنات تخلیق ہوئی اُس کی مدح پوری کائنات اور تمام مخلوق کا فرض ہے۔

اس فرض کی ادائیگی کی بہت سی شکلیں ہیں۔ ان میں سے ایک اہم شکل شاعری ہے۔ مدح وثنا اور اوصاف رسولؐ بیان کی جانے والی شاعری کو سب سے پہلے حضرت علیؑ نے نعت، کہا۔ اُس کے بعد یہ لفظ مدحتِ رسولؐ میں کہے جانے والے اشعار کے لیے مختص ہو گیا اور ادب میں نہ صرف صنف سخن کی حیثیت حاصل کی بلکہ یہ صنف ادبِ عالیہ بھی بن گئی۔

گذشتہ تقریباً پچاس سال کے دوران میرے دل ودماغ اور روح وضمیر پر نورِ مجسم اور خلق عظیم کے کردار اور تعلیمات نے جو اثر ڈالا وہ فکر واحساس بن کر اشعار میں ڈھلتا رہا۔ آج وہ یکجا کر کے اہل نظر اور عاشقانِ رسولؐ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ بارگاہِ رسالت میں یہ قبول ہو جائیں تو میری نظر میں ان کی یہی سب سے بڑی کامیابی ہوگی۔

گدائے بابِ مدینۃ العلم: عظیم امروہوی

سفینۂ اختر: دربار شاہ ولایت، امروہہ (یو. پی.)

خیال اپنا اپنا

☆ انشاء اللہ یہ نوجوان عظیم امروہوی، امروہہ کی ادبی روایات کو قائم رکھے گا۔ (عاصی لکھنوی ۱۹۶۷ء)

☆ ''حدیثِ غم'' (مجموعہ کلام عظیم امروہوی) کو پڑھ کر دل ہاتھوں بڑھ گیا۔ بہت صاف صاف مصرعے نکالے ہیں۔ طبیعت کی روانی نے کلام میں چار چاند لگا دئے ہیں۔ (پدم شری مہذب لکھنوی ۱۹۷۲ء)

☆ جہاں تک عظیم صاحب کی شاعری کا تعلق ہے اسے میں نے بے عیب پایا ہے جو وہ کہنا چاہتے ہیں کہہ گذرتے ہیں اور کہتے بھی خوبی کے ساتھ ہیں۔ ایک نوجوان شاعر کے لیے قلیل عرصے میں اس طرح کی پختگی حاصل کر لینا یقیناً لائق ستائش ہے۔

(کنور مہندر سنگھ بیدی سحر دہلی ۱۹۷۳ء)

☆ عظیم امروہوی، شمیم امروہوی (مرحوم) اور نسیم امروہوی کے یقینی طور پر سچے نمائندے ہیں۔ ان کے یہاں جوش کا رنگ بھی نظر آیا۔ نجم آفندی کے تیور بھی۔ جمیل مظہری کا مزاج بھی اور فضل نقوی کے اثرات بھی۔ (عابدی الہ آبادی چیف ایڈیٹر قومی جنگ رامپور ۱۹۷۳ء)

☆ عظیم ایک جواں فکر، جواں حوصلہ، تیز طبع اور المعی قسم کے نوجوان ہیں۔ ان کی پرورش زیادہ تر اپنے ننہیال کے علمی ماحول میں ہوئی جہاں ہر فرد کم

از کم گریجویٹ ضرور ہے۔ ان کی تمام تر نظموں میں اسلوب جدید کی جھلک ہے۔ اللہ نے طبع سلیم عطا فرمائی ہے اور دماغ کو وہ صلاحیتیں بخشی ہیں جن کو محسوس کر کے بجز امن فضل ربی کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ (مولانا سید محمد عبادت کلیم امام جمعہ امروہہ ۱۹۷۳ء)

☆ عظیم امروہوی خوش سیرت، خوش خلق اور ہونہار نوجوان ہیں وہ سادات نقوی کے چمن کا مہکتا ہوا پھول ہیں۔ عظیم نے علم کے گہوارے میں پرورش پائی اور آغوش ادب کے ایسے ماحول میں آنکھیں کھولیں جس میں محبت اہلبیتؑ دلوں میں گھر بنائے ہوئے ہے۔ (فضل نقوی لکھنوی ۱۹۷۳ء)

☆ عظیم امروہوی نے واقعات کربلا کے عزائی پہلو کو موثر انداز میں نظم کیا ہے۔ انھوں نے بڑے سلیقے سے مقصدیت ذہن میں رکھ کر اشعار کہے ہیں۔ (شمیم کرہانی، دہلی ۱۹۷۴ء)

☆ حسینیت کے آفاق گیر محرکات اور انسانیت نواز اثرات پر نظر رکھ کر رثائی ادب کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں یقیناً عظیم امروہوی کامیاب ہیں۔ (پدم شری علی جواد زیدی ۱۹۷۴ء)

☆ میں پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ امروہہ کی نئی نسل میں عظیم صاحب کی شاعری ہر اعتبار سے قابل توجہ ہے۔ ان کے مراثی میں آپ کو ایک بالکل نیا انداز ملے گا۔ اس طرز جدید میں روایت سے انحراف کا پہلو

غالب نظر آتا ہے۔ (پروفیسر منظر عباس نقوی سابق صدر شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ ۱۹۷۵ء)

☆ جدید مرثیہ نگاروں میں قدر اول کی اہمیت نوجوان شاعر عظیم امروہوی کو حاصل ہے۔ عظیم امروہوی کی عمر شاعری زیادہ نہیں ہے لیکن اس کم عرصے میں ہی اس جواں فکر شاعر نے صنف مرثیہ میں جو اضافے کئے ہیں ان کو دیکھ کر مسرت بھی ہوتی ہے اور حیرت بھی۔

(رئیس امروہوی کراچی ۱۹۷۵ء)

☆ عظیم امروہوی کی پرواز فکر کے لیے ابھی سے حدود متعین کرنا صرف خیال آرائی ہوگی میری رائے میں وہ اپنی منزل کی جانب سرعت کے ساتھ چل رہے ہیں۔ جذبات کا بہاؤ اور سلیقہ بیان کم نہیں فکر و گیرائی آئندہ اور بھی متوقع ہے۔ (قاسم شبیر نصیر آبادی ۱۹۷۵ء)

☆ نوجوان شاعر عظیم امروہوی کے کلام میں پختگی اور عقیدت کے علاوہ درد بھی ہے، زور بھی ہے، اثر بھی ہے، تبلیغ بھی ہے اور اصلاح کا جذبہ بھی ہے۔ (مرزا رضا حسین سابق ڈپٹی کلکٹر ایم پی ۱۹۷۵ء)

☆ عظیم کے مرثیے میں جدت پسندی کا رنگ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے فن کو بڑی خوبی کے ساتھ برتا ہے۔ اس میں زندگی کی جتنی تعبیریں پیش کی ہیں اس کی ایک نوجوان شاعر سے توقع نہیں کی جاسکتی تھی، نئی نسل کے شعراء میں خصوصاً امروہہ میں اتنا زود گو شاعر میری نظر

سے نہیں گذرا۔ (ڈاکٹر امام مرتضٰی نقوی امروہہ ۱۹۷۵ء)

☆ عظیم ایک علم دوست خاندان کے چشم و چراغ ہیں وہ یقیناً ادب کی راہوں کو پُر نور بنا دیں گے۔ (شمسی طہرانی علیگڑھ ۱۹۷۷ء)

☆ عظیم جس کی شکل وصورت میں بلا کا تغزل موجود ہے۔ نظم، سلام، نوحے اور مرثیے میں بھی ایسی مہارت رکھتا ہوگا۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

(زبیر گستاخ رامپور ۱۹۷۷ء)

☆ نوجوان شاعر عظیم امروہوی بڑے خوش گو شاعر ہیں بلکہ نئے طرز کی مرثیہ نگاری میں تو ہندوستان اور پاکستان کے اچھے شعراء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ (سید محمد تقی مدیر روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۱۹۷۹ء)

☆ یہ بات وجہ مسرت ہے کہ ہندوستان کا نوجوان شاعر عظیم امروہوی فکر ونظر سے کام لے رہا ہے اور حسین ابن علی کے معرکۂ حق سے درس عمل دینے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ (جوش ملیح آبادی ۱۹۸۰ء)

☆ تقسیم (ہندوستان) کے بعد امروہہ کی مرثیے سے نا آشنا فضا کے جمود کو جس آواز نے توڑا وہ عظیم امروہوی کی آواز تھی۔

(ڈاکٹر ہلال نقوی کراچی ۱۹۸۰ء)

☆ عظیم امروہوی کے مرثیے میں ہمیں ایسے متعدد نقوش جلوہ گر ملتے ہیں جو مرثیہ نگار کے روشن مستقبل کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔ پورا مرثیہ جگہ جگہ فکر اور تجزیے کی کیفیتوں سے معمور ہے اور قدیم مرثیے سے بالکل

مختلف ہے۔ (ڈاکٹر کاظم علی خاں لکھنؤ ۱۹۸۰ء)

☆ عظیم کا مرثیہ پڑھ کر یہ یقین ہو چلا ہے کہ اگر وہ اسی تیور کے ساتھ آگے بڑھتے رہے تو یقیناً عظیم ہو جائیں گے۔

(قسیم بن نسیم امروہوی کراچی ۱۹۸۰ء)

☆ مجھے خوشی ہے کہ مولوی قائم رضا نسیم امروہوی کے بعد امروہہ میں مرثیہ نگاری کے فن کا احیاء عظیم امروہوی سے ہو رہا ہے۔ اس میں بعض بند ایسے بھی ہیں جو ایک کہنہ مشق شاعر ہی کہہ سکتا ہے۔

(محمود حسن قیصر علیگڑھ ۱۹۸۰ء)

☆ ''مرثیۂ عظیم'' بہت پسند آیا۔ اس کی زبان الفاظ کی نشست و برخاست ترکیبوں کی بندشیں اور شکوہ الفاظ کا انتخاب واقعی قابل تعریف ہے۔ ہندوستانی مرثیہ گو شعراء میں عظیم امروہوی کو اپنے رنگ کی وجہ سے انفرادیت حاصل ہے۔ (پروفیسر اکبر حیدری کشمیر ۱۹۸۱ء)

☆ بالکل پہلی بار مرثیے میں دیگر مذاہب کی مقدس کتب کا بڑا احترام سے حوالہ دیا گیا ہے۔ یقیناً یہ قومی یکجہتی کا زریں باب ہوگا۔ مرثیے کے مضمون کو ایک قدر مشترک بنا کر ہی دیگر اقوام کے سامنے پیش کرنے کی عظیم امروہوی کی کوشش بڑی لائق ستائش ہے۔ (سید محمد رشید لکھنؤ ۱۹۸۱ء)

☆ عظیم امروہوی کا کلام خاصے کی چیز ہے۔ (پروفیسر اسلوب احمد انصاری صدر شعبہ انگریزی اے۔ ایم۔ یو علیگڑھ ۱۹۸۱ء)

☆ امروہہ کے شعراء مصحفی، شمیم اور نسیم کے ہمراہ عظیم بھی صفحہ قرطاس پر جلوہ گر رہے گا۔ (معجز سنبھلی ۱۹۸۱ء)

☆ نظیر اکبر آبادی، چکبست لکھنوی اور صفی لکھنوی کی طرح عظیم امروہوی کی شاعری میں بھی ہندوستانی عنصر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہی طرز شاعری وطن پرستی اور قومی یکجہتی کی دلیل ہے۔

(سید زائر حسین کاظمی لکھنؤ ۱۹۸۱ء)

☆ عظیم امروہوی کے مراثی دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ نہ صرف امروہہ بلکہ ہندوستان میں مرثیہ ایک نئی زندگی حاصل کرے گا۔

(نسیم امروہوی لاہور ۱۹۸۲ء)

☆ میری گلی میں ایک تخلیقی معصومیت کا روّیہ اور ایک ابداعی طرزِ رفتار دیکھا گیا۔ کس نے دیکھا؟ میں نے دیکھا، اپنی گلی کا بائرنؔ۔ یہ بائرنؔ اس گلی کا ہے جہاں شاہ عبدالرسول نثار (شاگردِ میر تقی میر) کی نشست تھی۔ جس گلی میں مصحفی بھی جب دہلی سے امروہہ آتے تو ضرور محفل جمتی۔ جس گلی میں مفتی محمد عباس (مفتی دربار اودھ) کا بھی آنا ہوا۔ جس گلی میں سید باسط علی باسطؔ سے خاص طور سے ملنے ڈپٹی نذیر احمد تشریف لائے۔ جس گلی میں اصغر گونڈوی اور جگر مرادآبادی کا بھی آنا ہوتا تھا۔ جس گلی میں میرے پردادا سید امیر حسن امیرؔ سے ملنے ایران اور عراق کے علماء بھی تشریف لائے جس گلی میں میرے بابا علامہ شفیق حسن ایلیا جیسا جید عالم

بھی پیدا ہوا۔ جس گلی میں بھائی الطاف حسین کوثری جیسا ماہر لسانیات بھی ہوا۔ جس گلی میں بھائی کمال امروہوی اور رئیس امروہوی جیسے فنکار پیدا ہوئے۔ جس گلی میں بھائی سید محمد تقی جیسے فلسفی اور صحافی نے جنم لیا۔ جس گلی نے قائم امروہوی جیسا شاعر اہلبیتؑ پیدا کیا۔ جس گلی نے اقبال مہدی جیسا عالمی شہرت کا مصور دنیا کو دیا۔ آج میری اسی گلی کا بائرن میرا بھانجا ڈاکٹر عظیم امروہوی ہے۔ (جون ایلیا کراچی ۱۹۸۲ء)

☆ جہاں تک عظیم امروہوی کے فن کا سوال ہے اس کے لیے یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ انھوں نے کوثر و تسنیم سے طاہر و شفاف زبان اور بیان کا سہارا لے کر اپنے نئے لب و لہجے اور اپنے منفرد اسلوب نگارش سے نہ صرف مرثیے کو بلکہ مدحت سرائی کے حسن کو اظہار کا وہ بانکپن دیا ہے۔ جس میں عصر حاضر کی جدید سائنس اور تکنیک کے عناصر نفسیاتی پہلوؤں کے ساتھ افکار کی معراج بن کر سامنے آتے ہیں۔ (ڈاکٹر ناشر نقوی پٹیالہ ۱۹۸۳ء)

☆ میں عظیم امروہوی کی شاعرانہ عظمت کا مداح ہوں۔ ان کا اسلوب، ان کا لب ولہجہ، ان کا انداز فکر، مجھے بہت پسند ہے۔ وہ صرف تخلص، کے ہی نہیں کلام کے بھی عظیم ہیں۔ بے جھجک یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ موصوف موجودہ عہد کے انیس ہیں جس موضوع پر وہ قلم اُٹھاتے ہیں وہ موضوع اپنے وجود پر فخر کرنے لگتا ہے۔ (لئیق اختر فیض آبادی ۱۹۹۱ء)

☆ جو شاعری کے رموز و نکات سے واقف تھے یا جن کا شعری ذوق بالیدہ تھا

انھوں نے شعری اسلوب میں اپنے خیالوں کو ڈھالا اور اسی میلان فکر کی جدید شاعری میں عظیم امروہوی بھی شمار کیے جاتے ہیں۔ جنھیں نئی نسل کا نمائندہ شاعر کہا جا سکتا ہے۔ جنھوں نے مرثیے کے اسلوب میں اپنے بصیرت افروز خیالات کا اظہار کیا ہے۔

(ڈاکٹر سید حسن عباس گوپالپوری (ایران) ۱۹۹۴ء)

☆ عظیم امروہوی صاحب بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ شاعر بھی نہایت قادرالکلام ہیں اور مختلف اصناف سخن میں داد دے کر اپنا سکہ جما چکے ہیں۔ انھوں نے جدید وضع کے مرثیے بھی کہے ہیں۔ جن سے علوئے نفس، خودداری، ایثار و قربانی، حق گوئی، بے باکی، پامردی، بلند ہمتی اور سرفروشی کی اعلیٰ اقدار کی ترویج کو تقویت ملتی ہے۔ (پروفیسر گوپی چند نارنگ ۱۹۹۴ء)

☆ مرثیہ نگاران امروہہ (مصنف عظیم امروہوی) ۶۶۴ صفحات کی کتاب کو دیکھ کر میں عظیم امروہوی کی محنت اور لگن سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور دل ہی دل میں ان کی تعریف کرتا رہا۔ عظیم امروہوی کا نام بھی ان بلند پایہ مفکروں شاعروں اور ادیبوں کی فہرست میں لکھا جائے گا جو امروہہ کی سرزمین ہر دور میں پیدا کرتی آئی ہے۔

(گیانی ذیل سنگھ سابق صدر جمہوریہ ہند ۱۹۹۸ء)

☆ اگر موت و حیات پر قادر معبود نے مہلت حیات عطا کی تو جی چاہتا ہے کہ

عظیم امروہوی پر ایک کتاب لکھی جائے۔

(سید عاشور کاظمی ۲۰۰۶ء لندن)

☆ ڈاکٹر عظیم امروہوی۔ رثائی ادب کے معمار، تہذیب مرثیہ کے پاسدار، مداح آل واحمد مختارؑ دبستان انیسؔ و دبیرؔ کے طرفدار بیک وقت انیسئے بھی ہیں اور دبیرئے بھی۔ (ڈاکٹر تقی عابدی کینڈا ۲۰۰۸ء)

☆ جہاں تک شاعری کا تعلق ہے ان معنوں میں عظیم امروہوی کا ثانی کم از کم ہندوستان میں نظر نہیں آتا جو غزل کی روایات اور فنی لوازمات کی پابندی کے ساتھ اپنی فکری دوررسی، پرواز خیال اور شعوری احساسات کو پورے شعری حسن و سلاست کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ہی رثائی شاعری میں اتنی شدت، اتنی دلگیری اور اس درجہ اثر انگیزی کا تخلیقی مظاہرہ کرسکتا ہو۔ (فاروق ارگلی دہلی ۲۰۰۸ء)

☆ خلوص و محبت کا مجسمہ، رثائی ادب کا نیّر تاباں لشکر اردو ادب کا نامور سپہ سالار اور گنگا جمنی تہذیب کی جیتی جاگتی تصویر ڈاکٹر عظیم امروہوی ہیں۔

(انجم زیدی ہریانہ ۲۰۰۸ء)

☆ عظیم امروہوی کافی دیر سے دہلی پہنچے۔ یعنی ایک طرح سے وہ پہلی پاری امروہہ میں کھیلتے رہے۔ یہ اُن کی دوسری پاری ہے مگر کیا خوب بیٹنگ کر رہے ہیں۔ میں نے مشاعروں کے اسٹیج سے انھیں چھکے لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اظہار عثمانی دہلی ۲۰۰۹ء)

حمد

سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

جتنے بھی ہیں بشر سب پہ تیری نظر۔ مالک مال و زر
با ہنر با اثر۔ صاحب کر و فر۔ اہل فتح و ظفر
تیرے بندے ہیں سب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

سارے لوح و قلم۔ تیرے آگے ہیں خم۔ تیرا سب پر کرم
تجھسے ہے دم میں دم۔ ہاں تری ہی قسم۔ تو ہر اک کا بھرم
تو ہر اک کی طلب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

یہ زمیں آسماں۔ انجم و کہکشاں۔ باغباں گلستاں
کشتیاں بادباں۔ سب سے تو ہے عیاں۔ سب کے سب بے گماں
ہیں یہ تیرے سبب سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

شاخ کی یہ لچک۔ پھول کی یہ مہک۔ عرش کی یہ دھنک
سب میں تیری جھلک۔ سب میں تیری چمک۔ سب میں تیری دمک
خالقِ روز و شب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

جو بھی ہیں شیخ و شاب۔ تجھسے ہیں فیضیاب پڑھ کے تیری کتاب
ہوتے ہیں کامیاب۔ وہ ہے ایسا نصاب۔ ان کو تری جناب
بارگاہِ ادب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

شاہ ہو یا گدا۔ تو ہے سب کا خدا۔ بخشتا ہے خطا
جس کو جو کچھ ملا۔ صرف تو نے دیا۔ تیری سب کو عطا
سارے عیش و طرب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

تیرے پیغام کو۔ صبح اور شام کو۔ تیرے احکام کو
ردِ آلام کو۔ دل کے آرام کو۔ تیرے ہی نام کو
کرتے ہیں وردِ لب سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

مالک بحر و بر۔ تیرے شمس و قمر۔ کیا حجر کیا شجر
ہر جگہ جلوہ گر۔ درد میں چارہ گر۔ صرف تو معتبر
کام بگڑے ہوں جب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

یہ چمن کی بہار۔ یہ گلوں کا نکھار۔ وادیِ خارزار
قلزم و کوہسار۔ نغمہ زن آبشار۔ سب پہ ہے اختیار
تیرے جلوے ہیں سب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

ہے تو ہی چار سو۔ تجھ سے ہیں رنگ و بو۔ تو نے دی آبرو
پوری کی آرزو۔ تو ملا کو بہ کو۔ سب کو ہے جستجو
کیا عجم کیا عرب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

سب پہ ہے مہرباں۔ دل کا ہے راز داں۔ تو یہاں تو وہاں
آنکھ سے ہے نہاں۔ دل پہ ہے تو عیاں الحفیظ الاماں
تیرا غیض و غضب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

یہ فلک یہ اُفق۔ عرش کے یہ طبق۔ یہ گلابی شفق
دشت یہ لق ودق۔ چہرۂ جہل فق۔ سامنے تیرے شق
ہو گیا بو لہب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

خالقِ عالمیں۔ رہبر صادقیں۔ ہادیٔ مومنیں
ہم جہاں تو وہیں۔ تیرا ہم کو یقیں۔ چاہے اپنا نہیں
شان تیری عجب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

شرک والحاد ہے۔ کیسی افتاد ہے۔ دہر جلاد ہے
ظلم ہی یاد ہے۔ کیسی بیداد ہے۔ تجھسے فریاد ہے
ہوں نہ رنج و تعب سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

تیرا مطلوب ہے۔ وہ جو محبوب ہے۔ تجھسے منسوب ہے
فخرِ یعقوبؑ ہے۔ نازِ ایوبؑ ہے۔ رہنما خوب ہے
جس کا طٰہٰ لقب۔ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

تو ہے ایسا رحیم۔ تو ہے ایسا کریم۔ تو ہر اک کا ندیم
تو رہ مستقیم۔ تیرا بندہ عظیم۔ تو ہے کُل کا علیم
کیا؟ کہاں اور کب؟ سارے عالم کے رب۔ سارے عالم کے رب

☆

انسان! یہ دن رات جو تو دیکھ رہا ہے
ان سب میں خدا، سب میں خدا، سب میں خدا ہے

شاخوں میں ادا اور لچک ہے، تو یہ کیا ہے
کانٹوں میں چبھن اور کھٹک ہے، تو یہ کیا ہے
پھولوں میں یہ خوشبو یہ مہک ہے، تو یہ کیا ہے
سوچے اگر انساں تو وہ ہر ایک جگہ ہے
اِن سب میں خدا، سب میں خدا، سب میں خدا ہے

یہ کاہکشاں اور یہ قمر ہے تو یہ کیا ہے
آکاش پہ تاروں کا سفر ہے تو یہ کیا ہے
یہ رات یہ دن شام و سحر ہے تو یہ کیا ہے
شبنم ہے کہیں اور کہیں باد صبا ہے
ان سب میں خدا سب میں خدا، سب میں خدا ہے

مچھلی کا جو پانی میں وطن ہے، تو یہ کیا ہے
تاروں سے بھرا نیل گگن ہے، تو یہ کیا ہے
پھولوں کا یہ رنگین چمن ہے، تو یہ کیا ہے
ہر ایک میں ہر شکل میں وہ، جلوہ نما ہے
ان سب میں خدا سب میں خدا سب میں خدا

دریاؤں میں بہتا ہوا پانی ہے، تو کیا ہے
اور اس میں تلاطم ہے روانی ہے، تو یہ کیا ہے
پانی کی جو یہ فیض رسانی ہے، تو یہ کیا ہے
ہیں پھول کے سو رنگ ہر اک برگ ہرا ہے
ان سب میں خدا سب میں خدا، سب میں خدا ہے

کلیوں کی گلستاں میں چٹک ہے، تو یہ کیا ہے
سورج میں یہ گرمی، یہ چمک ہے، تو یہ کیا ہے
یہ عرش پہ رنگین دھنک ہے، تو یہ کیا ہے
ہر چیز سے ظاہر ہے۔ مگر پھر بھی چھپا ہے
ان سب میں خدا، سب میں خدا، سب میں خدا ہے

یہ عرش معلیٰ میں جو خم ہے تو یہ کیا ہے
یہ چھایا ہوا ابر کرم ہے تو یہ کیا ہے
اے اہل قلم! لوح و قلم ہے تو یہ کیا ہے
بیشک وہ عظیم افضل و اعلیٰ ہے بڑا ہے
ان سب میں خدا، سب میں خدا، سب میں خدا ہے

☆

کیا حمد ہو اُس کی کہ جو واحد ہے احد ہے
قرآن میں خود کہہ دیا اللہ الصمد ہے

کیسے کرے انساں کوئی اس ذات کی تعریف
آسان نہیں اس کی جب آیات کی تعریف
توصیف کی سرحد ہے۔ نہ تعریف کی حد ہے
کیا حمد ہو اُس کی کہ جو واحد ہے احد ہے

بے کان کے سُن لیتا ہے انسان کی ہر بات
بے آنکھ کے وہ دیکھتا ہے دن ہو کہ ہو رات
وہ لم یلد ہے اور وہی ولم یولد ہے
کیا حمد ہو اُس کی کہ جو واحد ہے احد ہے

انسان ہے جو نیک وہی خاص ہے اس کا
تفریق کوئی بندوں میں اپنے نہیں کرتا
کام اس کے بھی کر دیتا ہے انسان جو بد ہے
کیا حمد ہو اس کی کہ جو واحد ہے احد ہے

☆

قریب شہ رگ ہے ذات تیری عیاں ہے ہر سو جمال تیرا
ہر اک پہ رحمت ہے عام تیری اکرم ہے اے ذوالجلال تیرا

یہ حد ہے محدود تو نہیں ہے یہی دلیل احد ہے تیری
ہے تو حدِ عقل سے بھی آگے کرے جو انساں خیال تیرا

تو ہی ہے خالق تو ہی ہے رازق تو ہی غفور الرحیم بھی ہے
نظیر جس کی نہیں ہے کوئی وہ کام ہے بے مثال تیرا

ہے تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے تو ہر اک امر پر بھی قادر
بغیر آنکھوں کے تو ہے ناظر۔ بنا زباں ہے مقال تیرا

نظر میں تو ہے نہیں بظاہر، مگر ہیں ہر سو ترے مظاہر
ہر ایک شے مظہر العجائب، کمال ہے لازوال تیرا

جو پھول میں ہے مہک وہ تجھسے جو خار میں ہے کھٹک وہ تجھسے
جو شاخ میں ہے لچک وہ تجھسے نظارہ ہے ڈال ڈال تیرا

زمین اور آسماں کے خالق ہر ایک پیر و جواں کے رازق
یہ شرق تیرا۔ یہ غرب تیرا۔ جنوب تیرا۔ شمال تیرا

ہر اک گل و گلستاں کے مالک۔ مکان اور لامکاں کے مالک
تو ہی بناتا ہے بدر اس کو وہ ہے جو ادنیٰ ہلال تیرا

کچھ ایسے بندے ہیں خاص تیرے نہیں ہے جن کا جہاں میں ثانی
نماز والا حسینؑ تیرا۔ اذان والا بلالؓ تیرا

کریم بھی تو، رحیم بھی تو، حلیم بھی تو، علیم بھی تو
عظیم کی ہے یونہی زباں پر یہ تذکرہ بے مثال تیرا

آزاد حمد

اسی کے دم سے ہے رنگ پھولوں میں
اور اسی سے بہار بھی ہے
اسی سے یہ لالہ زار بھی ہے
اسی سے یہ آبشار بھی ہے
اسی کی تخلیق پھول بھی ہے ... اسی کی تخلیق خار بھی ہے
اسی کا جلوہ جہاں کی ہر ایک ... چیز سے آشکار بھی ہے
اسی کے دم سے قرار ذہنوں کا ... اور دل بے قرار بھی ہے
اسی کی تو یاد روحِ انساں کے واسطے .. خوشگوار بھی ہے
وہی ہے خالق
وہی ہے رازق
وہی ہے ناظر
وہی ہے باصر
وہی تو پروردگار بھی ہے
ہر ایک مجبور اس کے آگے ... وہ ایسا بااختیار بھی ہے
وہی ہے ستار اور غفار ... اور وہی کردگار بھی ہے
یہ آدمی اس کی ایسی تخلیق ہے ... کہ جو شاہکار بھی ہے

رحیم بھی وہ

کریم بھی وہ

علیم بھی وہ

عظیم بھی وہ

امیر بھی وہ

کبیر بھی وہ

بشیر بھی وہ

قدیر بھی وہ

غفور بھی وہ

ہے نور بھی وہ

خیال میں اس کو قید کرنا محال بھی ہے

کہ وہ بڑا با کمال بھی ہے

کمال جو لازوال بھی ہے

زباں بظاہر نہیں . . . مگر......... بامقال بھی ہے

وہ جس کے جلووں کی کوئی سرحد نہیں ہے ایسا.......... جمال بھی ہے

مثال اس کی نہیں ہے . . . وہ......... بے مثال بھی ہے

اور آنکھ اس کی دکھائی دیتی نہیں کسی کو

مگر...... ہر ایک بندہ کا . . . سامنے...... اس کے حال بھی ہے

اسی نے پیدا کئے زمیں، آسمان، سورج

یہ چاند تارے، یہ سب نظارے

اسی نے پیدا کئے زمانے میں آگ پانی

اسی نے کی ہے عطا قلم کو مرے روانی

وہ ایسا رازق ... کہ ساری مخلوق روز پاتی ہے رزق اس سے

وہ ایسا واحد ... کہ جس کا ثانی کبھی کہیں پر نہیں ہے ممکن

وہ ایسا عادل ... کہ چاند سے اپنے روشنی سب کو دے برابر

وہ ایسا عادل ... کہ اپنے سورج سے ہر بشر کو عطا کرے ایک سی حرارت

وہ ایسا عادل ... کہ جس نے تاروں کی انجمن سب پہ عام کردی

وہ ایسا عادل ... کہ جس کے اک سائبان میں ہے

ہر ایک چھوٹا بڑا جہاں کا

وہ ایسا عادل ... کہ ابر جسکا ہر ایک سر سے گذر رہا ہے

وہ ایسا عادل ... کہ جس کی رحمت کی بارشیں سب کے کھیت پر ہیں

وہ ایسا عادل ... ہواؤں کو جس نے سب پہ آزاد کردیا ہے

وہ ایسا عادل ... کہ جس کا سوتیلا، کوئی بندہ نہیں جہاں میں

وہ ایسا واحد وہ ایسا قادر ... وہ ایسا عادل، وہ ایسا رازق، وہ ایسا خالق

نعت

مطلعِ انوارِ وحدت ہیں محمد مصطفےٰ
مقطعِ نظمِ نبوت ہیں محمد مصطفےٰ

ایک شہر علم و حکمت ہیں محمد مصطفےٰ
بولتا قرآنِ فطرت ہیں محمد مصطفےٰ

معدنِ ارکانِ کرسی محرمِ لوحِ فلک
مظہرِ اسرارِ قدرت ہیں محمد مصطفےٰ

بن گیا ان کا پسینہ بحر انوارِ رسلؑ
سب کی خلقت کی ضرورت ہیں محمد مصطفےٰ

فیض مقدم سے منور کر دیا دینِ خدا
نور پیکر، نور سیرت، ہیں محمد مصطفےٰ

چشمۂ عین الیقیں اور جوہرِ عرشِ بریں
مبدع نورِ رسالت ہیں محمد مصطفےٰ

عرش و کرسی کی بنا ہیں اور ہیں کرسی نشیں
آسمانوں کی بھی زینت ہیں محمد مصطفےٰ

اولاً از اوّلیں۔ سایہ تلک جن کا نہیں
مظہرِ اقرارِ وحدت ہیں محمد مصطفٰےؐ

عقلِ کُل ہیں اور اقلیمِ خرد کے تاجدار
نازشِ فہم و فراست ہیں محمد مصطفٰےؐ

منبعِ ایجادِ عالم وجہِ عرش و فرش ہیں
باعثِ تخلیق و خلقت ہیں محمد مصطفٰےؐ

رحمت اللعالمیں جب کہہ دیا اللہ نے
تاابد رحمت ہی رحمت ہیں محمد مصطفٰےؐ

فاقہ کش ایسے کہ پتھر پیٹ پر باندھے رہے
مرکزِ صبر و قناعت ہیں محمد مصطفٰےؐ

غیر نے کلمہ صداقت اور امانت کا پڑھا
ایسا معیارِ صداقت ہیں محمد مصطفٰےؐ

اس طرف بستر پہ سوئے ہیں علی مرتضٰیؑ
اس طرف مصروفِ ہجرت ہیں محمد مصطفٰےؐ

صاحبِ معراج کا یومِ ولادت ہے عظیمؔ
آج کا موضوعِ مدحت ہیں محمد مصطفٰےؐ

☆

انبیاءؑ جتنے ہیں ان کا مرتبہ کچھ اور ہے
عظمتِ حضرت محمد مصطفےٰؐ کچھ اور ہے

نیل کے پانی میں جو رستہ بنا کچھ اور ہے
آسمانوں سے جو گزرا راستہ کچھ اور ہے

چاند ہے، سورج ہے، تارا ہے، نہ ہے کوئی چراغ
آمنہ کے گھر میں یہ جلوہ نما کچھ اور ہے

ہوگی جنت بھی تری معبود کافی پُر فضا
میری نظروں میں مدینے کی فضا کچھ اور ہے

تھا خدا مطلوب موسیٰؑ کو تو پہنچے طور پر
جس کو بلوایا وہ محبوب خدا کچھ اور ہے

کوئی گذرے گا فلک سے چاند بھی ہے آج خوش
اور تاروں کے چمکنے کی ادا کچھ اور ہے

ہیں محمدؐ تو مدینہ علم کا۔ حیدرؑ ہیں در
ماسوا حیدرؑ کہیں سے راستہ۔ کچھ اور ہے؟

شاعری کا لطف ہر صنف سخن میں ہے عظیم
نعت کہنے کا حقیقت میں مزا کچھ اور ہے

☆

قرآں! نعت کہنی ہے خیرالانام کی
امداد چاہتا ہوں خدا کے کلام کی

سیرابیِ مقاصدِ فکر و نظر ہوئی
آقا کے در پہ آکے ہر اک تشنہ کام کی

کوڑا جو ڈالتی ہے عیادت بھی اس کی ہے
کتنی حسین شکل ہے یہ انتقام کی

پھر شر بشر سے خود ہی نکل جائے گا ضرور
سیرت پہ جب چلے گا یہ خیرالانام کی

آپس کے اختلاف میں الجھے ہم اس قدر
کچھ قدر کی نہ ہم نے نبیؐ کے پیام کی

ناکام اس لیے ہیں کہ ہم نے بھلا دیا
تعلیم دے گئے تھے محمدؐ جو کام کی

امید کیا یقین ہے اس بات کا مجھے
ہوگی طلب ضرور کسی دن غلام کی

آتی ہے لب پہ روز مرے نعت و منقبت
عادت ہے یہ عظیم مری صبح و شام کی

☆

اس لیے کچھ اور، ذکرِ مصطفےٰؐ اچھا لگا
خالقِ عالم کو بھی یہ تذکرہ اچھا لگا

وہ کوئی محفل ہو۔ یا ہو وہ نمازوں میں سلام
ہم نے جس دم بھی کیا یہ تذکرہ اچھا لگا

میرے آقا جو تمہارا ہو گیا دل سے غلام
مجھ کو شاہوں سے جہاں کے وہ گدا اچھا لگا

دولتِ ایماں عطا کی اور بوزر کر دیا
ہل اتیٰ والے کا اندازِ عطا اچھا لگا

مان کر صادق، لیے ہر اک امانت، آگئے
شر پسندوں کو درِ خیرالوریٰ اچھا لگا

آپ کا جب تک نہ تھا میری نظر میں تھا برا
آپ کا جب ہو گیا۔ پھر وہ برا اچھا لگا

اس میں ہی کل دین اور دنیا نظر آنے لگی
آپ کے ہر نقش پا کا آئینہ اچھا لگا

جس نے بھی خالق سے مانگا واسطے سے آپ کے
خود خدا کو بھی وہی دستِ دعا اچھا لگا

☆

صاحبانِ تخت و تاج و مسند و اورنگ سے
ایک انساں تھا جو زیبِ بوریا اچھا لگا

اب کسی بھی تذکرے سے یہ بہلتا ہی نہیں
ذکر آقا آپ کا دل کو بھلا اچھا لگا

کاش وہ سیرت کی راہوں پر بھی اے آقا چلیں
کہکشاں کا سن کے جن کو راستہ اچھا لگا

جب تن آسانی ملی ہم کو، انھیں بھولے رہے
مشکلیں جب بھی پڑیں مشکل کشا اچھا لگا

ان کی ہی مدح و ثنا میں زندگی گذرے عظیم
مجھ کو اپنے واسطے یہ مشغلہ اچھا لگا

☆

وہ صاحب فُقر پورے عالم کے واسطے ایک شاہ بھی ہے
اُسی کے در پر تو سر جھکائے جہاں کا ہر کج کلاہ بھی ہے

غلام و آقا کے فرق جتنے تھے اس نے سب ہی مٹا دئے ہیں
یتیم پر بھی شفیق ہے وہ غریب سے رسم و راہ بھی ہے

شرافتوں کا وہی ہے کعبہ وہی ہے تہذیب کا بھی قبلہ
امانتوں کو ہے ناز اس پر صداقتوں کا وہ ماہ بھی ہے

غلام ذہنوں کو، جس نے احساس ہم سری سے بھی ہے نوازہ
وہ ہمدم بے کساں بھی ہے بے بسوں کا وہ خیر خواہ بھی ہے

شرافت، انسانیت، محبت، خلوص، اخلاق اور مروّت
رسولؐ کے دشمنوں کے آگے رسولؐ کی یہ سپاہ بھی ہے

ہر ایک شے ہے نظر میں اس کی تو اس جہاں کی بساط ہے کیا
یہ عرشِ اعظم بھی زیر پا ہے، وہ اتنا عالی نگاہ بھی ہے

رسالت ایسی ملی ہے اس کو کہ وہ بنا ہے رسول اعظمؐ
جہاں نے دیکھا فلک پہ دو ہو کے چاند اس کا گواہ بھی ہے

بھٹک رہا تھا زمانے بھر میں اِدھر اُدھر حق، نہ تھا وہ جب تک
جو دیکھا باطل نے اک نظر ہی تو کہہ اُٹھا حق پناہ بھی ہے

اطاعت مصطفےٰؐ کا ہی نام دین اسلام ہے جہاں میں
نجات کی منزلیں ہیں جس پر یہ ایسی اک شاہ راہ بھی ہے

رہِ رسالت سے تھوڑا سا بھی اگر ہٹیں گے تو گمرہی ہے
اور اس میں تھوڑا سا شک اگر ہے، بہت بڑا یہ گناہ بھی ہے

اُسی کے وارث کے عرش اعظم پہ منتظر خود مسیحؑ بھی ہیں
اسی کی خاطر بچھائے صحرا میں چشم دل خضرؑ راہ بھی ہے

عظیم محبوب کبریا کی کہو یونہی نعت عمر بھر تم
پیام پر بھی مگر عمل ہو، اسی میں بس عزوجاہ بھی ہے

☆

اک گلی خوشبو کی جس میں اک مکاں خوشبو کا ہے
جس کی خوشبو کی زمیں ہے آسماں خوشبو کا ہے

نور کے پیکر ہیں اُن کا ہر رُواں خوشبو کا ہے
جسمِ اطہر سے پسینہ بھی رواں خوشبو کا ہے

کھو کے ان کی یاد میں پڑھتا ہوں جب بھی نعت میں
یہ سمجھتا ہوں کہ سر پر سائباں خوشبو کا ہے

ان کے روضے کی ہواؤں کا تصور جب کیا
یہ لگا جیسے کہ یہ سارا جہاں خوشبو کا ہے

پھول کیا خاروں کے دل بھی خوشبوؤں سے بھر دئے
سارے عالم سے جدا وہ گلستاں خوشبو کا ہے

روضۂ پُر نور سے مَس ہو کے جب آتے ہیں لوگ
ایسا لگتا ہے کہ جیسے کارواں خوشبو کا ہے

نُور تھی پہلے بھی اب خوشبو بھی تجھ کو مل گئی
جو قدم آقا کا ہے اے کہکشاں! خوشبو کا ہے

یا تو یہ رف رف سے پوچھیں یا بتائے گا بُراق
اس شب معراج جو بارگراں خوشبو کا ہے

وہ جہاں کے ہر تعفن سے یقیناً بچ گیا
جس کا ہادی اور میرِ کارواں خوشبو کا ہے

نور و نکہت کا گھرانہ دہر میں ہے ایک ہی
جس کا ہر اک طفل ہر پیر و جواں خوشبو کا ہے

روح مہک اُٹھے اگر سن لیں بلا وہ دل سے ہم
در حقیقت ایک اک حرفِ اذاں خوشبو کا ہے

کاش میں بھی چند سانسیں لوں وہاں جاکر عظیم
وہ مدینے میں جو اُن کا آستاں خوشبو کا ہے

☆

خدا کے بعد بڑا سب سے نام تیرا ہے
بشر کی فکر سے آگے مقام تیرا ہے

سلام مرضیٔ خالق کے راز دار سلام
نماز اس کی ہے لیکن سلام تیرا ہے

براقِ فکرِ بشر اُس کو چھو نہیں سکتا
فرازِ عرش سے اونچا مقام تیرا ہے

ہے ذات باعث تخلیق دو جہاں تیری
رسولؐ تجھسے ہیں ہر اک امام تیرا ہے

جو بس کلام الٰہی سے ملتا جلتا ہو
کوئی کلام نہیں وہ کلام تیرا ہے

وہ جس میں کوئی بھی بھوکا کبھی نہ سوئے گا
جہاں میں صرف اک ایسا نظام تیرا ہے

وہاں پہ طائرِ فکرِ بشر نہ پہنچے گا
بلند اتنا فضیلت کا بام تیرا ہے

جو کوڑا ڈالتی تھی اس کی بھی عیادت کی
بشکلِ خُلق و کرم انتقام تیرا ہے

یہ دل بھی میرا مدینہ ہے اے مرے آقاؐ!
کہ ایک عُمر سے اِس میں قیام تیرا ہے

جہاں پہ جائیں تو جل جائیں جبرئیل کے پر
بلندیوں پہ وہ ادنیٰ مقام تیرا ہے

اندھیرے ڈالنے والوں نے یہ نہیں سوچا
جو روشنی سے لکھا ہے وہ نام تیرا ہے

دلوں کو توڑنے والے یونہی پریشاں تھے
دلوں کو جوڑنے والا پیام تیرا ہے

نہیں ہے مذہب و ملت کی قید در پہ ترے
ہے تو ہر ایک کا ہر خاص و عام تیرا ہے

کبھی وہ قوتِ باطل سے جھک نہیں سکتا
وہ آدمی کہ جو دل سے غلام تیرا ہے

جو تو نے راہ دکھائی تھی اس سے دور ہیں ہم
فقط ہماری زبانوں پہ نام تیرا ہے

الجھ کے رہ گئے آپس کے اختلاف میں ہم
اور اس کو بھول گئے جو پیام تیرا ہے

بچا کے شر سے لگا راہِ خیر پر ہم کو
لقب زمانے میں خیرالانام تیرا ہے

گناہگار بہت ہے عظیم بھی آقا
مگر خیال یہ رکھنا غلام تیرا ہے

☆

مرتبہ فہم کی منزل سے ہے اعلیٰ تیرا
طائرِ فکر نہ چھو پائے گا رتبہ تیرا

صرف انسان ہی پڑھتے نہیں کلمہ تیرا
اُس کا قرآن بھی ہے ایک قصیدہ تیرا

تب ادا فکر کرے گی خود عقیدت کی نماز
جب بچھائے گی فضائل کا مصلّیٰ تیرا

تیرے انوار کی بارش تو ہے کل عالم میں
صرف کہنے کو یہ مکہ یہ مدینہ تیرا

جب بھی لب کھولے تو مرضیِ خدا سے کھولے
اس لیے ملتا ہے قرآن سے لہجہ تیرا

اس کے دامن پہ فرشتے بھی پڑھیں آ کے نماز
جس کو تھوڑا سا بھی آجائے قرینہ تیرا

نورِ اول ہے تری ذات حقیقت یہ ہے
سارے عالم میں ہی پھیلا ہے اجالا تیرا

تو نے معراج میں جاکر یہ کیا ہے ثابت
یہ زمیں چیز ہے کیا عرشِ معلّیٰ تیرا

انگلیاں ہی نہیں وہ ہاتھ قلم کر لیتی
دیکھ لیتی جو زلیخا کہیں جلوہ تیرا

لوگ لاتے رہے ایمان جدھر سے گذرا
دل میں گھر کرتا رہا طور طریقہ تیرا

چاند سورج نے مسرت سے بچھائی آنکھیں
کہکشاں خوش ہے کہ وہ بن گئی رستہ تیرا

باعثِ خلقتِ عالم ہے فقط ذات تری
یہ جو دنیا ہے حقیقت میں ہے صدقہ تیرا

کربلا کی جو ہوا خاک پہ زیرِ خنجر
شکل شبیرؑ میں وہ بھی تو ہے سجدہ تیرا

زندگی میں بھی ہے پہچان وسیلے سے ترے
کام محشر میں بھی آئے گا وسیلہ تیرا

ہے ضروری تری سیرت پہ دکھائے چل کر
جس کو دعوہ ہے کہ ہے چاہنے والا تیرا

☆

جبیں کو بس وہ در اچھا لگے ہے
فرشتوں کو جو گھر اچھا لگے ہے

تمہارا تذکرہ وجہ دو عالم
مجھے شام و سحر اچھا لگے ہے

شہنشاہوں کے کوہِ نور سے بھی
مدینے کا حجر اچھا لگے ہے

زمیں والوں کا کیا کہنا کہ وہ تو
خدا کو عرش پر اچھا لگے ہے

سفر ہر اک تھکا دیتا ہے لیکن
مدینے کا سفر اچھا لگے ہے

بری لگتی ہے ہر شے ٹوٹنے سے
مگر شق القمر اچھا لگے ہے

خدا جنت بھی ہوگی خوب، لیکن
مدینے کا نگر اچھا لگے ہے

☆

غریب فکر ہوں رزق کلام دو آقاؑ!
سوالیوں میں مجھے بھی مقام دو آقاؑ!

تمہارے لال جو ہیں لالہ فام دُو، آقاؑ!
وہ دیں کے کر گئے دنیا میں کام دُو، آقاؑ!

میں بے نوا بھی ہوں کم مایۂ سخن بھی تو ہوں
مجھے تو دولتِ فن صبح و شام دو آقاؑ

تمہارے سجدے کا کیا کوئی وزن سمجھے گا
کہ پشت پاک پہ جب تھے امامؑ دُو آقاؑ

تمہارے در کی مرے دل میں ہیں تمنائیں
یہ التجا ہے انھیں اذنِ عام دُو آقاؑ

شہادتوں کے حوالے سے اک حسنؑ اک حسینؑ
تمہارے ہیں یہ حقیقت میں نام دُو آقاؑ

غنودگی کا ہے ساغر پیے ہوئے امت
یہ جس سے چونک اٹھے ایسا جام دو آقاؑ

یہ میرے دونوں پسر نیک و نامور نکلیں
جو میرے گھر ہیں تمہارے غلام دُو[1] آقاؑ

---

[1] میرے دونوں بیٹے مہران امروہوی اور افنان امروہوی

☆

کارِ نبوت کارِ رسالت اُن کے نام
کی ہے خدا نے ساری رحمت اُن کے نام

تہذیب و اخلاق و شرافت ان کے نام
فرش کی زینت عرش کی رفعت ان کے نام

عشق و محبت فہم و فراست ان کے نام
امن و اخوت کی ہر دولت ان کے نام

دنیا کی بے مثل نظامت ان کے نام
حشر کی محفل کی بھی صدارت ان کے نام

ذکر ہی کیا اپنوں پہ حکومت کرنے کا
غیروں کے بھی دل پہ حکومت ان کے نام

دنیا کی تخلیق کا جب وہ باعث ہیں
دنیا کی ہے ہر اک عظمت ان کے نام

یوں تو نبی دنیا میں کتنے آئے ہیں
لیکن ہے بس مہر نبوت ان کے نام

ظلم و ستم سے یہ دنیا لبریز تھی جب
حق نے لکھا تب کارِ عدالت ان کے نام

دشمن بھی کہہ اُٹھا صادق اور امین
تاج امانت تخت صداقت ان کے نام

فرش سے لے کر عرش تلک سب ان کا ہے
کوثر کے مالک اور جنت ان کے نام

دور جنھوں نے دل سے ہر اک نفرت کی
میرے دل کی ساری عقیدت ان کے نام

☆

وجہِ تخلیق کائنات رسولؐ
سب سے افضل تمہاری ذات رسولؐ

روز روشن بنائی ہے تم نے
جہل کی وہ سیاہ رات رسولؐ

دست اخلاق رکھ دیا جس پر
پڑھ گیا کلمہ ہاتھوں ہات رسولؐ

زندگانی میں لطف آجائے
آپ کا گر ہو التفات رسولؐ

نعت جب بھی لکھی تو آئی ہے
اک خیالات کی برات رسولؐ

وِرد نادِ علی، کی سُنّت کی
جب بھی آئی ہیں مشکلات رسولؐ

آپ کے نور ہی سے روشن ہیں
دونوں عالم کے شش جہات رسولؐ

سنگ ریزوں نے بھی پڑھا کلمہ
کس قدر آپ کی ہے بات رسولؐ

انتہا جن کی بس خدا جانے
ہوں بیاں کیسے وہ صفات رسولؐ

لے گئے اپنے ساتھ دنیا سے
آرزوئے قلم دوات رسولؐ

''میرا شاعر عظیم ہے'' کہہ دیں
میری ہو جائے گی نجات رسولؐ

☆

بشر کا دونوں جہاں میں وقار اُن سے ہے
جہاں میں تذکرہ کردگار ان سے ہے

ہے ذات باعثِ تخلیق دو جہاں اُن کی
یہ ساری گردشِ لیل و نہار اُن سے ہے

ہے صرف اُن کے ہی قدموں کی دھول کا صدقہ
جو خار زار تھا اب لالہ زار اُن سے ہے

وہ جس نے سینچا ہے بنجر شعورِ انساں کو
دیارِ فکر میں وہ آبشار ان سے ہے

جو اونچ نیچ کی تفریق تھی وہ ختم ہوئی
ہر ایک راہِ عمل استوار اُن سے ہے

وہ اُن کی راہ چلے اور غلام ہو دل سے
جسے بھی اِس کا ہو دعوہ کہ پیار اُن سے ہے

یہ زندگی جو بڑی بد مزا ازل سے رہی
یہ زندگی بخدا خوشگوار اُن سے ہے

☆

جب ہوائے وادیِ فہم و خرد آنے لگی
خواہشِ دستِ جنوں پھر خود ہی شرمانے لگی

خاک طیبہ جس بشر کو یاد فرمانے لگی
پھر ہر اک مشکل بھی اُس انساں سے کترانے لگی

کشتیِ دل جاکے جب طیبہ کے میخانے لگی
معرفت کی ذہن و دل پر خود گھٹا چھانے لگی

صرف سجدہ کیا نبیؐ کے آستاں کو دیکھ کر
زندگی قربان ہونے کی قسم کھانے لگی

ظلم و جبر و جور کی ظلمت میں جو محدود تھی
وہ نظر انسان کی اب عرش تک جانے لگی

اس نے جب گل کردیۓ ہیں جہل کے سارے چراغ
جہل زادوں کو جہاں کے نیند سی آنے لگی

ہے یہ وہ اِسم جلا، جیسے ہی کانوں نے سنا
سانس جو جاتی رہی تھی، لوٹ کر آنے لگی

☆

جہاں میں پیکر انسانیت کی جان تھا وہ
زمین فہم و فراست کا آسمان تھا وہ

زمیں پہ خوانِ ہدایت کا میزبان تھا وہ
فلک پہ خالقِ عالم کا میہمان تھا وہ

جگا دیا ہے اُسی نے شعور انساں کو
کہ اک حقوق و فرائض کا پاسبان تھا وہ

جو کہہ گیا ہے رہے گا اٹل قیامت تک
کہ عین حق تھا اور اللہ کی زبان تھا وہ

ستم کی دھوپ میں انسانیت جھلتی تھی
کرم کا ایسے تشدد میں سائبان تھا وہ

اسی کے واسطے تخلیق کائنات ہوئی
قسم خدا کی خدائی کی آن بان تھا وہ

ہر ایک بات ہے قرآن کی طرح اُس کی
خدا کا سب سے بڑا ایک ترجمان تھا وہ

بھنور میں ظلم کے، انسانیت کی تھی کشتی
بچایا جس نے اُسے ایسا بادبان تھا وہ

عظیمؔ! مرسل اعظمؐ تھا اُس کا کیا کہنا
نگاہِ خالقِ اکبر میں بھی مہان تھا وہ

☆

کسی کا ذکر بھی ہو ذکر آئے گا پیمبرؐ کا
سخی کا، فلسفی کا، عبد کا، ساجد کا، سرور کا

شراب حُب احمدؐ جس کو مل جائے نہیں طالب
خزانے کا، جواہر کا، گہر کا، لعل کا، زر کا

وہ ہے خُلق محمدؐ جس کے آگے جھک گیا ہے سر
عداوت کا، ذلالت کا، جفا کا، بغض کا، شر کا

جو در پر مصطفیٰؐ کے آؤ گے مل جائے گا رستہ
جناں کا، خلد کا، فردوس کا، جنت کا، کوثر کا

زمیں کیا ہے نظامِ عرش بھی ہے اُن کے ہاتھوں میں
فلک کا، کہکشاں کا، مہر کا، پرویں کا، اختر کا

اگر ہاتھوں میں دامن مصطفیٰؐ کا ہے تو ڈر کیسا
جہنم کا، سقر کا، نار کا، برزخ کا، محشر کا

جہاں بھی نور ہے اُن کا مقام ہر ایک اعلیٰ ہے
مدینے کا، نجف کا، کربلا کا، قلبِ مضطر کا

مجھے محشر کا خطرہ کیا زباں پر ذکر ہے میری
احد کا، پانچ کا، بارہ کا، چودہ کا، بہتّر کا

☆

ہر رفعت و عظمت کا خزینہ نہیں دیکھا
گر روضۂ سلطانِ مدینہؐ نہیں دیکھا

اے دوستو! تم نے مرا سینہ نہیں دیکھا؟
سرکارؐ کی الفت کا خزینہ نہیں دیکھا؟

جب میرے تصور میں ہے ہر لمحہ مدینہ
میں کیسے کہوں میں نے مدینہ نہیں دیکھا

جس دل میں بھی رہنے لگیں سرکارؐ کی یادیں
اُس دل میں کوئی نفرت و کینہ نہیں دیکھا

ہو آمنہ تم فخرِ امانت کی۔ امینہ
دنیا نے امیں ایسا امینہ نہیں دیکھا

یہ آمنہ کا چاند گیا چاند سے آگے
اور اس کا ستاروں نے بھی زینہ نہیں دیکھا

جیسا کہ محمدؐ کی ہے عترت کا سفینہ
خود نوحؑ نے بھی ایسا سفینہ نہیں دیکھا

قرآن سے پوچھو کہ پہاڑوں نے بھی مضبوط
جز ذاتِ محمدؐ کوئی سینہ نہیں دیکھا

☆

بس ایک ہی تخلیق کیا دونوں جہاں میں
خالق نے بھی خود ایسا نگینہ نہیں دیکھا

سر لینے جو آیا تھا تو اخلاق و کرم سے
سرکار نے دل اُس کا ہی چھینا ۔ نہیں دیکھا؟

تھاما ہے کسی نے بھی اگر آپ کا دامن
گرداب میں پھر اس کا سفینہ نہیں دیکھا

بیکار ہی دیں مجھ کو یہ اللہ نے آنکھیں
اِن آنکھوں سے گر میں نے مدینہ نہیں دیکھا

آسان نہیں مدحتِ سرکار دو عالمؐ
تم نے مرے ماتھے کا پسینہ نہیں دیکھا

☆

مرے معبود یہ میری زباں پر کس کی مدحت ہے
معطّر ہیں دماغ و دل نظر میں نور فطرت ہے

کہیں اخلاق ہے ایسا؟ کہیں ایسی شرافت ہے؟
جو کوڑا ڈالتی ہے اس کی بھی اک دن عیادت ہے

انھوں نے کلمے سے پہلے ہی کلمہ اپنا پڑھوایا
ہر اک نے کہہ دیا ان میں صداقت ہی صداقت ہے

ستاروں کے دھڑکتے دل سے یہ آواز آتی تھی
جو گذرا ہے یہاں سے آج وہ رحمت ہی رحمت ہے

کلیم اللہ! پتھر کو بھی یہ چاہیں تو وہ بولے
کہ حاصل ان کو گویائی عطا کرنے کی قوت ہے

زباں سے ہی فقط سرکار کی قربت نہیں کافی
ہے سچا چاہنے والا اگر سیرت سے قربت ہے

عظیمؔ اپنی یہ عزت جو بھی ہے سب ان کا ہے صدقہ
جو علم و فن کی دولت ہے وہ سب ان کی بدولت ہے

☆

وہ لاکھ افضل ہو، لاکھ اعلیٰ ہو، پھر بھی وہ معتبر نہ ٹھہرے
نبیؐ سے جس کو نہ ہو محبت مری تو اس پر نظر نہ ٹھہرے

اگر وہ چاہیں تو سنگ ریزوں کو بخش دیں گفتگو کی قوت
شجر کو دیں حکم تو چلے وہ اگر نہ روکیں شجر نہ ٹھہرے

یہ جانے والے کا مرتبہ تھا بلانے والے کی یہ تڑپ تھی
جو لینے آئے تھے وہ تو ٹھہرے کہیں پہ خیر البشر نہ ٹھہرے

اگر یہ چاہیں تو اک اشارے میں ایک انگلی کو دیں جو جنبش
تو ثابت اپنی جگہ پہ ہرگز بس ایک پل بھی قمر نہ ٹھہرے

گر ان کے روضے کو دیکھ لوں میں خوشی سے چھلکیں یہ میری آنکھیں
نکل کے آئے ہر اشک باہر کوئی بھی پھر اپنے گھر نہ ٹھہرے

جسے بھی چاہیں اُسے بلالیں وہ جب بھی چاہیں وہاں پہ پہنچے
نہ ہو نگاہِ کرم جو اُن کی تو پھر کسی کا سفر نہ ٹھہرے

ہر اک محمدؐ پہ اس جہاں میں ہوا جو ظلم و ستم ہمیشہ
بحکمِ خالق یونہی جہاں میں محمدِؐ منتظر نہ ٹھہرے

عظیم گونجا نہ ہو جہاں بھی فضاؤں میں ان کا اسمِ اعظم
یہ کارواں میری زندگی کا وہاں پہ تو لمحہ بھر نہ ٹھہرے

☆

وجہِ تخلیقِ جہاں! سارا جہاں تم سے ہے
یہ جہاں چیز ہے کیا کون و مکاں تم سے ہے

تم نے جو کچھ بھی کہا مرضیٔ خالق سے کہا
حُرمت و عظمتِ الفاظ و بیاں تم سے ہے

محرمِ سِرِّ خفی ذات تمہاری آقا!
اس کی قدرت کا ہر ایک راز عیاں تم سے ہے

تم ہو انسان کا احساس جگانے والے
خوں رگِ غیرتِ انساں میں رواں تم سے ہے

نورِ اول بھی ہو اللہ کے پیغمبرؐ بھی
اور اللہ کا بھی نام و نشاں تم سے ہے

کل ابو جہل بھی شرمندہ رہا تھا تم سے
آج بھی جہل کے چہرے پہ دھنواں تم سے ہے

سامنے کہہ دے گا خالق کے گنہگار عظیم
ہے یقیںِ اس کو شفاعت کا تو ہاں، تم سے ہے

☆

اللہ اللہ عظمت و عز و وقار مصطفےٰ
جن و انساں کیا ملک بھی ہیں نثارِ مصطفےٰ

چاند نے دو ہو کے دنیا پر یہ ظاہر کر دیا
آسمانوں پر ہے کتنا اختیار مصطفےٰ

ہر قدم پر فتح کی کتنے دلوں کی سلطنت
وہ جو تھی کردار کی اک ذوالفقار مصطفےٰ

کتنے بنجر ذہن تھے شاداب جن کو کر دیا
علم و حکمت کا بہا جب آبشار مصطفےٰ

تو نے دو آنکھیں عطا کی ہیں جو اے پروردگار
ایک دن مجھ کو دکھا دینا دیارِ مصطفےٰ

جاں کی بازی صرف حیدرؓ نے لگائی ہر جگہ
یوں تو کہنے کو بہت تھے جاں نثار مصطفےٰ

وہ کبھی باطل کے آگے جھک نہیں سکتا عظیمؔ
جس کے بھی دل پر رہے گا اقتدارِ مصطفےٰ

☆

پھیلے ہیں دو جہان میں انوار مصطفیٰؐ
سب سے بڑی ہے دہر میں سرکارِ مصطفیٰؐ

دیکھا جو لا شریک نے کردارِ مصطفیٰؐ
چاہا خود اس نے عرش پہ دیدارِ مصطفیٰؐ

دیکھے خلیلؑ! تم نے، وہ انوارِ مصطفیٰؐ
گلزار جو بنا وہ تھا گلزارِ مصطفیٰؐ

تلوار سے جو بڑھ کے تھی تلوارِ مصطفیٰؐ
بیشک وہ آبدار تھا کردارِ مصطفیٰؐ

دنیا کے واسطے وہ مسیحا سہی مگر
خود حضرتِ مسیحؑ ہیں بیمارِ مصطفیٰؐ

بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائیں گے حشر تک
ہے خضرؑ کو پسند جو رفتارِ مصطفیٰؐ

وہ نورِ مصطفیٰؐ کا اگر دیکھ لیں جمال
یوسفؑ بھی بن کے آئیں خریدارِ مصطفیٰؐ

موسیٰؑ ہوئے خدا کے طلبگار طور پر
اور تھا خدا فلک پہ طلب گار مصطفیٰؐ

اے نوحؑ! کچھ خبر ہے کہ غرقاب ہونے سے
کشتی بچائی جس نے تھی پتوارِ مصطفےٰ

بو جہل و بو لہب کا نہیں نام اور نشاں
مہکا ہوا ہے آج بھی گلزارِ مصطفےٰ

ایسی کسی نبیؐ کو میسّر نہیں ہوئی
جیسی ہوئی ہے عترتِ اطہارِ مصطفےٰ

دعوت سے ذوالعشیرہ کی خیبر کے باب تک
حیدرؑ بنے رہے ہیں مددگارِ مصطفےٰ

جب پنجتن چلے تھے برائے مباہلہ
زہراؑ بنی تھیں نقطۂ پرکارِ مصطفےٰ

خونی کفن پہن کے بچائی حسینؑ نے
گر جانے سے زمین پہ دستارِ مصطفےٰ

کافر جو کاٹتی ہے وہ مومن کی تیغ ہے
کاٹے جو کفر کو وہ ہے تلوار مصطفےٰ

اکبر کو صرف خالق اکبر کی تھی عطا
رفتارِ مصطفےٰ ہو کہ گفتارِ مصطفےٰ

☆

لب پہ جب بھی محمدؐ کا نام آئے گا
سخت مشکل بھی ہوگی تو کام آئے گا

رات دن آئے گا صبح و شام آئے گا
زندگی بھر یہی نام کام آئے گا

زندگی کو ثباتِ قدم دے گا جو
آج دنیا میں وہ خوش خرام آئے گا

دہر میں خاتم المرسلینؐ آ گئے
اب جو آئے گا بن کر امام آئے گا

ہوگی جب ہی مکمل نمازِ خدا
جب ہماری زباں پر سلام آئے گا

آپ نے وہ نظام مکمل دیا
جس سے بہتر نہ کوئی نظام آئے گا

چل مدینے بلایا ہے سرکار نے
اے صبا! جانے کب یہ پیام آئے گا

چاند، سورج بھی دھندلے لگیں گے مجھے
میری نظروں میں جب وہ مقام آئے گا

جسم تو جسم ہے، روح بھی مہک اُٹھے
جب زباں پر محمدؐ کا نام آئے گا

اک اشارہ جو سرکارؐ فرمائیں گے
سر کے بل چل کے فوراً غلام آئے گا

☆

دین و دنیا کے ہیں سلطان رسول اعظمؐ
دل و جاں آپ پہ قربان رسول اعظمؐ

جب ملا سایۂ عمرانؑ رسول اعظمؐ
دین بھی چڑھ گیا پروان رسولِ اعظمؐ

آپ عظمت کا ہیں عنوان رسول اعظمؐ
عظمتیں آپ پہ قربان رسولِ اعظمؐ

آپ کا بھول کے فرمان رسولِ اعظمؐ
ہیں مسلمان پریشان رسولِ اعظمؐ

آپ جب آئے تو انسان بنا ہے انساں
نوعِ انساں پہ ہیں احسان رسولِ اعظمؐ

آپ نے درس زمانے کو بلندی کا دیا
جب ہوئے عرش پہ مہمان رسولِ اعظمؐ

گر پہاڑوں پہ اُترتا تو وہ سرمہ ہوتے
آپ پر اترا وہ قرآن رسولِ اعظمؐ

علم و حکمت کا رکھا تاج اس انسان کے سر
جس میں تھا علم کا فقدان رسولِ اعظمؐ

جتنے الفاظ نے لب آپ کے چومے آکر
وہ ہیں اللہ کا فرمان رسول اعظمؐ

شبِ ہجرت میں جو، جاں آپ کی لینے آئے
سب ہوئے صبح پشیمان رسولِ اعظمؐ

سب محمدؐ ہی محمدؐ نظر آتے ہیں جہاں
ایسا ہے آپ کا ایوان رسولِ اعظمؐ

☆

اے خدا چھوڑ کر خدائی کو ہر فضیلت مرے رسولؐ کی ہے
ہے وہ سب سے عظیمؔ تیرے بعد ایسی عظمت مرے رسولؐ کی ہے

جب سے مجھکو ہوا ہے یہ معلوم وہ تو اللہ کے بھی ہیں محبوب
تب سے ہی میرے دل مدینہ میں بس محبت مرے رسولؐ کی ہے

وہ رسالت کے دو گواہ ملے چاند کے جب کئے ہیں دو ٹکڑے
صرف انگلی کے اک اشارے سے ایسی طاقت مرے رسولؐ کی ہے

جگمگائی ہے جس سے یہ دنیا وہ فقط نور خاص ہے ان کا
جس سے جنت بھی مہک اُٹھی ہے ایسی نکہت مرے رسولؐ کی ہے

جس سے بہتر کوئی نظام نہیں وہ مکمل نظام ہے ان کا
حشر تک جو بدل نہیں سکتی وہ شریعت مرے رسولؐ کی ہے

بادشاہی کے اور فقیری کے امتیازات جس نے ختم کئے
پوری دنیائے اقتدار میں بس ایسی سیرت مرے رسولؐ کی ہے

دین کی سب سے بڑھ کے خدمت کی باقی دیں کی جب حفاظت کی
اس کے ایماں پہ شک معاذ اللہ جب کفالت مرے رسولؐ کی ہے

اک عمل ایک قول ہے سب کا ایک عصمت ہے، سب محمدؐ ہیں
مہر جس پر لگائی قرآں نے ایسی عترت مرے رسولؐ کی ہے

کب زباں سے کہا تھا حیدرؑ نے اک اشارہ کیا تھا صفدر نے
جس کی خاطر پلٹ گیا سورج وہ عبادت مرے رسولؐ کی ہے

اپنے شبیرؑ کے لیے خود ہی جب پیمبرؐ انا منک کہہ دیں
پھر تو حاصل حسینؑ کو جو ہوئی وہ شہادت مرے رسولؐ کی ہے

جیسا ہم کو ملا عظیم رسولؐ کسی امت کو کب ملا ہے مگر
قتل جس نے کیا نواسوں کو ایسی امت مرے رسولؐ کی ہے

☆

وہ شخص فخرِ جہاں، نازِ کردگار بھی تھا
جہاں میں سارے رسولوںؑ کا ورثہ دار بھی تھا

اسی کے دم سے گلستانِ حق میں پھول کھلے
ہے یہ بھی سچ دل باطل میں ایک خار بھی تھا

برائے قلبِ شرافت، خوشی کا تھا باعث
تو ذہنِ جہل و ذلالت پہ ایک بار بھی تھا

کوئی بھی جہل کی قوت اسے ہلا نہ سکی
اک ایسا علم اور ایماں کا کوہسار بھی تھا

اسی نے بستیٔ باطل اجاڑ کر رکھ دی
کہ شہر حق و صداقت کا شہریار بھی تھا

اسی نے ختم کیا ریگزار جہل کو بھی
کہ ایک علم اور حکمت کا آبشار بھی تھا

ہر ایک رسم قبیحہ کو اس نے ختم کیا
کہ اک تمدن و تہذیب کا وقار بھی تھا

وہ دشمنوں سے بھی پیش آیا ہے محبت سے
مزاج کا وہ کچھ اس درجہ خوشگوار بھی تھا

نظر میں ایک تھے اس کی غلام اور آقا
یتیموں اور غریبوں کا غم گسار بھی تھا

خدا کی بات کو منوا لیا زمانے سے
خدا کے واسطے اک وجہ افتخار بھی تھا

بنا رضائے الٰہی کبھی نہ لب کھولے
کہ ایک پیکر مرضیٔ کر دگار بھی تھا

نبوت اور رسالت کو ناز تھا اس پر
خدا کا اور خدائی کا اعتبار بھی تھا

نہ صرف شہر مدینہ کا تاجدار تھا وہ
یہ سچ ہے. کون و مکاں کا وہ تاجدار بھی تھا

سواری اس کی الگ تھی تمام عالم سے
براق کا کبھی رفرف کا شہسوار بھی تھا

☆

آساں نہیں ہے شاعرو! مدحت رسولؐ کی
بالا ہے فکر و فہم سے رفعت رسولؐ کی

واقف خدا ہے یا ہیں علیؑ ان کی ذات سے
انسان کیا بتائے گا عظمت رسولؐ کی

بنیاد بُت کدوں کی اسی روز ہل گئی
جس دن ہوئی جہاں میں ولادت رسولؐ کی

غیروں کی بھی نگاہ میں تھے صادق و امین
دشمن بھی مانتے تھے صداقت رسولؐ کی

روشن ہوا کلام منور کچھ اور بھی
سورت نے آ کے دیکھی جو صورت رسولؐ کی

قرآں رسولؐ نے تو سنایا ہے بعد میں
پہلے جہاں نے کی ہے تلاوت رسولؐ کی

یکساں مزاجِ ظاہر و باطن سدا رہا
وحدانیت کا نور تھی طینت رسولؐ کی

یہ بات پوچھ لیجئے خورشید و ماہ سے
پابند کس قدر رہی فطرت رسولؐ کی

یوں تو رسولؐ اور بھی آئے جہان میں
لیکن ہے سب سے بڑھ کے رسالت رسولؐ کی

زندہ جو بیٹیوں کو دباتا تھا آدمی
انسان بن گیا وہ بدولت رسولؐ کی

گلدستہ اذان کی زینت بنے بلالؓ
ہے کیسی بے مثال اخوت رسولؐ کی

کوڑا جو ڈالتی تھی ذرا اس سے پوچھئے
کس درجہ تھی بلند شرافت رسولؐ کی

لاکھوں دلوں کو جیت لیا تیغِ خُلق سے
تھی کتنی کامیاب وہ ضربت رسولؐ کی

اللہ کی نظر میں بھی خیرالبشر ہیں آپ
معراج میں ہوئی یہ بشارت رسولؐ کی

قانون روز بدلیں گے اہل جہاں مگر
تابندہ حشر تک ہے شریعت رسولؐ کی

ٹھہرا ہے ان کے در پہ فرشتہ بھی موت کا
اس کو بھی لازمی تھی اجازت رسولؐ کی

دنیا میں بے نظیر ہیں اصحاب مصطفےٰؐ
دنیا میں بے مثال ہے عترت رسولؐ کی

بیشک یہ سب از اول و آخر محمدؐ ہیں
ملتی ہے اہلبیتؑ میں سیرت رسولؐ کی

ممکن نہیں نبیؐ کا علیؑ جیسا جاں نثار
تیغوں میں سوکے کی ہے، حفاظت رسول کی

بدر و احد سے خندق و خیبر سے پوچھ لیں
میداں میں کس نے کی ہے رفاقت رسولؐ کی

بنتِ رسولِ پاکؐ کو وہ بھی نہ مل سکی
بعد رسولؐ جو تھی وراثت رسولؐ کی

بیشک حسنؑ کی صلح بھی صلح رسولؐ ہے
قتل حسینؑ بھی ہے شہادت رسولؐ کی

دنیا میں، صرف جس کی بدولت بچا ہے دین
وہ کربلا میں لٹ گئی دولت رسولؐ کی

دنیا نے پھر وہ دیکھ لی اکبر کی شکل میں
دیکھی تھی برسوں قبل جو صورت رسولؐ کی

جو بھی چلیں گے حق و صداقت کا راستہ
حاصل وہی کریں گے، شفاعت رسولؐ کی

کلمہ نبیؐ کا پڑھنا ہی کافی نہیں، فقط
ثابت عمل سے کیجئے الفت رسولؐ کی

اس کا تو دوسروں سے فریضہ ہے کچھ سوا
حاصل ہے جس کی نسل کو نسبت رسولؐ کی

اے کاش کچھ عمل سے بھی ہم دے سکیں خراج
دل میں اگر ہے سچی عقیدت رسولؐ کی

اللہ سے دعا ہے رہے میرے تاحیات
روح و ضمیر و دل پہ حکومت رسولؐ کی

طیبہ کی خاک پاک جبیں پر لگا سکوں
ہو جائے کاش مجھ پہ عنایت رسولؐ کی

اپنی تمام عمر کا حاصل اُسے کہوں
ہو جائے خواب میں جو زیارت رسولؐ کی

جو راہِ مستقیم سے بھٹکی ہے اے عظیم
آجائے راہِ راست پہ امت رسولؐ کی

☆

فلک مقام بھی تھا، نازشِ حیات بھی تھا
وہ شخص باعثِ تخلیقِ کائنات بھی تھا

یہ کائنات سجی تھی فقط اسی کے لیے
یونہی تو محرمِ اسرارِ شش جہات بھی تھا

اُسی کے واسطے سورج پلٹ کے آیا تھا
وہی تو قادر ایام بھی تھا رات بھی تھا

وہ حق نگاہ، وہ حق گو، وہ حق نواز، بشر
وہ حق پناہ بھی تھا اور حق صفات بھی تھا

تھا شہر علم فقط وہ، تمام عالم میں
کہ علمِ خلق بھی، علم الٰہیات بھی تھا

گواہِ ہے شب معراج تھا حبیبِ خدا
کہ قرب دونوں میں تا حدِ ممکنات بھی تھا

جو اس کی بیٹی تھی، عصمت کدے کی زینت تھی
بقائے دین پیمبرؐ میں جس کا ہات بھی تھا

جو اس کا بھائی تھا، تا عمر اس نے ساتھ دیا
وہ جاں نثار بھی حلال مشکلات بھی تھا

جو اس کے لال تھے حسنینؑ خلد کے سردار
تو ان سے پیار بھی تھا خاص التفات بھی تھا

بڑا نواسہ تھا شبّرؑ شہید زہر دغا
لبوں پہ اپنے سجائے وہ اس کی بات بھی تھا

جو اس کا لال تھا شبیرؑ کربلا کا شہید
فقط وہ لال نہیں بلکہ اس کی ذات بھی تھا

پڑھا ہے نیزے پہ قرآن، زیر تیغ نماز
کہ وہ محافظِ قرآن بھی، صلات بھی تھا

زباں سے اس کی نواسی کی شام و کوفہ میں
پیامِ دین کا خطبوں سے نشریات بھی تھا

کیا ہے جس کا عقیدت سے تم نے ذکر عظیم
وہ افتخارِ خدا فخرِ کائنات بھی تھا

نعت مسلسل

نہ تھے جب آپؐ تو کیا عالمِ امکاں پہ رکھا تھا
کوئی بھی تاج عظمت کب سر انساں پہ رکھا تھا

یہ عالم تھا کہ ہر سُو خود سری کا بول بالا تھا
سرِ انسانیت بھی نیزہ و پیکاں پہ رکھا تھا

بشر کا شغل ہی جب تھا بشر کی جان لے لینا
ہلاکت کا ہر اک منظر ہی جسم و جاں پہ رکھا تھا

غلاموں اور کنیزوں کی خریداری کے چرچے تھے
متاعِ زیست کو انساں کی جب، دو کاں پہ رکھا تھا

دباتے تھے زمیں میں پھول جیسی بیٹیاں اپنی
روا ہر اک ستم جب عالمِ نسواں پہ رکھا تھا

بشر کی فکر بھی تھی بانجھ اور عنقا فراست تھی
ضمیرِ آدمیت کذب کی میزاں پہ رکھا تھا

بہ طرزِ راہ زن خود لوٹ لیتا تھا اُسی کو وہ
نگہباں جس کسی کو زیست کے ساماں پہ رکھا تھا

نہیں تھی شرم کچھ انساں کو اعمالِ قبیحہ سے
کہ شعلہ بے حیائی کا ہر اک مژگاں پہ رکھا تھا

ہر اک طاقت کے آگے سر جھکا رکھا تھا انساں نے
بھروسہ ماہ و انجم نیّر تاباں پہ رکھا تھا

ہوائے شر میں سانسیں لے رہی تھی زندگی یارو!
یقیں انسان نے اس دور میں شیطاں پہ رکھا تھا

خدا کے سامنے جھکتا نہیں تھا سر کوئی لیکن
ہر اک سر پائے دولت یا درِ سلطاں پہ رکھا تھا

خطاؤں پر خطائیں کر رہے تھے اہرمن زادے
ہر اک الزام کو لیکن سر یزداں پہ رکھا تھا

زمیں سے آسماں تک تھا اندھیرا ہی اندھیرا جب
خدا نے اپنا نورِ خاص تب فاراں پہ رکھا تھا

وہ نورِ خاص جس نے جگمگایا دونوں عالم کو
کبھی جس کو جبینِ یوسفؑ کنعاں پہ رکھا تھا

وہ نورِ خاص جس نے راستہ منزل کا دکھلایا
کبھی وہ نور قلبِ عیسیٰؑ دوراں پہ رکھا تھا

وہ نورِ خاص ہی محراب ایماں کی بنا زینت
وہ نور خاص ہی تو منبرِ عرفاں پہ رکھا تھا

محمد مصطفیٰؐ کی شکل میں جب ہو گیا ظاہر
زمیں کیا وہ فلک کی بھی حدِ امکاں پہ رکھا تھا

نہیں ملتا کہیں نقطے کا بھی کچھ فرق دونوں میں
کہ اس نے اپنی ہر ہر بات کو قرآں پہ رکھا تھا

اُٹھا کر اس نے ہی انسان کو غار ذلالت سے
وقارِ آدمیت مسندِ ذیشاں پہ رکھا تھا

بچایا ہے اسی نے اپنے دست علم سے آکر
جہالت کا جو خنجر گردنِ انساں پہ رکھا تھا

نعتیہ نظمیں

قحطِ روشنی

جب آدمی کے گوش میں، حق کی صدا کا قحط تھا
جب آدمی کے ذہن میں، فکرِ بقا کا قحط تھا
جب موت تھی چاروں طرف اور زندگی کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا، جب روشنی کا قحط تھا

جب تیرگی تھی چار سو، جب خود سری تھی چار سو
جب رہزنی تھی چار سو، جب بے حسی تھی چار سو
تاریکیاں تھیں جہل کی اور آگہی کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا جب روشنی کا قحط تھا

جب سیم و زر کا راج تھا خوف و خطر کا راج تھا
برق و شرر کا راج تھا جب صرف شر کا راج تھا
جب امن بھی ناپید تھا اور آشتی کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا جب روشنی کا قحط تھا

جب آدمی کے قلب میں بوئے وفا ناپید تھی
جب آدمی کی آنکھ میں شرم و حیا ناپید تھی
جب ہر طرف تھی دشمنی اور دوستی کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا جب روشنی کا قحط تھا

جب ظلم ہی کردار تھا، ذہن بشر بیمار تھا
جب راستہ پُرخار تھا، چلنا بہت دشوار تھا
جب آدمی گمراہ تھا، اور رہبری کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا، جب روشنی کا قحط تھا

اک دن عرب کی ریت پر، چمکا نصیب بحر و بر
پیدا ہوا ایسا بشر، لایا تھا جو فکر و نظر
جب تک نہ وہ پیدا ہوا، دیدہ وری کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا، جب روشنی کا قحط تھا

نور مجسم آپ کا، وہ راستہ دکھلا گیا
اچھا برا سمجھا گیا، رحمت وہ بن کر چھا گیا
جب تک نہیں آیا تھا وہ، دانشوری کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا، جب روشنی کا قحط تھا

عقلوں کو حیراں کر گیا، دل میں چراغاں کر گیا
دنیا پہ احساں کر گیا، انساں کو انساں کر گیا
اس کے بنا اس دہر میں، چارہ گری کا قحط تھا
جب روشنی کا قحط تھا، جب روشنی کا قحط تھا

وہ انسان کون تھا

ایسا امین- جس پہ امانت کو ناز ہے
ایسا متین- جس پہ متانت کو ناز ہے
ایسا ذہین- جس پہ ذہانت کو ناز ہے
ایسا حسین- حُسن پہ قدرت کو ناز ہے

ایسا لئیق- لائق صد احترام ہے
ایسا شفیق- مشفقِ عالی مقام ہے
ایسا رفیق- حقِ رفاقت بتا دیا
ایسا خلیق- خلق و مروت کی انتہا

ایسا عدیل عدل و مساوات کی بنا
ایسا عقیل عقل و شعور و خرد نما
ایسا خلیل جس پہ خلیل خدا فدا
ایسا جمیل عرش پہ حق نے طلب کیا

ایسا مطیع رب کو اطاعت پہ ناز ہے
ایسا شفیع جس پہ شفاعت کو ناز ہے

ایسا امیر امر الٰہی تھی زندگی
وہ فاقہ کش کہ فُقر پہ شاہی نثار تھی
ایسا بشیر جس کی نہیں ہے کوئی نظیر
ایسا وزیر صرف جو خالق کا تھا وزیر

ایسا ذکی ذکاوتِ ذہن بشر فدا
ایسا صفی دلوں کو مصفّا بنا گیا
ایسا سخی سخاوت و لطف و عطا کو فخر
ایسا نبیؐ نبوتِ کل انبیاؑ کو فخر

ایسا قسیم قاسم جنت جسے کہیں
ایسا نعیم ختم ہوئیں جس پہ نعمتیں
ایسا حلیم حلم و مروّت کا تھا نشاں
ایسا علیم علم لدّنی کا رازداں

ایسا فہیم فہم و فراست سکھا گیا
ایسا کلیم کلمۂ طیّب پڑھا گیا

ایسا خطیب جس سے خطابت خدا نے کی
ایسا حبیب جس سے محبت خدا نے کی

ایسا رشید رُشد و ہدایت کو فخر ہے
ایسا وحید واحد و وحدت کو فخر ہے

ایسا قبول قبلہ عالم جسے کہیں
ایسا رسول مرسل اعظمؐ جسے کہیں

تھیں جس میں یہ صفات وہ انسان کون تھا؟
قرآں سے قبل بولتا قرآن کون تھا؟

خُلق مجسم

عجیب صاحبِ اخلاق تھا خدا کی قسم
دیا نہ اینٹ کا جس نے جواب پتھر سے

جو حق کی راہ تھی اس پر ہی تاحیات چلا
ڈرا نہ کوہِ گراں سے نہ وہ سمندر سے

یہ کہہ دیا کہ اگر چاند اور سورج کو
زمانے والو اِن ہاتھوں پہ لاکے تم رکھ دو

تو اپنی راہ میں ہرگز بدل نہیں سکتا
جو میرے دل کا ارادہ ہے ٹل نہیں سکتا

اک ایسی راہ سے بھی روز وہ گذرتا تھا
کہ اک مکان تھا جس راہ میں ضعیفہ کا

جہاں وہ روز عجب انتظام کرتی تھی
بیان ہو نہیں سکتا وہ کام کرتی تھی

وہ فرقِ رحمتِ عالم پہ پھینکتی کوڑا
بہت دنوں سے یہ جاری تھا کار شر اسکا

مگر وہ خُلقِ مجسم وہ رحمت عالم
ضعیف ذہن کی حرکت پہ مسکراتا تھا

نہ اس کے چہرے پہ غصہ نہ تھی جبیں پہ شکن
نہ رنج دل میں نہ لب پر تھا کوئی تلخ سخن

جب ایک روز وہاں پر یہ کارِ شر نہ ہوا
تو اس کریم نے پوچھا کہ آج بات ہے کیا

پتہ چلا کہ مرض سے نحیف و زار ہے وہ
مگر نہ اپنی خطاؤں پہ شرمسار ہے وہ

یہ سن کے ہادیٔ عالم نے پھر بھی زحمت کی
وہ اس کے گھر پہ گئے اور وہاں عیادت کی

یہ خُلق و لطف و کرم جب حضورؐ کا دیکھا
تو اس نے جہل و ذلالت کا راستہ بدلا

لبوں پہ کلمۂ حق دل میں اک پشیمانی
جبیں پہ عرق ندامت نظر میں حیرانی

وہ کائنات کا مختار راہِ باطل سے
جو چاہتا تو اشارے میں موڑ سکتا تھا

مگر جو ذہن میں تھی گندگی وہ رہ جاتی
جو اس کے قلب میں کوڑا تھا اس کا کیا ہوتا؟

پیغمبر تہذیب

جب آدمی کے دل و نظر میں
ذرا بھی بوئے وفا نہیں تھی
جب اس زمیں پر ہر ایک جانب
ستم کی کچھ انتہا نہیں تھی

شرافت انسانیت محبت
خلوص ذلت کے غار میں تھے
جفائیں ظلم و ستم خطائیں
ہر اک گلی ہر دیار میں تھے

ہر اہلِ قُوت نحیف و لاغر پہ
کوہ افتاد توڑتا تھا
جب آدمی اپنی بیٹیوں کو
زمیں پہ زندہ نہ چھوڑتا تھا

عرب کا ماحول آدمی کی
رگوں سے خوں کو نچوڑتا تھا

مگر جس انساں نے ایک
جنش میں کر دیا انقلاب برپا

بدل دیا اپنے نورِ علم و عمل سے
پورے جہاں کا نقشہ

چراغ ظلم و ستم کیے گُل
کھلائے تہذیب کے نئے گُل

وہی ہے تہذیب کا پیمبر
عظیم رہبر۔ عظیم رہبر۔ عظیم رہبر۔ عظیم رہبر

وہ میرا نبیؐ

وہ ذات کہ جو مظہر آیات جلی ہے
وہ ذات جو معبود کی مرضی میں ڈھلی ہے
وہ ذات کہ ہر گام پہ ہر جس کی علیؑ ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

ہر نقش قدم جس کا ہے خورشید ہدایت
ہر لفظ زباں کا دُرِ دریائے محبت
ہر ایک عمل اس کا عبادت ہی عبادت
ہر سانس چٹکتی ہوئی ایماں کی کلی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

بے مثل زمانے میں ہوئی عترت اطہار
ہیں ایسے نواسے کہ جو ہیں خلد کے سردار
بیٹی وہ جو خاتونِ جناں پیکر ایثار
ہے بھائی بھی ایسا کہ جو ولیوں کا ولی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

جس ذات نے انسان کو انسان بنایا
سوئی ہوئی تقدیر امم کو بھی جگایا
وہ پیکر اخلاق زمانے میں جب آیا
دنیا میں ہوا امن و اخوت کی چلی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

اللہ نے بخشا انھیں کو نین میں کوثر
جن کا کوئی ثانی ہے زمانے میں نہ ہمسر
سب جتنا بھی دیتے تھے انھیں طعنۂ ابتر
یہ نسل نبیؐ اتنی ہی پھولی ہے پھلی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

تا عُمر کیا ناز اُس انسان نے خُود پر
گر خواب میں بھی ہو گیا موقع یہ میسر
چمکا ہے دو عالم میں اسی کا تو مقدر
نعلین سے حضرتؐ کی جبیں جس نے ملی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

وہ در ہے کہ جو در، بنا سجدہ گہہ عالم
وہ گھر ہے فرشتوں کا بھی سر جس پہ ہوا خم
جس گھر کی ہوا زخم پہ تشکیک کے مرہم
اور رہ گذر خلد ہے جو اس کی گلی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

وہ ذات تسلی ہے برائے دل مغموم
پیغمبرؐ عالم ہے وہی بندۂ قیوم
وہ آئے جو کاشانۂ حق میں تو ہوئی دھوم
اور آمد مرسلؐ دل باطل کو کھلی ہے
وہ میرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

اس وادی دل میں مری خوشیوں کے کھلیں پھول
میں سمجھوں گا ہر دولت دارین کو موصول
اس بار گہہِ خاص میں ہو جائے جو مقبول
یہ نظم مری چاہے بُری ہے کہ بھلی ہے
وہ مرا نبیؐ- میرا نبیؐ- میرا نبیؐ ہے

نورِ رسولِ اعظمؐ

اوّلِ تخلیق خالق مصطفیٰؐ کا نور ہے
مصطفیٰؐ کا نور ہی گویا خدا کا نور ہے

نور اوّل گھر میں عبداللہ کے آیا ہے جو
دل کی ٹھنڈک اور چشم آمنہ کا نور ہے

نور اول بن کے آیا رحمت اللعالمیں
دونوں عالم کے لیے یہ اک عطا کا نور ہے

نور اول ہی نے آکر یہ جہاں روشن کیا
نورِ اول ہی کے دم سے انبیاءؑ کا نور ہے

نور اول لے کے آیا آخری پیغام بھی
جس میں پوشیدہ ہر انساں کی بقا کا نور ہے

نور اول نے دکھایا راستہ اخلاق کا
اس کے دم سے آج دنیا میں وفا کا نور ہے

نور اول شافعِ محشر بھی ہوگا بالیقیں
ہر کرن میں اس کی پوشیدہ شفا کا نور ہے

نور اوّل خود ہے خالق کی نظر میں مصطفےٰ
شکلِ محبوبِ خدا میں اصطفےٰ کا نور ہے

راستے خوش ہیں کہ اب ہم پر نہ بھٹکے گا کوئی
راستوں سے منزلوں تک رہنما کا نور ہے

شرکی تاریکی! منا تو خیر اپنی اور سنبھل
آج جو چمکا ہے وہ خیرالورا کا نور ہے

نور اوّل بانٹ کر خالق نے بھیجا اس طرح
آدھا آدھا مصطفےٰ و مرتضیٰ کا نور ہے

نور اوّل صنف نازک کے جو سانچے میں ڈھلا
دی صدا عصمت نے یہ شرم و حیا کا نور ہے

قرۃ العینِ نبیؐ نورِ نگاہ مرتضیٰ
مرتضیٰ کا نور ہی تو مجتبےٰؑ کا نور ہے

نور اوّل کربلا کے دشت میں جب آگیا
عزم کا ہمت کا اور صبر و رضا کا نور ہے

جب جبینِ سید سجادؑ میں یہ آ گیا
کر دیا سجدوں سے ظاہر کبریا کا نور ہے

نور کی منزل بنے اک روز باقرالعلوم
کمسنی میں ہی وہ اک علم خدا کا نور ہے

نورِ اوّل پیکر جعفرؑ میں ڈھل جانے کے بعد
علم کا، حکمت کا، اور صدق و صفا کا، نور ہے

نور جب یہ موسیٰ کاظمؑ کی آیا شکل میں
یہ ثبات و ضبط کی اک انتہا کا نور ہے

نور کو اک اور منزل جب امامت کی ملی
ضامن و ثامن کا اور حق کی رضا کا نور ہے

فخر تقویٰ، جان تقویٰ، ناز تقویٰ بھی ہے وہ
اک تقیؑ کی شکل میں جو اتقیٰ کا نور ہے

نور جب تقوے کی منزل سے کچھ اور آگے بڑھا
تب نقی بن کر وہ اک معجزہ نما کا نور ہے

وہ نقیؑ کا جانشیں کہتے ہیں جس کو عسکریؑ
گیارہویں دینِ خدا کے رہنما کا نور ہے

اب قیامت تک کا خالق نے کیا یہ انتظام
جس کا مہدیؑ نام ہے اب وہ ہدیٰ کا نور ہے

اس سے بڑھ کر صبح روشن کس کی ہوگی دہر میں
جس بشر کے قلب میں شمس الضحیٰ کا نور ہے

شام کی تاریکیوں سے کیوں ڈرے گا وہ بھلا
جس کی ہر اک شام میں بدرالدجیٰ کا نور ہے

اک شجاعت کی علامت اک علامت صبر کی
اک نجف کا نور ہے، اک کربلا کا نور ہے

ہم کو خطرہ ہی نہیں کوئی بھٹکنے کا عظیم
رہبری کو حشر تک آلِ عباؑ کا نور ہے

وہی نبیؐ ہے

وہی نبیؐ ہے- وہی نبیؐ ہے
وہی نبیؐ ہے- وہی نبیؐ ہے

خدا نے بخشی جسے رسالت
ملی ہے جس کو ہر اک فضیلت
ہے جس کو حاصل ہر ایک عظمت
وہ سب سے اعلیٰ جو آدمی ہے
وہی نبیؐ ہے- وہی نبیؐ ہے

ہر ایک پر جس نے کی عنایت
وہ فخر جس پر کرے امانت
جو پاک طینت جو پاک سیرت
جو پاک ہی پاک زندگی ہے
وہی نبیؐ ہے- وہی نبیؐ ہے

دیا ہے پیغام آدمیت
تھی جس کی رحم و کرم کی عادت
سکھائی ہر ایک کو شرافت
وہ جس نے تعلیم امن دی ہے
وہی نبیؐ ہے- وہی نبیؐ ہے

ہیں پاس جس کے سب علم و حکمت
بنا جو اللہ کی ضرورت
سکھائی جس نے ہمیں عبادت
کہ جس کی بے مثل بندگی ہے
وہی نبیؑ ہے۔ وہی نبیؑ ہے

آئینۂ حق

منزل نبیؐ ہیں، راہ نبیؐ، رہنما نبیؐ
مقصد نبیؐ، مراد نبیؐ، مدعا نبیؐ
خالق کا نور، حق کا ہیں اک آئینہ نبیؐ

سب کچھ بشر کے واسطے بعدِ خدا نبیؐ

دنیا میں بے مثال عدالت نبیؐ کی ہے
مشہور کل جہاں میں صداقت نبیؐ کی ہے
صادق نبیؐ، امین نبیؐ، پیشوا نبیؐ

سب کچھ بشر کے واسطے بعدِ خدا نبیؐ

پھیلائی جس نے علم کی دنیا میں روشنی
انساں کو جو سکھا گیا آداب زندگی
محبوب کردگار شہِ انبیاء نبیؐ

سب کچھ بشر کے واسطے بعدِ خدا نبیؐ

لب پر ہمارے نام نبیؐ صبح و شام ہو
بگڑا ہوا بھی ہو تو ہمارا وہ کام ہو
ہے جن کی ذات سب سے بڑا معجزہ نبیؐ

سب کچھ بشر کے واسطے بعدِ خدا نبیؐ

یا مصطفٰےؐ

یا مصطفٰےؐ یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ یا مصطفٰےؐ
ہو تم ہی فخرِ انبیاء۔ ہو تم ہی محبوبِ خدا
یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ

اسلام کی تم شان ہو۔ ایمان کی تم جان ہو
تم بولتا قرآن ہو۔ تم پر ہماری جاں فدا
یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ

تم نازشِ کون و مکاں۔ فخرِ زمین و آسماں
تم وجہِ تخلیقِ جہاں۔ نازاں ہے تم پر کبریا
یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ

تم نُور کا مینار ہو۔ تم احمدِ مختارؐ ہو
نبیوں کے تم سردار ہو۔ اعلیٰ تمہارا مرتبہ
یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ

تم بانیٔ دینِ مبیں۔ ہو تم ہی فخرِ مرسلیں
تم رحمت اللعالمین۔ تم ہو بنائے لا الہ
یا مصطفٰےؐ۔ یا مصطفٰےؐ

آپؐ اور ہم

صحرا کو گلزار بنانے والے آپؐ
بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے آپؐ

عشق و وفا کے پھول کھلانے والے آپؐ
چپے چپے کو مہکانے والے آپؐ

ہر ہر مشکل میں کام آنے والے آپؐ
انساں کو انسان بنانے والے آپؐ

آپس میں تفریق بڑھانے والے ہم
اور شمعِ توحید جلانے والے آپؐ

زیست کو پستی میں لیجانے والے ہم
اور فرازِ عرش پہ چھانے والے آپؐ

نفرت کی دیوار اٹھانے والے ہم
نفرت کی دیوار گرانے والے آپؐ

ظلم و ستم کی آگ لگانے والے ہم
ظلم و ستم کی آگ بجھانے والے آپؐ

پھولوں پر شعلے برسانے والے ہم
انگاروں میں پھول کھلانے والے آپؐ

علم کو ہر ہر گام بھلانے والے ہم
علم کے سورج کو چمکانے والے آپؐ

مال یتیموں کا بھی کھانے والے ہم
اور ان پر رحمت برسانے والے آپؐ

کشتی کو طوفاں میں پھنسانے والے ہم
اور کشتی کو پار لگانے والے آپؐ

بغض و حسد کی آگ لگانے والے ہم
الفت کا پیغام سنانے والے آپؐ

تہذیب و اخلاق مٹانے والے ہم
خُلقِ مجسّم بن کر آنے والے آپؐ

طاقوں میں قرآن سجانے والے ہم
اور قرآں کے رمز بتانے والے آپؐ

دیکھ کے اپنا چہرہ ہم شرمندہ ہیں
آپؐ کے رستے سے ہٹ کر کیوں زندہ ہیں

فریادی نعت

یہ بات سچ ہے کہ آقا! گناہگار ہیں ہم
ہر اک گناہ پہ سو بار شرمسار ہیں ہم

مگر یہ واعظ و ناصح جو ہیں انا کے اسیر
کہ جن کے منصب عالی کے اب شکار ہیں ہم

دل و دماغ کو یہ غصب کرنے والے ہیں
اور ان کے سامنے محرومِ اختیار ہیں ہم

بغل میں ان کی ہے فتووں کے تیر کا ترکش
یہ خود توانا و ہیکل ہیں اور فگار ہیں ہم

یہ غاصبانِ حقوق خدا حقوقِ عباد
یہ سوچتے ہیں کہ دنیا میں باوقار ہیں 'ہم'

عمائدین جو ملت کے قائدین بھی ہیں
یہ سچ ہے ان سے تو بڑھ کر وفا شعار ہیں ہم

کچھ اہلِ ریش فنِ شعبدہ گری میں ہیں طاق
انھیں یہ زعم کے ملت میں شاہکار ہیں 'ہم'

فقط یہ ہمکو ڈراتے ہیں خوف دوزخ سے
یہ خود سمجھتے ہیں جنت کے ٹھیکیدار ہیں 'ہم'

یہ کج نگاہ، یہ کج فہم و کج عمل ایسے
کہ جن کی وجہ سے اب دوسروں پہ بار ہیں ہم

امیرِ جہل نے پہنا ہے عالموں کا لباس
فریب زادے یہ کہتے ہیں ذی وقار ہیں 'ہم'

غضب تو یہ ہے کہ فتوہ فروش ہیں جتنے
وہ اس عمل پہ ہیں خوش اور شرمسار ہیں ہم

کوئی عمل بھی نہیں نقشِ پائے آقاؐ پر
اور اس پہ کہتے ہیں آقاؐ کے جاں نثار ہیں ہم

اب ان کے سائے سے سب کی نجات ہو جائے
جو آپ چاہتے تھے وہ حیات ہو جائے

نعتیہ آزاد نظمیں

عظیم!

محبوبِ کبریا کی ثنا زباں پر ہے آج میری

رسولؐ کی نعت کہہ رہا ہوں

رسولؐ کی مدح کر رہا ہوں

رسولؐ کی مدح

درحقیقت ہے میری عظمت

رسولؐ کی مدح

وہ ثنا ہے

جو میری عزت

جو میری رفعت

جو میری شوکت

جو میری عادت

جو میری خصلت

جو میری طینت

مری ہدایت
مری ضمانت
مری شفاعت
مری علامت
مری ضرورت

رسولؐ کی مدح
در حقیقت مری عبادت

یہ وہ عبادت
کہ جس میں میرا شریک
سب سے بڑا جو ہے اک
تو وحدہ لاشریک ہے وہ

لکھی ہے، اس نے بھی نعت
قرآں کی آیتوں میں

انسانِ کامل

وہ ایک انسان۔۔جس کی عظمت کا
سارے عالم کی عظمتیں پڑھتی ہیں قصیدہ

وہ ایک انسان۔۔جس کے سجدوں کو
ساری دنیا کے سجدے، کرتے ہیں روز سجدہ

وہ ایک انسان۔۔جس کی ہمت کا
قوتِ کائنات، مانے ہوئے ہے لوہا

وہ ایک انسان۔۔جس کی سیرت کو
آج تک کر رہی ہے بیشک،سلام دنیا

وہ ایک انسان۔۔جس کی انسانیت کا
انسانیت ہمیشہ، پڑھے گی کلمہ

وہ ایک انسان۔۔جس کی حکمت کا
اہل دانش کے پاس، موجود ہے خزانہ

وہ ایک انسان-جس کی ہستی ہے
اس جہاں کے لیے، حسیں نور کا منارا

وہ نور فاراں کی چوٹیوں کا
وہ نور بطحیٰ کی وادیوں کا
وہ نور روح و دل بشر کا
وہ نور اسلام کی نظر کا
وہ نور مکے کی سرزمیں کا
وہ نور اخلاق کی جبیں کا
وہ نور تہذیب زندگی کا
وہ نور انسان دوستی کا
وہ نور روزِ ازل بھی جو تھا
وہ نور روز ابد بھی ہوگا
وہ نور انسان کی ہدایت
وہ نور اللہ کی ہے آیت
وہ نور ارض و سما کی قسمت
وہ نور ہر ایک کی ضرورت
وہ ..... جس کی خاطر یہ آسمان و زمیں بنے ہیں
اُسی کا تو نام ہے محمدؐ

رسالت مآبؐ

پہاڑ کے پاس
اک نجومی نے
آ کے حضرت سے یہ کہا جب
کہ۔ آپ اگر اپنا پاؤں رکھ کر
پہاڑ کو نرم کر دکھائیں
تو میں بھی ہو جاؤں گا مسلماں
اور آپ پر لے بھی آؤں ایماں
حضورؐ نے لے کے
نام اللہ کا رکھا کوہ پر قدم جب
وہ ہو گیا نرم لمحہ بھر میں
نجومی نے آسمان دیکھا
اور اپنے ایمان کا بھی اعلان
کر اٹھا وہ
یہ پھر بتایا کہ
ایسا بھی تو ہے اک ستارہ
اس آسماں پر
کہ جب کسی کے بھی

سر پہ سایہ فگن وہ ہوتا ہے
اس جہاں میں
تو پیر کے نیچے اس کے چاہے پہاڑ بھی ہو
تو موم ہوگا
اور اس ستارے کو اس جگہ تک
پہنچنے میں
ایک لاکھ برسوں کا فاصلہ تھا
میں دیکھتا ہوں
کہ پائے رحمت اٹھا تھا جیسے
ستارہ تیزی سے
سر پہ سرتاج انبیاء کے
خود آ گیا ہے
ستارے نے ان کا حکم مانا
یونہی تو میں پڑھ رہا ہوں کلمہ
یہی ہیں آقا یہی ہیں مولا
علیم ہیں یہ عظیم ہیں یہ
بشیر ہیں یہ نذیر ہیں یہ پہاڑ کو موم کر دیا جب
تو پھر رسالتمآب بھی ہیں یہ بانیٔ انقلاب بھی ہیں
یہ واقعی لاجواب بھی ہیں

شقّ القمر

یہ واقعہ
آج بھی ہے تاریخ کی نظر میں
یہودی عالم
جو اپنے کچھ ساتھیوں کو لیکر
کہ جن میں بو جہل بھی تھا شامل
وہ آیا خیر الامم کے آگے
ہوا میں تلوار
اپنی لہرا کے پھر یہ بولا کہ
آج تک جو نبی بھی آیا ہے اس زمیں پر
دکھائے ہیں معجزات اس نے
تم اپنا کچھ معجزہ دکھاؤ
فلک پہ
چلتا نہیں ہے کوئی کسی کا جادو
فلک پہ اس وقت
چودھویں کا جو چاند تھا
وہ چمک رہا تھا دمک رہا تھا
اور ہر طرف ایک روشنی تھی

زمین پر چاندنی بچھی تھی
کہا ابو جہل نے
کہ اس وقت چاند کے تم
جو دو کرو گے تو مان جائیں
رسول اکرمؐ نے
ایک انگلی سے چاند کو جو کیا اشارہ
تو چاند بھی ہو گیا دو پارہ
فلک کے راہی نے
حق کی وحدت کی دی گواہی
یہودی عالم یہ مان اٹھا
کہ بس یہی تو وہ ہیں کہ جن کا
زمین کی طرح آسماں پر بھی ہے تصرف
فلک پہ ہے اقتدار ان کا
زمیں پہ ہے اختیار ان کا
اسی لیے ہے وقار ان کا

نعتیہ قطعات

☆

ہر اک کو حق کی راہ دکھانے کے واسطے
سوئے ہوئے بشر کو جگانے کے واسطے
نعت رسول پاکؐ ضروری ہے شاعرو!
کاشانۂ سخن کو سجانے کے واسطے

☆

یہ میری صبح مری شام ہو رسولؐ کے نام
مرے قلم! ترا ہر کام ہو رسولؐ کے نام
سنبھل کہ وادی طیبہ کی سمت چلنا ہے
شعور و فکر کا ہر گام ہو رسولؐ کے نام

☆

تمام عمر اگر ذکر مصطفےٰؐ ہوگا
بشر کا روز ابد تک یہ سلسلہ ہوگا
ہزار جستجو کر کے بیاں کرے اوصاف
تو پھر بھی مدح و ثنا کا نہ حق ادا ہوگا

☆

مرے لب پہ جو نعت مصطفےٰؐ ہو
فرشتے جھوم اُٹھیں خوش خدا ہو
لکھوں نعت محمد مصطفےٰؐ جب
ابو طالبؑ کی سنّت بھی ادا ہو

☆

وہ موسیٰؑ تھے ہوئے جو طُور پر اللہ کے طالب
محمد مصطفیٰؐ وہ ہیں کہ جو مطلوب خالق ہیں
کجا ادنیٰ کجا اعلیٰ کجا یوسفؑ کجا احمد
وہ محبوب زلیخا اور یہ محبوبِ خالق ہیں

☆

نورِ خدا ہیں، نور ہدایت ہیں مصطفیٰؐ
فخرِ ملک ہیں شانِ رسالت ہیں مصطفیٰؐ
ظلمت کدے کی نحس شب جہل میں عظیمؔ
بیشک بنائے صبح سعادت ہیں مصطفیٰؐ

☆

الفاظ و عمل، دونوں سے اظہار محبت
معبود کا اک ایسا قصیدہ ہیں محمدؐ
جس پیکر ہستی پہ ہوئے ختم فضائل
وہ مخزن اوصاف حمیدہ ہیں محمدؐ

☆

کسی بشر کا خیال و گماں پہنچ نہ سکے
قلم پہنچ نہ سکے اور زباں پہنچ نہ سکے
فضائل اتنی بلندی پہ ہیں محمدؐ کے
کسی کا طائر مدحت جہاں پہنچ نہ سکے

☆

بشر کیا سوچ سکتا ہے محمدؐ کی جو عظمت ہے
خدا خود ہے ثناخواں دیکھ لیں قرآں میں مدحت ہے
زمیں پر آسمانی آئے ہیں جتنے صحیفے بھی
محمد مصطفٰےؐ کے آنے کی سب میں بشارت ہے

☆

یہ کائنات میں سب رنگ و نور تمؐ سے ہے
بشر کی ذات میں حُسنِ شعور تمؐ سے ہے
خدا کو کون سمجھتا اگر نہ تمؐ آتے
ہر اک صفت کا خدا کی ظہور تمؐ سے ہے

☆

آئینہ صدق و صفا تم ہو محمد مصطفٰےؐ
اور ماہِ تسلیم و رضا تم ہو محمد مصطفٰےؐ
جس سمت تم ہو یا نبیؐ ہے سب کا رخ بھی اس طرف
اک قبلہ شاہ و گدا تم ہو محمد مصطفٰےؐ

☆

زباں پہ جس کی تراؐ ذکر صبح و شام رہا
بلند اس کا ہی دراصل کچھ مقام رہا
تمام عمر بھی لب پر رہا جو ذکر تراؐ
تو حق ادا نہ ہوا پھر بھی ناتمام رہا

☆

صدر بزم اصطفےٰ بھی ہیں محمد مصطفےؐ
ایسے اعلیٰ مرتبہ بھی ہیں محمد مصطفےؐ
ان کے مدح خوان جن و انس و قدسی ہی نہیں
بلکہ ممدوح خدا بھی ہیں محمد مصطفےؐ

☆

حسن یوسفؑ بجا ہے مگر
وہ زلیخا کے مطلوب ہیں
کیا تقابل محمدؐ سے ہو
یہ تو خالق کے محبوب ہیں

☆

فرش سے نور عرش تک پھیلا
رحمتوں کی گھٹائیں چھائی ہیں
سنگ ریزوں میں ارض مکہ پر
آمنہ لعل لے کے آئی ہیں

☆

علم کی راہ زمانے کو دکھانے والا
ذہن کج کو روش راست پہ لانے والا
جس کی ہر سانس سے اک ابر تمدن برسا
ریگ زاروں کو تھا گلزار بنانے والا

☆

کبھی وہ رعب میں باطل کے آنہیں سکتا
کبھی وہ حق کے سوا سر جھکا نہیں سکتا
جو ہوگا جادۂ عشق رسولؐ کا راہی
کبھی بھی زیست میں ٹھوکر وہ کھا نہیں سکتا

☆

کیسے بیاں ہو شوکت و عظمت رسولؐ کی
اللہ کو تھی سخت ضرورت رسولؐ کی
ہر مسئلہ حیات کا ہو جائے حل ضرور
اپنائیں ہم جو آج بھی سیرت رسولؐ کی

☆

ثبت بعثت نے جو کیا دل پر
نقش وہ ہم مٹا نہیں سکتے
خود کو ہم بھول جائیں ہے ممکن
یومِ بعثت بھلا نہیں سکتے

☆

نورِ اول کی ہو گئی آمد
ظلمتوں نے پہن لیا ہے کفن
کفر راہ فرار ڈھونڈے گا
ہو گئی ابتدائے پنجتن

☆

کوئی کیا سمجھے جہاں میں نعت گوئی کا مقام
صرف اس کو وہ سمجھ سکتا ہے جو معبود ہے
صاف ظاہر ہے یہ آیات کلام پاک سے
در حقیقت سب سے پہلا نعت گو معبود ہے

☆

روضۂ احمد مرسلؐ کا شرف کیا ہو بیاں
کج کلاہوں نے سلامی کو شرف سمجھا ہے
فہم و ادراک سے بالا ہے مقام احمدؐ
بادشاہوں نے غلامی کو شرف سمجھا ہے

☆

جنت کی بھی تعریف بہت میں نے سنی ہے
لیکن جو حسیں تر ہے وہ آقاؐ کا نگر ہے
اے صاحب معراج دکھا دے مجھے روضہ
دیدارِ مدینہ مری معراجِ نظر ہے

نعتیہ قصائد

آج کے انسان پر انساں کرے کیسے یقیں
آج کے تو دوست بھی نکلیں گے مار آستیں

آج انساں کے دلوں سے اڑ گئی بوئے وفا
آج انساں میں محبت کی کوئی خوشبو نہیں

آج انساں نے بھلایا ہے سبق ایثار کا
آج ہمدردی تو ڈھونڈے سے کہیں ملتی نہیں

آج دنیا میں ہے دولت کی جہاں پر بھی چمک
آج انساں کر رہا ہے سجدہ ریزی بھی وہیں

آج حق تلفی کو بھی ہم نے بنایا ہے رواج
آج جائز حق کسی کا کوئی دیتا ہی نہیں

آج کے انساں کا دل کالا ہے اور خوں ہے سفید
لب پہ سچائی نہیں دل میں مروت بھی نہیں

آج انساں نے کیا تہذیب کو پامال خود
آج زندہ جتنی قدریں تھیں وہ مردہ ہو گئیں

آج انساں کا ہے شیوہ ظلم اور جور و جفا
بن گیا ہے قصرِ استبداد کا گویا مکیں

آج جس انسان کو دیکھو وہ ہے ابن الغرض
آج انساں کی ہے باب مصلحت پر خم جبیں

آج کے انسان کا کردار بے حد پست ہے
آج انساں کا شرافت سے بھی کچھ رشتہ نہیں

آج انساں کے دلوں میں بھر گیا اتنا نفاق
دل کی سچی بات کوئی لب پہ لاتا ہی نہیں

آج انساں اس قدر انسانیت سے گر گیا
فرق کچھ انسان اور حیوان میں باقی نہیں

چھوڑ دو یہ تلخ باتیں آؤ مقصد پر عظیم
آج جب روشن فلک ہے اور مہکی ہے زمیں

آج کا دن تو ہے اظہار عقیدت کے لیے
آج چمکا ہے زمانے میں مہ حق الیقیں

آج تو خیرالبشر خیرالانام آنے کو ہے
آج دنیا میں کہیں شر کا گزارہ ہی نہیں

آج نازاں ہے زمین یثرب و بطحیٰ بہت
کون آیا جو نبی ہے مہبط روح الامیں

مطلع ہائے نو پڑھو مدحت میں اب اس ذات کی
دشمنوں کی بھی نظر میں جو ہے صادق اور امیں

آج آیا بیت عبداللہ میں نور مبیں
جس کی خاطر ہی بنے یہ آسماں اور یہ زمیں

نور سے، مسرور و شاداں ہے دل عرش بریں
خوش ہیں مہر و ماہ و انجم ناز فرما ہے زمیں

اوّلِ تخلیقِ عالم نُورِ ختم المرسلیں
جس کو خالق نے بنایا رحمت اللعالمیں

آمنہ بی بی کے گھر ہے نور یزداں کا ظہور
تہنیت کو آئے ہیں اس واسطے روح الامیں

کر گیا بیدار جو انساں کی نسلوں کا شعور
قلب انساں کو دیا جس ذات نے نور یقیں

جس نے آکر عدل کی بنیاد رکھی دہر میں
جس کے دم سے ہو گئی ایمان کی روشن جبیں

عبد خاص اللہ کا جو، آج اِس میں آ گیا
گھر ہے عبداللہ کا یوں غیرتِ خلدِ بریں

جس کے دم سے نسل انسانی کا چمکا ہے نصیب
خاتم دوراں کا ہے بیشک درخشندہ نگیں

ماہ کناں بھی اگر دیکھے تو وہ قربان ہو
گل جہان حسن کا ایسا فقط ہے یہ حسیں

نور سے ان کے ہی جب حاصل ہوئی اُس کو ضیا
کیوں نہ دو ان کے اشارے سے ہو پھر ماہ مبیں

ہے خدا کی ذات تو انساں کی شہ رگ سے قریب
اور محمد مصطفیٰؐ دل سے بھی ہیں بے حد قریں

بارہ آئینوں میں ان کا نور آیا ہے نظر
فرق جن میں دیکھ لیجئے ایک نقطے کا نہیں

عرش اعظم سے بھی عظمت میں زیادہ ہے عظیم
وہ زمیں جس پر جھکی سارے ملائک کی جبیں

ہند میں دن رات اس در کو ترستا ہے عظیم
روضۂ اقدس دکھا دے یا اللہ العالمیں

☆

اِس واسطے ہر دوست مرا چیں بہ چیں ہے
کہہ دیتا ہوں وہ بات جو کہنے کی نہیں ہے

جس قوم میں بھی دولت کردار نہیں ہے
اس قوم کی تقدیر میں دنیا ہے نہ دیں ہے

دنیا بھی مکافاتِ عمل کا ہے ٹھکانہ
جنت بھی یہیں اور جہنم بھی یہیں ہے

اِس دور میں دشمن سے تو مرعوب ہے انساں
آپس میں ہر اک بات پہ یہ چیں بہ جبیں ہے

اِس دور میں تہذیب حرم کو بھی بھلایا
بت خانۂ دنیا میں یہ بت بن کے مکیں ہے

اِس دور میں صد چاک شرافت کا ہے دامن
محسوس یہ ہوتا ہے قیامت بھی قریں ہے

اس دور میں ایمان کا تو قحط ہے ہر سو
ایماں کی جگہ قلب میں اک جذبۂ کیں ہے

اِس دور میں انسان نے وہ کام کیے ہیں
شیطان اور انسان میں کچھ فرق نہیں ہے

اس دور میں ہر گام ہے سرمایہ پرستی
سنگ در دولت ہے اور انساں کی جبیں ہے

اس دور میں بھائی بھی تو مل کر نہیں رہتے
ہے کوئی کہیں، کوئی کہیں، کوئی کہیں ہے

اس دور میں انسان ہے اغراض کا بندہ
جس دل میں محبت تھی وہ اب دل ہی نہیں ہے

اس دور میں انسان ہے بس نام کا انساں
بے انس ہے، بے شرم ہے، ظالم ہے، لعیں ہے

اس دور میں وہ حرص و ہوس کی ہیں ہوائیں
سہما ہوا دنیا میں چراغِ رہِ دیں ہے

اس دور میں اشکال کے بُت ساکنِ دل ہیں
جس سمت نظر ڈالئے اک قحطِ یقیں ہے

قرآن کے احکام سے ٹکرائے نہ دنیا
قرآن میں گنجائش ترمیم نہیں ہے

اس باب میں کچھ مطلعِ نو اور سناؤ
حاصل تمہیں جب دولت قرآنِ مبیں ہے

مجھ سا کوئی میخوار کہیں تھا نہ کہیں ہے
میخانۂ توحید ہے اور میری جبیں ہے

یوسف تھے حسیں، اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے
لیکن یہ حسیں، اور حسیں اور حسیں ہے

مختار ہے، ممتاز ہے، اور ایسا متیں ہے
دشمن کی بھی نظروں میں جو بے مثل امیں ہے

یہ میرا عمل میرے لئے حاصلِ دیں ہے
سنگِ درِ سرکارؐ ہے اور میری جبیں ہے

جس شخص کو بھی آپ کا عرفان نہیں ہے
پھر اس کے مقدر میں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے

اس بات میں شک مجھکو ذرا سا بھی نہیں ہے
ہیں آپ جہاں میرے لئے خلد وہیں ہے

جب میری نگاہوں میں مدینے کی زمیں ہے
مجھ سا کوئی آسودۂ دیدار نہیں ہے

یہ افضل و اعلیٰ ہیں زمانے سے بلا شک
ہیں بعدِ خدا اس میں چناں ہے نہ چنیں ہے

احمدؐ میں اگر میم نظر آئے نہ ہم کو
یہ تب بھی حسیں، تب بھی حسیں، تب بھی حسیں ہے

رضوان مبارک ہو تجھے گلشن جنت
میرے لئے طیبہ کی زمیں خلدِ بریں ہے

اس فقر پہ قرباں ہو شنشاہیٔ عالم
جو خاک نشیں ہے وہی افلاک نشیں ہے

دنیا کے بھی مختار ہیں، عقبیٰ کے بھی مختار
اک زیرِ اثرانِ کے ہے، اک زیرِ نگیں ہے

اعجازِ عمل آپ کا ہیں شبرؑ و شبیرؑ
اور علم کا اعجاز یہ قرآنِ مبیں ہے

اس نور کے کردار سے واقف ہے زمانہ
جو لب پہ ہے شبیرؑ کے وہ اِن کی 'نہیں' ہے

اس گھر کے جو آداب ہیں جبریل سے پوچھو
دربار ہے آقا کا کوئی کھیل نہیں ہے

ڈھونڈو نہ مرے دل میں کسی غیر کی الفت
جب کہہ دیا اک بار نہیں ہے تو نہیں ہے

پھیری ہیں مری سمت سے دنیا نے نگاہیں
اب مجھ سے رضا مند فلک ہے نہ زمیں ہے

بگڑی ہوئی تقدیر کو سرکار بنا دیں
ہے ذہن پریشان مرا، قلب حزیں ہے

اب روضۂ انور پہ بلا لیجئے آقاؐ
بت خانۂ دنیا میں یہ کعبے کا مکیں ہے

جو لب پہ دعائیں ہیں عظیم جگر افگار
ہو جائیں گی پوری مجھے اس کا بھی یقیں ہے

☆

ہے انساں آج کردارِ ستم پرور سے وابستہ
کہیں دہشت سے وابستہ کہیں پر شر سے، وابستہ

کہیں پر نفرت و بغض و عداوت کے اندھیرے ہیں
کہیں دولت کے منظر اور پس منظر سے وابستہ

کہیں مغرب پرستی نے برہنہ کر دیا اس کو
نہ خود کو رکھ سکا آئینۂ خاور سے وابستہ

کہیں رسی جلی ہے، پھر بھی اس کے بل نہیں نکلے
کہ ہے یہ آج بھی مصنوعی کرّ و فر سے وابستہ

کہیں پر درحقیقت رونق غیبت کدہ یہ ہے
نہیں ہے سچے دل سے یہ خدا کے گھر سے وابستہ

کہیں پر مسکن جبر و شقاوت بھی ہے دل اس کا
یونہی تو ہے تفنگ و تیغ سے خنجر سے وابستہ

کہیں غیظ و غضب ہے اور کہیں دشنام ہے لب پر
زباں بھی اس کی ہے الفاظِ شعلہ ور سے وابستہ

کہیں پر پاک نظریں ہیں نہ دل ہے اس کا پاکیزہ
یونہی نیت نہیں ہے مقصد اطہر سے وابستہ

کہیں پر ہے جمود ایسا کہ یہ پستی میں بھی خوش ہے
ارادے کب ترقی کے ہیں بال و پر سے وابستہ

کہیں پر اس قدر حرص و ہوس ہے اور لالچ ہے
کہ رہنا چاہتا ہے صرف مال و زر سے وابستہ

کہیں انسان پر فرعونیت طاری ہے اس درجہ
کہ ذہنی طور پر لگتا ہے یہ ہٹلر سے وابستہ

مسلمانوں پہ ایسا رعب ہے اغیار کا غالب
ہوئے ہیں عہد نو کے مرحب و عنتر سے وابستہ

غم عقبےٰ نہیں لیکن غم دنیا بھلانے کو
ہوا ہے جام سے، مینا سے اور ساغر سے وابستہ

غلامی اور کنیزی کا فقط دعوہ ہے مولا سے
نہ یہ فضہ سے وابستہ نہ یہ قنبر سے وابستہ

اب ان حالات کو مت طول دے اے شاعر مولاؐ
کر اپنی فکر اب آقائے خشک و تر سے وابستہ

کوئی انسان کیسا ہو مگر ہے غم مسلماں کا
کہ ہے یہ تو جہاں میں امن کے رہبر سے وابستہ

پہنچنا جس سہارے سے بہت آساں ہے منزل پر
تری کشتی تو ہے دنیا کے اس لنگر سے وابستہ

نہ ہونا دیکھ، اِس دنیا کے تو پتھر سے وابستہ
کہ رہنا ذہن کے، تو لعل اور گوہر سے وابستہ

سنا کچھ مطلع نو اب تو شاعر اہل محفل کو
ہے موضوع سخن بہتر سے بھی بہتر سے وابستہ

ہیں جملہ انبیاء جس ذات پیغمبرؐ سے وابستہ
وہی ہے سب سے بڑھ کر خالق اکبر سے وابستہ

عمل کے ساتھ ہو جائے جو ان کے در سے وابستہ
نہ وہ فتنے سے ہوگا اور نہ ہوگا شر سے وابستہ

کبھی پھر اس کا دل تاریک ہرگز ہو نہیں سکتا
جو ہوگا سچے دل سے نور کے پیکر سے وابستہ

کوئی آسودۂ دیدار مجھ سا ہو نہیں سکتا
مری آنکھیں ہیں ان کے روضہ انور سے وابستہ

اب اس میں آرہے ہیں قافلے آقاؐ کی یادوں کے
یہ صحنِ دل ہے میرا مشک اور عنبر سے وابستہ

بشر تو ہے وہ، لیکن مرسل اعظمؐ ہے خالق کا
کہ اس کا ہر عمل ہے مرضیِ داور سے وابستہ

مقدر مثل کوہِ نور اس انساں کا چمکے گا
جبیں جس کی بھی ہو آقاؐ کے سنگ در سے وابستہ

نظر میں جس کی ہے روز ازل سے حشر تک سب کچھ
خدا کا شکر ہم ہیں ایسے دیدہ ور سے وابستہ

رکھ انساں اپنے دل کو تو درِ حیدرؑ سے وابستہ
کہ جب حیدرؑ سے ہوگا، ہوگا پیغمبرؐ سے وابستہ

جب ہو جائے گا سچے دل پیغمبرؐ سے وابستہ
تو ہوگا خود بخود تو خالق اکبر سے وابستہ

ضروری ہے کہ گھر والوں کی بھی دل میں محبت ہو
فقط ہونا نہیں کافی کسی کے گھر سے وابستہ

نہ ہو حرص و ہوس ہم میں نہ مال و زر پہ ہم جاں دیں
اگر ہو جائیں ہم دل سے فقط بوزر سے وابستہ

رسومات قبیحہ مٹ گئیں انسان جاگ اُٹھا
ہوئی نوعِ بشر جب ایک چارہ گر سے وابستہ

زباں سے ہی فقط دعوہ محبت کا نہیں، کافی
عمل سے بھی کرو ظاہر، کہ ہو اندر سے وابستہ

شفاعت کے لئے میری یقیناً کام آئیں گے
ہیں میرے شعر جتنے شافعِ محشر سے وابستہ

تلاطم کا، بھنور کا، موج کا، خطرہ مجھے کیوں ہو
کہ نام ان کا مری کشتی کے ہے لنگر سے وابستہ

عظیمؔ خوش بیاں ہیں شعر تیرے اس لئے نوری
کہ تیری فکر ہے اک نُور کے پیکر سے وابستہ

☆

حق نے سب کا خیال رکھا ہے
دل ہر اک کا بحال رکھا ہے

آج ساقی نے اپنے رندوں کو
کب پریشان حال رکھا ہے

صرف کم ظرف بادہ نوشوں کو
میکدے سے نکال رکھا ہے

میکدے پر خوشی ہے چھائی ہوئی
دور ہر اک ملال رکھا ہے

ساغرِ بادۂ طہورا میں
کیف عرفاں بھی ڈال رکھا ہے

آج رندوں نے جام و مینا کو
میکدے میں اچھال رکھا ہے

آج میخانۂ مودت میں
جام ہر بے مثال رکھا ہے

جام بلور سب کے ہاتھوں میں
دور جام سفال رکھا ہے

پی لو جی بھر کے بادۂ عرفاں
اس کا پینا حلال رکھا ہے

میرے ساقی نے میکدے کا نظام
طرزِ نو سے سنبھال رکھا ہے

رند جنت میں آج جائیں گے
شیخ وعدوں پہ ٹال رکھا ہے

پھول ہی پھول ہیں گلستاں میں
خار تو خال خال رکھا ہے

مطلع نعت تم کو ہے پڑھنا
اس کا بھی کچھ خیال رکھا ہے

نور جو حق نے ڈھال رکھا ہے
اس میں ہر اک کمال رکھا ہے

کام میں جب کمال رکھا ہے
نام بھی بے مثال رکھا ہے

بزم میں گر جمال رکھا ہے
رزم میں بھی جلال رکھا ہے

ان کے آگے جب حال رکھا ہے
میرا پورا خیال رکھا ہے

نور کو خلق کر کے قدرت نے
پہلے خود ماہ و سال رکھا ہے

ایک دن آمنہ کی گودی میں
پھر بنا کر وہ لال رکھا ہے

مصحف روئے مصطفےؐ میں عیاں
حق نے اپنا جمال رکھا ہے

یہ بھی قدرت کا ہے کرشمہ اک
سنگ ریزوں میں لعل رکھا ہے

چاند کے دو ہوں ایک انگلی میں
یہ بھی حق نے کمال رکھا ہے

حق نے اپنے رسولؐ کے سر پر
تاج رحمت مآل رکھا ہے

آئے گا ہر کمال پر ہی زوال
بس انھیں لا زوال رکھا ہے

ایسے امی کہ علم ارض و سما
سارا عالم کھنگال رکھا ہے

آج معراج کو وہ جاتے ہیں
شب میں وقت وصال رکھا ہے

منتظر مصطفےؐ کے تارے ہیں
چاند نے دل سنبھال رکھا ہے

کہکشاں نے بچھائی ہیں آنکھیں
اور شفق نے گلال رکھا ہے

جشن معراج آسماں پہ ہے اب
خلد نے دل سنبھال رکھا ہے

اور حوروں نے ان کی راہوں میں
اپنا دل بھی نکال رکھا ہے

ان کی نظر کرم میں ہر اک کے
زخم کا اندمال رکھا ہے

حق نے ایسی زبان دی ان کو
جس میں اپنا مقال رکھا ہے

ہے فقط نور مصطفیٰؐ جس نے
سارا عالم اجال رکھا ہے

ان سے منسوب وہ جگہ بھی اہم
جس میں صرف ایک بال رکھا ہے

ان کے ہاں فرق رنگ و نسل نہیں
جب موذن بلالؓ رکھا ہے

دولت عشق مصطفیٰؐ کے سوا
ہم پہ کیا اور مال رکھا ہے

بُت کدے سے حرم میں بلوا لیں
کیوں یہاں پائمال رکھا ہے

مجھ کو روضے سے میرے آقاؐ کے
دور کیوں ذوالجلال رکھا ہے

پوری وہ ایک دن کریں گے عظیم
یوں امیدوں کو پال رکھا ہے

قصیدۂ معراج

جگمگاتے ہیں بہت شمس و قمر آج کی رات
کتنی پرنور ہے مانند سحر آج کی رات

ظلمتیں گوشۂ تنہائی میں چھپ جائیں گی
ڈھونڈتی ہیں وہ کوئی جائے مفر آج کی رات

خوفناک ہوتی ہیں دنیا میں ہمیشہ راتیں
ہے مگر دل میں کوئی خوف نہ ڈر آج کی رات

یوں تو آئیں گی زمانے میں ہزاروں راتیں
ساری راتوں میں ہے بے مثل مگر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ مدت سے تھی حسرت جس کی
شاخِ امید میں آیا ہے ثمر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ قسمت کی سیاہی دھوئے
اور مل جائے دعاؤں کو اثر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ ہر رات سے جو افضل ہے
کھولا اللہ نے گنجینۂ زر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ جس رات ہے جلووں کا عروج
اے نظر تجھ کو نہ لگ جائے نظر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ اس رات میں مت چھیڑ ہمیں
فکر دنیا کہیں جا ڈوب کے مر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ انساں کا مقدر بدلے
اور راتوں کو بھی لگ جائیں گے پر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ پھولوں کا تو کہنا کیا ہے
مہک اٹھے خار بھی مثل گل تر آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ قربان ہیں دن کے جلوے
مہر شرمائے گا دیکھے وہ اگر آج کی رات

ہے وہ یہ رات کہ جس رات کا ثانی ہی نہیں
نظم عالم ابھی کچھ اور سنور آج کی رات

ہے یہ وہ رات کہ کچھ مطلع نو اور پڑھو
فکر کا بھی ہو بلندی پہ گذر آج کی رات

نور ہی نور ہے تا حد نظر آج کی رات
جا رہا ہے سوئے افلاک بشر آج کی رات

دل میں اک حسرت دیدارِ اِدھر آج کی رات
وصل کی ایک تمنا ہے اُدھر آج کی رات

دور ہو جائے گا کونین سے شر آج کی رات
جانب خیر چلا خیر بشر آج کی رات

آج رف رف کی سواری بھی چلی ہے فر فر
سوئے افلاک ہے آقاؐ کا سفر آج کی رات

سایۂ رحمت عالم ہے دو عالم پہ محیط
ٹھنڈی ہو جائے گی خود نار سقر آج کی رات

کس کی آغوش کے پالے کی طلب عرش پہ ہے
جانب عرش چلا کس کا پسر آج کی رات

حاکم کون و مکاں سوئے فلک جاتا ہے
وقت کی نبض ذرا دیر ٹھہر آج کی رات

جگمگاتے ہوئے تاروں کے دھڑکتے ہوئے دل
منتظر ہیں کہ بنیں راہ گذر آج کی رات

کہکشاں نور کی راہوں میں بچھی جاتی ہے
اور ہے عالم حیرت میں قمر آج کی رات

کون گل گشت کو نکلا ہے بصد ناز و ادا
اور ہے عالم بالا کو سفر آج کی رات

آگے بڑھ جائیں نہ سدرہ سے عقیدت میں کہیں
کتنے خطرے میں ہیں جبریل کے پر آج کی رات

دیکھتے ہیں ملک و قدسی و جنّات و بشر
ان کے جلووں کو بہ انداز دگر آج کی رات

ایک در حیدرؑ صفدر کی ولادت پہ کھلا
دوسرا عرش پہ وا ہو گیا در آج کی رات

ایک کو خانۂ کعبہ میں بلایا حق نے
ایک مہمان ہوا اس کے ہی گھر آج کی رات

خانۂ حق میں بلانے کی تھی اک شان الگ
عرشِ اعظم پہ ہے کچھ شان دگر آج کی رات

جلوہ آرائی ہے اک نور مجسم کی عظیم
بارش نور ہے دیکھوگے جدھر آج کی رات

روضۂ مرسل اعظمؐ کی زیارت ہو عظیم
ہیں یہ ارمان لئے قلب و جگر آج کی رات

قصیدۂ بعثت

جب ہوا آدمؑ سے روشن آدمیت کا چراغ
سب سے پہلا تھا وہی رشد و ہدایت کا چراغ

لاکھ طوفاں آئے سب ٹکرا کے واپس ہو گئے
نوحؑ کی کشتی میں تھا روشن نبوت کا چراغ

آتش نمرود کو گلزار جس نے کر دیا
تھا خلیل اللہ کی دراصل خلعت کا چراغ

اور کچھ آگے بڑھا جب یہ چراغوں کا سفر
طور پر روشن ہوا موسیٰؑ کی ہیبت کا چراغ

ابن مریمؑ سے ملی مردہ چراغوں کو حیات
جب جلایا ایک پل میں قم کی قرأت کا چراغ

کس قدر پھر معتبر حق کی نگاہوں میں ہوا
آندھیوں میں وہ رسالت کی کفالت کا چراغ

وہ ابو طالب کہ جس کا کل ایماں ایک جزو
شعب میں روشن رکھا جس نے حفاظت کا چراغ

کر دیا پھر پال کر اُس نے جواں درِ یتیم
تا کہ وہ روشن کرے دین و دیانت کا چراغ

آندھیوں کے زور سے اس کو بچایا اس طرح
نور پھیلا چار سو تھا ایسا رفعت کا چراغ

نور اوّل نے کیا روشن امانت کا چراغ
خود بخود پھر جل اٹھا اس کی صداقت کا چراغ

کر دیا روشن جب اخلاق و محبت کا چراغ
تب جلایا رحمت عالم نے بعثت کا چراغ

دیکھتے ہی دیکھتے نظروں کو خیرہ کر دیا
جگمگایا اس طرح کردار و سیرت کا چراغ

ہر طرف سے آئی پھر اللہ اکبر کی صدا
جل اٹھا ہر بام پر خالق کی وحدت کا چراغ

اب کوئی مطلع سناؤ اہل محفل کو عظیمؔ
جس سے ہر دل میں ہو روشن اک عقیدت کا چراغ

یہ اخوت کا محبت کا صداقت کا چراغ
اللہ اللہ کتنا روشن ہے نبوت کا چراغ

جس کو کہتے ہیں نبوت اور رسالت کا چراغ
در حقیقت ہے وہی حق و صداقت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، اک پیام جاوداں
ضوفگن اس دن ہوا خالق کی وحدت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، امن کا اعلان ہے
اس نے ہی روشن کیا مہر و مروت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، دوستی کا درس ہے
گل کیا ہے جس نے ہر بغض و عداوت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، ہے پیام رہبری
ہے یہی تو رہنمائی کا قیادت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، ابتدائے دین حق
ٹمٹمایا آج ہی باطل کی قوت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، اک فلاح عام ہے
جس نے روشن کر دیا انساں کی رفعت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، درس ہے توحید کا
اس سے ہر اک کو ملا ہے حق کی دعوت کا چراغ

جس کو سب کہتے ہیں بعثت، عدل کا اظہار ہے
مل گیا طاقِ جہاں کو آج رحمت کا چراغ

تین سو پینسٹھ دیے خاموش ہو جائیں گے آج
اب جلے گا ایک خالق کی عبادت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ ہے جس کے سبب یہ کائنات
اس کے ہی باعث جلا عالَم کی خِلقت کا چراغ

اس کی بعثت جس پہ اترا ہے کلام اللہ کا
دے گیا ہے حشر تک جو اک ہدایت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو دنیا کو یہ بتلا گیا
کس قدر پُر نور ہے ایماں کی طاقت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو اللہ کا محبوب ہے
دے گیا دنیا کو الفت کا محبت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو ہے اک مدینہ علم کا
جس کے آگے گل ہوا ظلم و جہالت کا چراغ

اس کی بعثت ہے جو یوسفؑ سے سوا ہے حسن میں
جس کے دم سے ہے جہاں کی زیب و زینت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو ممتاز اور مختار ہے
کر گیا دنیا میں گل، باطل حکومت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو ہے خالق اکبر کا نور
اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا ہدایت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو ہے مجتبےٰ اور مصطفےٰ
منتخب ہے خالقِ عالم کی رحمت کا چراغ

اس کی بعثت ہے جو پہنچا سیر کو افلاک کی
نور سے اس کے ہی تو روشن ہے جنت کا چراغ

اس کی بعثت جس نے دی تعلیم ایثار و وفا
کر گیا گل، نفرت و بغض و عداوت کا چراغ

اس کی بعثت جس کو خالق نے کہا خُلقِ عظیم
جس کے آگے جل نہیں سکتا رعونت کا چراغ

اس کی بعثت ہے کہ جو احمد بھی ہے محمود بھی
اس کے ہی دم سے جلا خالق کی مدحت کا چراغ

اس کی بعثت جو جلا کر رکھ گیا ہر گام پر
اک عدالت کا، اعانت کا، دیانت کا چراغ

اس کی بعثت جو جہاں سے جاتے جاتے خلق کو
دے گیا ہے رہبری کو اپنی عترت کا چراغ

اس کی بعثت ہے جسے تحریک حق کے واسطے
تھا ضروری اپنے بھائی کی حمایت کا چراغ

اس چراغ حق سے روشن ہو گئے کتنے چراغ
علم کا، حکمت کا، عصمت کا، امامت کا چراغ

اس چراغ حق کے جو تھا ساتھ سائے کی طرح
اس کے ہی دم سے ہوا روشن شجاعت کا چراغ

اس چراغ حق نے ہی پردے میں اک روشن کیا
عصمت مریمؑ سے بھی بڑھ کر طہارت کا چراغ

اس چراغ حق کے ہی انوار سے روشن ہوا
صلح کی صورت میں اک فہم و فراست کا چراغ

اس چراغ حق کا پھیلا کربلا میں نور جب
حشر تک کو گل کیا باطل کی بیعت کا چراغ

اس چراغ حق کی پھیلی شام میں جب روشنی
تب لب زینبؑ پہ چمکا ہے خطابت کا چراغ

اس چراغ حق کے ہی یہ خون کی تاثیر تھی
ہو گیا روشن لب اصغر پہ جرأت کا چراغ

اس چراغ حق کے ہی تو نور سے روشن ہوا
کربلا میں دیکھ لے دنیا شہادت کا چراغ

اس چراغ حق کا باقی سلسلہ ہے آج تک
ظلمتیں بھاگیں گی جب آئے گا غیبت کا چراغ

نور کی محفل میں نورانی دعائیں کر عظیم
جگمگاتا ہی رہے معبود ملت کا چراغ

پردۂ زینبؑ کے صدقے میں رہے روشن خدا
اپنی ماں بہنوں کے دل میں شرم و غیرت کا چراغ

ہر عزاخانہ بھی گونجے ماتم شبیرؑ سے
مسجدوں میں بھی رہے روشن عبادت کا چراغ

منبر و محراب پر یا رب سدا رونق رہے
جگمگائے دل میں قرآں کی تلاوت کا چراغ

یا الٰہی مدرسے دیتے رہیں تعلیم دیں
نور برساتا رہے اب علم و حکمت کا چراغ

اتحاد باہمی قائم ہو پورے ملک میں
اب رہے روشن سدا مالک محبت کا چراغ

اے خدا ظلم و ستم روئے زمیں پر اب نہ ہو
امن کو پھونکے نہ دنیا میں سیاست کا چراغ

مدح کا اس کی ادا حق ہو نہیں سکتا عظیم
آج گھر گھر جل رہا ہے جس کی مدحت کا چراغ

فریادی قصیدہ

میرے آقا مرے سرکار رسول اعظمؐ!
زندگی ہو گئی آزار رسولِ اعظمؐ!

ظلم کا گرم ہے بازار رسولِ اعظمؐ!
کوئی مونس ہے نہ غم خوار رسولِ اعظمؐ!

اب کہاں جذبۂ ایثار رسولِ اعظمؐ!
سب ہوس میں ہیں گرفتار رسولِ اعظمؐ!

اب تو انسان بھی کہنے کے لیے انساں ہے
انس سے ہو گیا بیزار رسولِ اعظمؐ!

بغض و نفرت کا ہی قبضہ ہے وہاں پر اب تو
تھا کبھی دل میں جہاں پیار رسولِ اعظمؐ!

اب اگر دل میں وفا ہے تو مفادات سے ہے
اب کہاں سچے وفادار رسولِ اعظمؐ!

اب کسی آنکھ میں ملتی ہی نہیں شرم و حیا
چشم اخلاق ہے خوں بار رسولِ اعظمؐ!

اب زبانوں پہ فقط، سب کے ہے الفت کا پیام
اور اندر سے ہیں غدار رسولِ اعظمؐ!

سامنے قوتِ باطل کے ہر اک حق گو کی
چھن گئی جرأت انکار، رسولِ اعظمؐ!

اب تو انسان کا سجدہ ہے در دولت پر
اب خدا بن گئے زردار رسولِ اعظمؐ!

اہل زر نشۂ دولت میں ہیں بے فکر ہیں وہ
اور پریشان ہے نادار، رسولِ اعظمؐ!

اب تو بے شرمی و بے غیرتی اک عام ہے بات
اب کہاں پہلے سے خوددار رسولِ اعظمؐ!

اب تو بارود پہ بیٹھی ہے یہ ظالم دنیا
سب تباہی کے ہیں آثار رسولِ اعظمؐ!

اب تو امت کا سفینہ ہے بھنور میں آقاؐ
کھو چکی عزم کی پتوار رسولِ اعظمؐ!

اب تو فرار ہی فرار نظر آتے ہیں
اب نہیں قوم میں کرار رسولِ اعظمؐ!

قوم آپس میں ہے اب دست و گریباں دن رات
سب ہیں آمادۂ پیکار رسولِ اعظمؐ!

گونج اٹھتا تھا فلک جس سے، کہاں ہے باقی
کلمۂ حق کی وہ جھنکار رسولِ اعظمؐ!

ہر طرف ایک اندھیرا ہی اندھیرا ہے فقط
کوئی رستہ نہیں ہموار رسولِ اعظمؐ!

آدمی میں کہیں اب تو نظر آتا ہی نہیں
آدمیت کا وہ معیار رسولِ اعظمؐ!

آج ملت کے سفینے میں عجب ہلچل ہے
اور ہے سامنے منجھدار رسولِ اعظمؐ!

لب کشائی کی بھی جرأت نہیں پیش اغیار
صرف آپس میں ہے تکرار رسولِ اعظمؐ!

تین سو تیرہ کو کل فتح عطا کی جس نے
اتحاد اب ہے وہ درکار رسولِ اعظمؐ!

اب تو یہ حال ہے اس ملت خوابیدہ کا
آپ کر سکتے ہیں بیدار رسولِ اعظمؐ!

اہل ایماں بھی پریشان نظر آتے ہیں
ان کا جینا بھی ہے دشوار رسولِ اعظمؐ!

اب تو کچھ نعت کے اشعار سنائے گا عظیمؔ
پیش ہے مطلعِ انوار رسولِ اعظمؐ!

میں یہ کہہ دوں گا سرِ دار رسولِ اعظمؐ!
دونوں عالم کے ہیں سردار رسولِ اعظمؐ!

میں ہوں اک عبد گنہ گار رسولِ اعظمؐ!
ہوں شفاعت کا طلب گار رسولِ اعظمؐ!

جو نہیں کر سکی تلوار رسولِ اعظمؐ!
کر گیا آپ کا کردار رسولِ اعظمؐ!

دہر میں وادیٔ ظلمات۔ میں ہر گام بہ گام
آپ کی ذات ہے ضوبار رسولِ اعظمؐ!

آگئے آپ تو پھر دستِ ستم سے خود ہی
گر گئی جبر کی تلوار رسولِ اعظمؐ!

سر فرشتے بھی جھکائیں اُسے جس پر بھی پڑے
آپ کا سایۂ کردار رسولِ اعظمؐ!

بسترِ جہل پہ سویا تھا شعورِ انساں
آپ نے کر دیا بیدار رسولِ اعظمؐ!

ذہن انساں کو عطا نور کیا ہے جس نے
ہیں وہ مینارۂ انوار رسولِ اعظمؐ!

رنگ و نسل اور قبیلوں کی جو تھی آپ نے ہی
منہدم کی ہے وہ دیوار رسولِ اعظمؐ!

دونوں عالم میں ہیں مطلوب خدا آپ فقط
آپ کا حق ہے طلب گار رسولِ اعظمؐ!

فکر انساں کو دکھائی رہِ منزل جس نے
ہیں وہی آپ کے افکار رسولِ اعظمؐ!

آپ کے بعد زمانے میں ہے سب سے بہتر
آپ کی عترتِ اطہار رسولِ اعظمؐ!

آپ کی نذر ہیں بس چند عقیدت کے یہ گُل
اک دلِ خستہ کے اشعار رسولِ اعظمؐ!

جو عقیدت ہے وہ لفظوں میں نہیں ڈھل سکتی
کر نہیں سکتا میں اظہار رسولِ اعظمؐ!

اب مدینے کی زیارت کو ہے بے چین عظیم
آپ کا شاعر و فنکار رسولِ اعظمؐ!

نعتیہ رباعیات

معمورۂ ہستی میں یگانہ احمدؐ
اسرار الٰہی کا خزانہ احمدؐ
خود اہل فلک نے بھی بچھائیں آنکھیں
ہیں فخر زمیں فخر زمانہ احمدؐ

☆

خلقت نہ ہو اس کی تو یہ دنیا بھی نہیں
دنیا ہی نہیں جب تو پھر عقبیٰ بھی نہیں
دنیا میں جہاں چاہے یہ ڈھونڈے دنیا
ثانی کہاں اس نور کا سایہ بھی نہیں

☆

وہ رحمت کونین، وہ کل عقل سلیم
ہر بیکس و مجبور کا، ہمدرد و ندیم
اس کے لیے یکساں تھے غلام و آقا
ہر اک تھا یتیم۔ اس کے لیے دُرِ یتیم

☆

افضل سے جو افضل یہ وہی ہیں اعلیٰ
ہے ان کے لیے عرش مقام ادنیٰ
معراج میں خالق سے ہوئی ہیں باتیں
بیشک ہیں یہی، محرم اسرار خدا

☆

وہ نور کا پیکر کہ جو تھا جلوۂ حق
دیکھا جو اسے چہرۂ باطل ہوا فق
ہے کام ہدایت جو احد نے سونپا
ہے نام بھی احمدؐ جو احد سے مشتق

☆

سورج تھا نہ جب اور نہ سورج اطراف
پہلا تھا وہی نور، جو پھیلا تا قاف
سینے میں مدینے کے وہ پوشیدہ ہے
سورج یونہی کرتا ہے، زمیں تیرا طواف

☆

ہر طرح سے جو کامل و اکمل وہ نبیؐ
قانون جو لائے ہیں مکمل وہ نبیؐ
ہر بات میں اول ہیں جو آئے آخر
یوں سارے نبیوں سے ہیں افضل وہ نبیؐ

☆

ہے فخر غلام ان کا میں کہلایا ہوں
دنیائے سخن پر بھی یونہی چھایا ہوں
جب عشق نبیؐ کی مرے پاس ہے دولت
میں سب سے بڑا صاحب سرمایہ ہوں

ہے سب سے بڑی دہر میں سرکار نبیؐ
اور فرش سے تا عرش ہیں اذکار نبیؐ
جبریل کی قسمت کے تصدق میں خدا
اک روز دکھا دے مجھے دربار نبیؐ

☆

کونین میں ہر سو ہے اجالا تیرا
رحمت کا ہر انداز نرالا تیرا
اللہ نے تو دیکھ کے چاہا تجھکو
میں دیکھے بنا چاہنے والا تیرا

نعتیہ ہائیکو (HAIKU)

ہائیکو ایک مختصر ترین اور مقبول جاپانی صنف سخن ہے۔ یہ کل تین مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی کوئی مخصوص بحر بھی نہیں ہوتی اور اس میں ردیف وقافیے کی پابندی بھی نہیں ہوتی۔

اردو میں گذشتہ ۶۰-۵۰ سال میں چند شعرا نے ہائیکو کہی ہے۔ لیکن نعتیہ ہائیکو راقم کی نظر سے نہیں گذری۔

(عظیم امروہوی)

☆

خدا سے ملتا کلام اُس کا
نہیں ہے اس میں کلام کوئی
بلندیوں پر مقام اُس کا

☆

وہ خُلق پیکر عظیم رہبر
جو درسِ اخلاق دے گیا ہے
وہی ہے سب سے بڑا پیمبر

☆

محمدؐ بھی ہے جو اور مصطفےٰ ہے
بشر تو صرف کہنے کے لیے ہے
وہ انساں نائب ذاتِ خدا ہے

☆

وہ ہے جو باعث ایجادِ عالم
ابد تک کے لیے اس نے دیا ہے
ہر اک انسان کو زخموں کا مرہم

☆

پیامِ انسانیت جو پھیلا
لب صداقت سے اس جہاں میں
تمام عالم پہ ہے وہ چھایا

☆

سفینے کے جو میرے ناخدا ہیں
خدا کے بعد ہیں وہ سب سے افضل
کمالاتِ خدا کا آئینہ ہیں

☆

عرش علا پر جاکے ہوا جو خالق کا مہمان
علم کا ہر اک اس کا سینہ گویا ایک خزینہ
جس سینے پر اتری ہیں سب آیاتِ قرآن

☆

وہ ایسا اُمی کہ اس جہاں میں
مدینہ علم بھی وہی ہے
مکاں میں ثانی نہ لامکاں میں

☆

وہ رحمت اللعالمیں وہ ہے شفیع عاصیاں
وہ عابد و معبود کے ہے درمیاں ایسی کڑی
مخلوق پر جو مہرباں، خالق کا ہے جو رازاں

☆

اللہ کا پیغام سنایا جس نے
وہ فخر بشر ناز بشر خیر بشر
انسان کو انسان بنایا جس نے

☆

ہے اس سے صاف ظاہر شوکت و رفعت محمدؐ کی
کہ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ کہہ دیا حق نے
ہر اک عظمت سے بھی بڑھ کر ہے یہ عظمت محمدؐ کی

☆

فخر خلیلؑ بھی ہے وہ فخر کلیمؑ بھی ہے وہ
اس کی ہی ایک ذات ہے وجہ بہار گلستاں
گلشنِ دہر کے لیے موجِ نسیم بھی ہے وہ

☆

جو بشیر ہے، جو نذیر ہے، وہی دو جہاں کا امیر ہے
جو رسولؐ آئے ہیں دہر میں وہ عظیم سب، یہ بجا، مگر
نہ مرے نبیؐ کی مثال ہے نہ مرے نبیؐ کی نظیر ہے

☆

مظہر آیات ہو، کُل کمالات ہو
لائق تعظیم ہو، احمدؐ بے میم ہو
تم پہ ہوں لاکھوں سلام قابل صلوٰۃ ہو

☆

باب رحمت کا مجھ پہ وا کر دے
ہے دعا رات دن یہی لب پر
زائرِ کوئے مصطفےٰؐ کر دے

نعتیہ دوہے

☆

جتنے بھی پیغمبرؑ آئے ان کے جو سردار
ان کے لیے خالق نے بنایا یہ سارا سنسار

☆

دنیا میں اک ایسا محمدؐ لے کر آئے دین
جس کی سچائی پر سارے سچے کریں یقین

☆

اللہ کے اس پیغمبرؐ کو دنیا کرے سلام
ایک نظر سے جس نے دیکھے آقا اور غلام

☆

آدمؑ کی اولاد کو جس نے، بنا دیا انسان
اس پیغمبرؐ کا انساں کی نسلوں پر احسان

☆

میری زباں پر جب بھی آتا، ہے نامِ پیغمبرؐ
رحمت کا سایہ لگتا ہے مجھ کو اپنے سر پر

☆

وہ جن کو معراج ہوئی ہے کیا ان کا استھان
یا تو علیؑ جانے ہیں ان کو یا جانے بھگوان

☆

جو ہے احمد، جو ہے محمد اور جو ہے محمود
اس کی مدحت دونوں کرتے عابد اور معبود

☆

دنیا والا کوئی کرے گا کہیں پہ گر ایمان
نامِ محمدؐ پر دیدیں گے ہم تو اپنی جان

☆

نور کا پیکر میرے آقاؐ جن کا محمدؐ نام
صبح درود ان پر پڑھتی ہے کرتی شام سلام

☆

میری دونوں آنکھوں میں ہے، میرے نبیؐ کی پیاس
اسی لیے محشر پر میں نے لگا رکھی ہے آس

☆

علم، نبیؐ کی میرے مسند، عدل کا سر پر تاج
اسی لیے ہر دل پہ حکومت عقل و خرد پر راج

☆

دنیا میں ایسا بھی گذرا دلوں کا اک سلطان
فقر تو جس کا پیراہن تھا عرش پہ تھا استھان

☆

مدح نبیؐ کرتے کرتے گر زباں مری گھس جائے
پھر بھی اس کا ہے جو حق وہ ادا نہیں ہو پائے

☆

یاد خدا کے ساتھ ہے شامل، نام اک عالیشان
اللہ کی وہ نمازِ ہویا اس کے ساتھ اذان

☆

جس کی نظروں میں دنیا کے گورے کالے ایک
یثرب والے ہوں وہ یا ہوں، بطحیٰ والے ایک

☆

کس کے آجانے سے بدلا دنیا ترا نظام
قیصر و کسریٰ کے بھی جس سے کانپ اٹھے اصنام

☆

جس نے دیا ہے امن کا ساری دنیا کو پیغام
اس ذاتِ عالی پہ ہمارا پانچوں وقت سلام

نعتیہ گیت

اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

آپ جب آئے تو اللہ کا پیغام ملا
آپ کے ہاتھ سے وحدت کا ہمیں جام ملا
عدل و انصاف کے پھولوں سے یہ دنیا مہکی
اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

آپ سے پہلے شرافت کا نہ تھا نام و نشاں
آپ جب آئے تو انسان بنا ہے انساں
آپ آئے تو ہوا خُلق و مروت کی چلی
اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

آپ نے آکے جلائے ہیں محبت کے چراغ
آپ کے دم سے جلے حق و صداقت کے چراغ
آپ آئے تو ہر اک رسم جہالت کی مٹی
اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

زندگی کچھ بھی نہ تھی صرف اندھیرا ہر سو
ستم و جور کا ہر گام پہ ڈیرا ہر سو
تھا جو گمراہ بشر آپ نے کی راہبری
اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

مشکلوں کا جو کبھی راہ میں آیا جنگل
اس طرح ہم نے کیا آپ کی سنت پہ عمل
لب پہ آئی ہے ہمارے بھی وہاں ناد علی
اے رسولؐ عربی۔ میرے رسولؐ عربی۔ اے رسولؐ عربی

☆

سب کا رہبر، سب کا ہادی، دنیا کا مختار، وہ دنیا کا مختار
جس کے لیے خالق نے بنایا یہ سارا سنسار

گھر میں عبداللہ کے آیا
امن کا وہ سندیسہ لایا
پریم کا جس نے پاٹھ پڑھایا
جس کو سب سے پیار، وہ دنیا کا مختار
سب کا رہبر، سب کا ہادی، دنیا کا مختار

راہ محبت کی دکھلائی
ہر اک کو تہذیب سکھائی
نفرت کی دیوار گرائی
الفت سے سرشار، وہ دنیا کا مختار
سب کا رہبر، سب کا ہادی، دنیا کا مختار

اس کے لیے ہر اک اپنا ہے
دشمن نے مانا سچا ہے
اس کا وہ محبوب بنا ہے
جو ہے پالن ہار، وہ دنیا کا مختار
سب کا رہبر، سب کا ہادی، دنیا کا مختار

سینے پر اترا ہے قرآں
عرش الٰہی پر ہے مہماں
دونوں جہاں کا ہے وہ سلطاں
کرتا بیڑا پار، وہ دنیا کا مختار
سب کا رہبر، سب کا ہادی، دنیا کا مختار

☆

سارے نبیوںؐ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

تم بشیر ہو تم نذیر ہو
تم زمانے بھر کے امیر ہو
تم خود آپ اپنی نظیر ہو
تم ہو رحمت سے سرشار
سارے نبیوںؐ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

تم خلیل ہو تم کلیم ہو
تم حلیم ہو تم علیم ہو
تم زعیم ہو تم عظیم ہو
سب سے اعلا ہے سرکار
سارے نبیوںؐ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

تم عتیق سے بھی عتیق ہو
تم شفیق سے بھی شفیق ہو
تم ہر ایک غم میں رفیق ہو
تم مجبوروں کے غمخوار
سارے نبیوںؐ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

وہ جمیل ہو وہ جمال ہو
کہ خود آپ اپنی مثال ہو
خوش خصال ہو خوش مقال ہو
تم سے دنیا ہے گلزار
سارے نبیوںؑ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

میرے روح و دل سے قریب ہو
کہ خدا کے دیں کا نصیب ہو
تم اسی لیے تو حبیب ہو
تم سے سب کا بیڑا پار
سارے نبیوںؑ کے سردار، دونوں عالم کے مختارؐ

نعتیہ ترائیلے (TRIOLET)

ترائیلے آٹھ مصرعوں پر مشتمل ایک مختصر نظم کو کہتے ہیں۔ اس میں ردیفوں کا پیٹرن ہوتا ہے۔ پہلے دونوں مصرعوں کی تکرار آخری دونوں مصرعوں میں ہوتی ہے۔ پہلا مصرع پھر چوتھا اور ساتواں مصرع بن کر جلوہ گر ہوتا ہے۔ یعنی پہلے مصرع کی تین مرتبہ تکرار ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس صنف سخن کا نام TRIOLET رکھا گیا ہے۔

اس صنف سخن کی ابتداء فرانس میں ہوئی۔ فرانسیسی شاعر ADENES LE ROI نے پہلی بار اپنی نظم CLEOMADES میں اس کا تجربہ کیا۔ PATREK KERAY نے پہلی بار ۱۶۵۱ء میں اسے انگریزی زبان میں داخل کیا۔ FADRIK RASMAN نے جرمن زبان میں اس صنف سخن کو بہت فروغ دیا۔ اردو میں احمد ندیم قاسمی، نریش کمار شاد، قاضی سلیم اور فرحت کیفی وغیرہ نے مختلف موضوعات پر ترائیلے کہے ہیں۔ لیکن نعتیہ ترائیلے راقم کی نظر سے نہیں گذرے۔

(عظیم امروہوی)

☆

باعثِ تخلیقِ کائنات

یہ ساری کائنات ہے صدقہ رسولؐ کا
ان کے ہی واسطے یہ بنائی ہے کائنات
قرآن پاک میں ہے قصیدہ رسولؐ کا
یہ ساری کائنات ہے صدقہ رسولؐ کا
یہ فرش اور یہ عرش معلیٰ رسولؐ کا
ہے نازش حیات زمانے میں ان کی ذات

یہ ساری کائنات ہے صدقہ رسولؐ کا
ان کے ہی واسطے یہ بنائی ہے کائنات

☆

خُلقِ عظیم

ہے جو انساں صاحب خُلق عظیم
اس پہ صبح و شام ہوں لاکھوں سلام
اس نے دکھلائی ہے راہِ مستقیم
ہے جو انساں صاحب خلقِ عظیم
در حقیقت ہے وہ کل عقلِ سلیم
امن کا اس نے دیا سب کو پیام

ہے جو انساں صاحب خُلق عظیم
اس پہ صبح و شام ہوں لاکھوں سلام

☆

رحمت اللعالمینؐ

آپ ہیں جب رحمت اللعالمینؐ
میرے آقا اور مرے رہبر ہیں آپ
کوئی مجھ کو فکر عقبیٰ کی نہیں
آپ ہیں جب رحمت اللعالمینؐ
نازشِ کونین فخر مرسلینؐ
میرے آقا شافع محشر ہیں آپؐ

آپ ہیں جب رحمت اللعالمینؐ
میرے آقا اور مرے رہبر ہیں آپؐ

☆

قبلۂ دیں

آپ اب اے قبلۂ دیں آیئے
خاک طیبہ دے رہی تھی یہ صدا
یعنی طٰہٰ اور یٰسں آیئے
آپ اب اے قبلہ دیں آیئے
آپ کے بن سب ہیں غمگیں آیئے
مصطفٰےؐ ہو چاہیئے وہ رہنما

آپ اب اے قبلۂ دیں آیئے
خاک طیبہ دے رہی تھی یہ صدا

نعتیہ لوریاں

☆

سوجا مرے بچے سو جا سو جا مرے بچے سو جا
اے راج دلارے سوجا اے میرے پیارے سوجا

تیرا دلوں پہ ہو راج
سر پہ نیکیوں کا تاج
رکھے بزرگوں کی لاج
اے آنکھ کے تارے سو جا

اے راج دلارے سو جا اے میرے پیارے سو جا

سو جا مرے بچے سو جا
تو خدا کا دے پیام
تجھ سے کانپیں سب اصنام
تیرا چمکے جگ میں نام
دنیا کے سہارے سوجا

اے راج دلارے سو جا اے میرے پیارے سو جا

سو جا مرے بچے سوجا

نیکیوں کا ہو خزینہ
بھرے معرفت سے سینہ
تو ہو علم کا مدینہ
قرآں کے پارے سو جا

اے راج دلارے سوجا اے میرے پیارے سو جا

سو جا مرے پیارے سو جا

☆

سو جا میرے لال ابھی تو سو جا میرے لال

تیرا مکھڑا بے مثال
تیرے گھونگر والے بال
تیری کالی کالی آنکھیں
تیرے چندا جیسے گال

سو جا میرے لال ابھی تو سو جا میرے لال

کل کو بننا تاجدار
تیرا اونچا ہو دربار
کر دے دنیا کو بیدار
تیرا بلند ہو اقبال

سو جا میرے لال ابھی تو سو جا میرے لال

ہو بشیر ہو نذیر
تیری چمکے تقدیر
تیری نسل ہو کثیر
نام روشن کرے آلؑ

سو جا میرے لال ابھی تو سو جا میرے لال

☆

میٹھی میٹھی جہاں بھی ہو نندیا میرے چندا کی آنکھوں میں آجا

کل کو یہ چاند کو دو کرے گا
اس کی خاطر یہ سورج پھرے گا
کہکشاں ہوگی کل اس کا رستہ
میٹھی میٹھی جہاں بھی ہو نندیا میرے چندا کی آنکھوں میں آجا

اس کے سینے پہ اترے گا قرآں
عرش پر ہوگا خالق کا مہماں
اس کا کلمہ پڑھے گا زمانہ
میٹھی میٹھی جہاں بھی ہو نندیا میرے چندا کی آنکھوں میں آجا

آسماں چاند تاروں سے چمکا
آمنہ کے گلستاں کو مہکا
اس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا
میٹھی میٹھی جہاں بھی ہو نندیا میرے چندا کی آنکھوں میں آجا

نعتیہ پنج بھُجی

☆

جہاں میں جس دن رسولؐ آئے
تو ساتھ ان کے اصول آئے
اصول میں اتنے پھول آئے
کہ جس سے یہ کائنات مہکی
بشر! تری گُل حیات مہکی

☆

جب عام تھی رسم جاہلیت
نہ تھی دلوں میں کہیں محبت
ہر اک تھا نا واقف شرافت
تو بن کے ہادی حضورؐ آئے
بشر کو تا کہ شعور آئے

☆

محبتوں کا پیام لائے
وہ اپنے رب کا کلام لائے
اور ایک ایسا نظام لائے
بنائے ایمان اور عمل ہے
اور اس میں ہر مسئلے کا حل ہے

☆

زمانے میں ہے بہار جن سے
ہے زندگی خوشگوار جن سے
بشر ہے تیرا وقار جن سے
خدا کے مطلوب بھی وہی ہیں
خدا کے محبوب بھی وہی ہیں

☆

بیشک رسولؐ راہ دکھانے کو آئے تھے
انسان کا ضمیر جگانے کو آئے تھے
انسانیت کا درس سکھانے کو آئے تھے
نوعِ بشر پہ حشر تک احسان کر دیا
جو صرف آدمی تھا وہ انسان کر دیا

☆

اللہ کا جو ہے وہ ہے جادہ ان کا
کلمہ یونہی پڑھتا ہے زمانہ اِن کا
جو ارفع و اعلیٰ ہے وہ رتبہ ان کا
یا تو اُسے اللہ نے ہی جانا ہے
یا پھر اسے حیدرؓ نے ہی پہچانا ہے

☆

انساں کو جہالت سے بچایا ہے انھوں نے
تہذیب اور اخلاق سکھایا ہے انھوں نے
اللہ کے جلووں کو دکھایا ہے انھوں نے
انوارِ الٰہی کا بھی مظہر ہیں محمدؐ
جو افضل و اعلیٰ وہ پیمبر ہیں محمدؐ

☆

جو پاک زندگی کا مکمل اصول ہیں
یہ پانچ ان سے میری عقیدت کے پھول ہیں
جو پنج بجھ کی شکل میں نذر رسولؐ ہیں
جو کچھ بھی ہے حقیر کی محنت وصول ہو
نہ نذر بارگاہِ نبیؐ میں قبول ہو

☆

زمین اور آسماں کے آقاؐ
مکان اور لامکاں کے آقاؐ
وہی ہیں دونوں جہاں کے آقاؐ
زمانہ ان کے لیے سجا ہے
اور ان کا عاشق تو خود خدا ہے

☆

ستارے گنگنا کر جس بشر کا نام لیتے ہیں
زمین و آسماں وہ نام صبح و شام لیتے ہیں
فرشتے بھی مدد کو جس کا دامن تھام لیتے ہیں
وہی تو نام اس دنیا کے آب و گل پہ لکھا ہے
وہی تو نام میری روح پر اور دل پہ لکھا ہے

نعتیہ مرثیہ - حسینؑ اور رسولؐ

جب صفحۂ زمیں پہ کہیں بھی وفا نہ تھی
جب ظلم کی جہاں میں کوئی انتہا نہ تھی
جب زندگی کو فکر بقا و فنا نہ تھی
خُلقِ حسن کی جسم بشر پر قبا نہ تھی
ظالم پنپ رہے تھے ستم کے دیار میں
انسانیت پڑی تھی جہالت کے غار میں

جب ذہن میں نہ فرق حلال و حرام تھا
جب جبرِ اقتدار کا تہذیب نام تھا
جب کاروبار بردہ فروشی کا عام تھا
آداب زوجگی کا تصور ہی خام تھا
جب عصمتیں بہ حد شعارِ حسن نہ تھیں
جب ماں بہن بشر کی فقط ماں بہن نہ تھیں

جب آدمی کے دل میں صفی کی صفا نہ تھی
جب آدمی کی آنکھ میں شرم و حیا نہ تھی
جب آدمی کے کان میں حق کی صدا نہ تھی
جب آدمی کے لب پہ خدا کی ثنا نہ تھی
نا آشنا تھے قلب محبت کے نام سے
خود کام بے خبر تھے شرافت کے نام سے

جب کاروانِ جہل کا تھا ہر طرف گذر
گیتی کے ذرّے ذرّے پہ پھیلا ہوا تھا شر
لٹنے کا خوف تھا تو کہیں جان کا خطر
انسان کر رہا تھا عجب ڈھنگ سے بسر
غارت گری و فتنہ طرازی کا راج تھا
جب سرکشی کے ہاتھ میں پورا سماج تھا

تھا بے دریغ بر سرِ پیکار آدمی
بالکل تھا بھائی چارے سے بیزار آدمی
انساں فروش تھا سر بازار آدمی
زر دے کے آدمی کا خریدار آدمی
جب بیٹیوں کو زندہ دبانا رواج تھا
جب آدمی کا خون بہانا رواج تھا

ہر سمت تیرگی تھی کہیں روشنی نہ تھی
ہر گام رہزنی تھی فقط- رہبری نہ تھی
ہر موڑ پر تھا جہل- مگر آگہی نہ تھی
محفوظ آدمی کی- غرض، زندگی نہ تھی
خوں ریزی و فساد کے ڈیرے تھے ہر طرف
مُنصف تھے خال خال لٹیرے تھے ہر طرف

ماحول جب زمیں کا مکدر تھا دوستو!
دل میں کسی کے خوف، نہ کچھ ڈر تھا دوستو!
گلزارِ دہر، خون کا منظر تھا دوستو!
ہر شخص خود کو بھول کے، خود سر تھا دوستو!
شیوہ بشر کا فتنہ و جنگ و جدال، تھا
امن و اماں کا دہر میں، ہر سمت کال تھا

انسان چل رہا تھا جہالت کا راستہ
کوئی عمل نہ اس کی نگاہوں میں تھا برا
ایک ایک خاندان کا معبود تھا جدا
دن جتنے سال بھر کے تھے اتنے ہی تھے خدا
آئینۂ شعور پہ مطلق جلا نہ تھی
تھے درد بے شمار پر ان کی دوا نہ تھی

جرأت یہ کس میں تھی کہ شرافت کا درس دے
ہر غیریت بھلا کے اخوت کا درس دے
نفرت کدے میں آکے محبت کا درس دے
باطل کے گھر میں، حق کی حقیقت کا درس دے
خود جس سے راہِ راست پہ لگ جائے آدمی
جو مقصدِ حیات ہے، وہ پائے آدمی

تھی زندگی ضرور مگر مدعا نہ تھا
غیراز خودی کسی کو بھی خوف خدا نہ تھا
عقدے تھے سیکڑوں کوئی عقدہ کشا نہ تھا
سب خضرؑ بن گئے تھے کوئی رہنما نہ تھا
انسان تھا بھلائے ہوئے ہر اصول کو
انسانیت پکار رہی تھی رسولؐ کو

لبیّک کہہ کے آگیا تب آمنہ کا لال
فاراں کی چوٹیوں کے افق کا مہ کمال
جس کی کوئی نظیر نہ جس کی کوئی مثال
دونوں جہاں کا مہر مُبیں نور ذوالجلال
انسان کو بچا کے تباہی کے غار سے
جینا سکھا گیا نگہِ اعتبار سے

انساں کی جس سے بڑھ گئی توقیر وہ نگاہ
تدبیر کی بدل گئی تقدیر وہ نگاہ
فتنوں کی جس سے کٹ گئی زنجیر وہ نگاہ
تاثیر جس کی، نعرۂ تکبیر، وہ نگاہ
تنویر جس کی شمع فروع و اصول ہے
ایسی نگاہ کیوں نہ ہو، آخر رسولؐ ہے

جو خلق کا جہاں میں سراپا ہے وہ رسولؐ
جو فیض کا حیات میں دریا ہے وہ رسولؐ
کُل کائنات کا جو مسیحا ہے وہ رسولؐ
جو کبریا کے دل کا ارادہ ہے وہ رسولؐ
ہنگام وحی نطق کے لب کھولتا ہوا
اللہ کا ضمیر ہے جو بولتا ہوا

جس کی ہر ایک بات میں تاثیر وہ رسولؐ
جس نے ستم کی توڑ دی شمشیر وہ رسولؐ
جو دے گیا ہے نعرۂ تکبیر وہ رسولؐ
پنہائی جس نے ظلم کو زنجیر وہ رسولؐ
مسمار جس نے قلعہ الحاد کر دیا
انسان کے ضمیر کو آزاد کر دیا

بزمِ عمل کو جس نے سنوارا ہے وہ رسولؐ
باطل میں جس نے حق کو ابھارا ہے وہ رسولؐ
جو بے کسوں کے دل کا سہارا ہے وہ رسولؐ
طوفانِ ظلم میں جو کنارا ہے وہ رسولؐ
جس نے حیات و موت کے رستے بتا دئے
سارے رموزِ غیب کے پردے اُٹھا دئے

بالا ہے جس کی سب سے ہر اک بات وہ رسولؐ
جس نے بدل کے رکھ دئے حالات وہ رسولؐ
جس نے دیا پیام مساوات وہ رسولؐ
پائیں دلوں پہ جس نے فتوحات وہ رسولؐ
سارے جہاں کو امن کا پیغام دے گیا
انسان پیار سے رہے یہ کام دے گیا

ہیں بے شمار جس کے کمالات وہ رسولؐ
جس پر خدا بھی پڑھتا ہے صلوٰۃ وہ رسولؐ
قرآں کے مثل جس کی ہر اک بات وہ رسولؐ
خالق نے جس سے چاہی ملاقات وہ رسولؐ
سدرہ کو جس نے منزل ادنیٰ بنا دیا
انسان تجھ کو ارفع و اعلیٰ بنا دیا

سینہ ہے جس کا منزل قرآن وہ رسولؐ
دنیا کا جس کے دین پہ ایمان وہ رسولؐ
کردار جس کا سورہ رحمٰن وہ رسولؐ
جو میزبان عرش کا مہمان وہ رسولؐ
شق کر کے چاند آنکھوں کے پردے اٹھا دیئے
وحدت کے دو گواہ فلک پر دکھا دیئے

تاریکوں کو جس نے مٹایا وہی رسولؐ
حق کا حصار جس نے بنایا وہی رسولؐ
باطل کا قلعہ جس نے گرایا وہی رسولؐ
جس نے چراغ ظلم بجھایا وہی رسولؐ
روح خلیلؑ دین کا بانی کہے جسے
آیت بھی کبریا کی نشانی کہے جسے

جس نے خدا کی راہ دکھائی وہی رسولؐ
قوسین تک ہے جس کی رسائی وہی رسولؐ
عرفاں کی شمع جس نے جلائی وہی رسولؐ
چمکا گیا خدا کی خدائی وہی رسولؐ
جس کے قدم سے کفر کی بنیاد ہل گئی
تاریکیوں میں نور کی قندیل مل گئی

چاہا جسے کریم نے طٰحٰہ جسے کہا
قرآن میں ہے مدح و ثنا جس کی جا بجا
جس نے اک انقلاب جہاں میں کیا بپا
جس نے نظام فاسق و فاجر بدل دیا
جس سے بشر کو دہر میں توقیر مل گئی
اللہ کے کلام کو تفسیر مل گئی

ایسا امین جس پہ امانت کو ناز ہے
ایسا وجیہ جس پہ وجاہت کو ناز ہے
ایسا خطیب جس پہ خطابت کو ناز ہے
ایسا شریف جس پہ شرافت کو ناز ہے
علم کتاب و تاج شفاعت لیے ہوئے
قبضے میں دو جہاں کی حکومت لیے ہوئے

ایسا رفیق جس پہ رفاقت کو فخر ہے
ایسا فہیم جس پہ فراست کو فخر ہے
ایسا امیر جس پہ امارت کو فخر ہے
ایسا رسولؐ جس پہ رسالت کو فخر ہے
دل جس کا لے لیا اسے ایمان دے گیا
اہلِ نظر کو عترت و قرآن دے گیا

زوجہ ہے جس کی وہ کہ خدیجہ جسے کہیں
ملک عرب کے واسطے ملکہ جسے کہیں
اسلام کا عظیم خزانہ، جسے کہیں
تبلیغ دین حق کا ذریعہ جسے کہیں
اس طرح گھر رسولؐ کا آباد کر دیا
فکرِ معاش سے انھیں آزاد کر دیا

سرتاج اس کا رہبر ہر خاص و عام ہے
وہ سیدالبشر ہے وہ خیرالانام ہے
اس پر تمام کار ہدایت تمام ہے
اللہ کا درود ہمارا سلام ہے
ایسا بشر ہے کون جہانِ مجاز میں
شامل ہے اس کا نام خدا کی نماز میں

مرضیٔ کرگار کا حامل وہی تو ہے
انسانیت کا رہبر کامل وہی تو ہے
صدق و صفا کی آخری منزل وہی تو ہے
اسلام کا دھڑکتا ہوا دل وہی تو ہے
اٹھا تو ظلم و جور کی دنیا کو ٹوک کر
بیٹھا تو کفر و شرک کی نبضوں کو روک کر

اوصاف وہ کہ غیر کے لب پر بھی ہے ثنا
انصاف وہ کہ عدل کی جس سے ہوئی بقا
گفتار وہ کہ غیر بھی قائل ہے برملا
کردار وہ کہ شرک کو کلمہ پڑھا دیا
تاریخ اب یہ بات رکھے چشم غور میں
پھیلا ہے دین تیغ سے کب اس کے دور میں؟

بیشک رسولؐ راہ دکھانے کو آئے تھے
انسانیت کا ڈھنگ سکھانے کو آئے تھے
دنیا سے ظلم و جور مٹانے کو آئے تھے
کب آدمی پہ تیغ چلانے کو آئے تھے
کردار کی چھری میں وہ قطع و برید ہے
لوہے کی ضرب سے جو زیادہ شدید ہے

کردار نے ہی کلمہ پڑھایا ہے کفر کو
کردار نے چراغ دکھایا ہے کفر کو
کردار ہی صراط پہ لایا ہے کفر کو
کردار نے ہی بڑھ کے گھٹایا ہے کفر کو
کتنے ہی اس کے رعب میں آکر چلے گئے
سر لینے آئے سر کو جھکا کر چلے گئے

خُلقِ عظیم ہے اُسی کردار کی ثنا
جس سے ہوئے حبیب خدا شاہ انبیاء
جس کی بنا رسولؐ تو شبیرؑ ہے بقا
جس کے لیے نبیؐ نے کئی بار یہ کہا
دیں کی بقا جہاں میں ہے اس نور عین سے
میرا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے

نانا سے تو ہے سارے نواسوں کا سلسلہ
لیکن کسی نواسے سے نانا نہیں ہوا
سوچا جو میں نے یہ تو پکاری یہ کربلا
مٹ ہی چکا تھا شام میں تو دین مصطفےٰؐ
سر دے گئے حسینؑ تو اسلام رہ گیا
نانا کا اس پسر کے سبب نام رہ گیا

دولت یہ گھر لٹا کے کمائی حسینؑ نے
نانا کے دیں کی جان بچائی حسینؑ نے
باطل کو ایسی ضرب لگائی حسینؑ نے
راہِ دوام حق کو دکھائی حسینؑ نے
زندہ جو مر کے دینِ شہ انبیاء کیا
خنجر تلے امامؑ نے کار خدا کیا

جو پاسبانِ دین و شریعت ہے وہ امامؑ
جو عارف سجود و شہادت ہے وہ امامؑ
اسلام کو بھی جس کی ضمانت ہے وہ امامؑ
دنیا میں دین جس کی بدولت ہے وہ امامؑ
کردار مصطفےٰؐ کا نگہبان ہے وہی
نیزے پہ بولتا ہوا قرآن ہے وہی

جو معدنِ تدبّر و حکمت ہے وہ امامؑ
جو مخزنِ علوم و بصیرت ہے وہ امامؑ
جو مصدر شجاعت و ہمت ہے وہ امامؑ
جو رمز آشنائے مشیّت ہے وہ امامؑ
جو وارث شکوہِ رسولؐ انام ہے
اسلام کا بھی جس کو ابد تک سلام ہے

صدیوں سے انبیاء کی جو دولت ہے وہ حسینؑ
روزہ نماز جس کی بدولت ہے وہ حسینؑ
جو مُنبعِ علومِ رسالت ہے وہ حسینؑ
قرآن کی مثال ہے، صورت ہے وہ حسینؑ
نانا کی جو نظیر بھی ہے بے نظیر بھی
شبیرؑ بھی، مثال پیمبرؐ بشیر بھی

شبیرؑ اور رسولؐ کی توقیر ایک ہے
طینت ہے ایک جلوہ و تنویر ایک ہے
معنی ہیں ایک صورت و تفسیر ایک ہے
دو رخ ہیں ایک صفحے کے تصویر ایک ہے
شبیرؑ ہی کے دم سے ہے خیرالوریٰ کا نام
دونوں کے دم سے رہ گیا قائم خدا کا نام

شبیرؑ اور رسول کا معیار ایک ہے
کہنے کو دو زبانیں ہیں گفتار ایک ہے
شیوہ ہے ایک، سیرت و کردار ایک ہے
اقرار ایک، دونوں کا انکار ایک ہے
شبیرؑ کا پیام۔ پیام رسولؐ ہے
شبیرؑ کا کلام۔ کلام رسولؐ ہے

شبیرؑ کا نشان۔ نشان رسولؐ ہے
شبیرؑ کا بیان۔ بیان رسولؐ ہے
شبیرؑ کی زبان۔ زبان رسولؐ ہے
کام و دہاں بھی کام و دہان رسولؐ ہے
ہر قول ہر مقال ہر اک بات ایک ہے
یہ دیکھنے میں دو ہیں مگر ذات ایک ہے

شبیرؑ اور رسولؐ کا عرفان ایک ہے
شبیرؑ اور رسولؐ کا فرمان ایک ہے
شبیرؑ اور رسولؐ کا قرآن ایک ہے
قالب ہیں دو ضرور مگر جان ایک ہے
وہ ہیں اگر رسولؐ تو یہ بھی امامؑ ہیں
کیا فرق ہے انھیں کے تو قائم مقام ہیں

کچھ فرق بھی کریں تو وہ ہوگا برائے نام
یعنی ہیں یہ حسینؑ وہ احمدؐ فلک مقام
خلقت ہے ایک نور سے دونوں کی لا کلام
دونوں کے مختلف ہیں خدا کی طرف سے کام
وہ دین کا چمن ہیں- یہ اس کی شمیم ہیں
خلق عظیم وہ ہیں- یہ ذبح عظیم ہیں

ذبح عظیم کون ہے شبیرؑ کربلا
شبیرؑ جس کے خوں سے ہے تعمیر کربلا
شبیرؑ جس کی ذات ہے تنویر کربلا
شبیرؑ جو ستارۂ تقدیر کربلا
شبیرؑ ہے شعور کی تابندگی کا نام
دین خدا کی ایک نئی زندگی کا نام

شبیرؑ اک بشر بھی ہے فوق البشر بھی ہے
باطل کی ظلمتوں میں نوید سحر بھی ہے
کل کائنات کے لیے اک راہبر بھی ہے
تلوار دین کی ہے تو حق کی سپر بھی ہے
اک نام ہے یہ جرأت و ہمت کا عزم کا
حیدرؑ کی رزم کا تو محمدؐ کی بزم کا

شبیرؑ نے سنواری ہے تصویر دین کی
شبیرؑ نے بڑھائی ہے تنویر دین کی
شبیرؑ نے بچائی ہے توقیر دین کی
تدبیر کی، تو بن گئی تقدیر دین کی
شبیرؑ کائنات کا وہ انقلاب ہے
جو دین کا جواب ہے اور لاجواب ہے

شبیرؑ سے ہے دین و دیانت کی آبرو
شبیرؑ سے رسولؐ و رسالت کی آبرو
شبیرؑ کربلا میں مشیت کی آبرو
شبیرؑ کے لہو سے شہادت کی آبرو
شبیرؑ کی مثال کوئی دوسرا نہیں
وہ آفتاب ہے جو کبھی ڈوبتا نہیں

گھر سے چلا تھا دین بچانے کے واسطے
ظلم و ستم کی آگ بجھانے کے واسطے
راہ خدا میں گھر کو لٹانے کے واسطے
باطل کی شورشوں کو مٹانے کے واسطے
اسلام کو بچا کے تشدّد کے جبر سے
بیعت کے ہاتھ کاٹ دئے تیغ صبر سے

یہ صبر معجزے سے نہ کم تھا بروئے کار
ہوتے ہوئے میان میں حیدرؑ کی ذوالفقار
وہ ذوالفقار جس سے بڑھا دین کا وقار
وہ ذوالفقار جنگ احد کی جو یادگار
رن میں بطور خاص علیؑ نے جو پائی تھی
سانچے میں ڈھل کے فتح کے گردوں سے آئی تھی

اللہ کا دیا ہوا انعام ذوالفقار
چلتی تھی بن کے موت کا پیغام ذوالفقار
فقروں کی طرح چبھتی تھی ہر گام ذوالفقار
اس وجہ سے خدا نے رکھا نام ذوالفقار
جبریل لے کے آئے فلک سے نبیؐ کے پاس
پہنچی نبیؐ کے علم کی صورت علیؑ کے پاس

ہر حال میں ہے حق کی طرفدار ذوالفقار
جعفر کی طرح جنگ پہ تیار ذوالفقار
حمزہ کی مثل کفر سے بیزار ذوالفقار
دست خدا کے ہاتھ کی تلوار ذوالفقار
جب گھر میں تھی تو فاطمہ زہراؑ کے سات تھی
میدان میں علیؑ کی شریک حیات تھی

اتری تھی مثلِ وحی خدا آسمان سے
چلتی تھی راہ حق میں بڑی آن بان سے
پاتی تھی رن میں فتح و ظفر عز و شان سے
اسلام کی مدد کو نکلتی تھی میان سے
بس کام سے تھا کام زباں کھولتی نہ تھی
تلتی تھی، قدسیوں پہ بھی پر تولتی نہ تھی

ظالم کو بھانپ لیتی تھی ہشیار اس قدر
بجلی تڑپ رہی تھی شرر بار اس قدر
کافر کا خون پیتی تھی خونخوار اس قدر
اپنوں سے دُور صاحبِ کردار اس قدر
وہ آنچ تھی کہ موت کا بازار گرم تھا
پر مومنوں کے واسطے لوہا بھی نرم تھا

حیدرؑ کے سارے گھر پہ یہ دل سے نثار تھی
آلِ نبیؐ میں نادِ علیؑ کا حصار تھی
دشمن کی فوج میں غضب کردگار تھی
زخموں کے گل کھلانے کو بادِ بہار تھی
ایسی جو معتبر تھی رفاقت کی راہ میں
آج اس کو سج کے آئے ہیں شہ رزم گاہ میں

مظلوم نے دکھائے وہ شیر خدا کے ہاتھ
نظروں میں پھر گئے اسدِ کبریا کے ہاتھ
بیعت کے طالبوں نے سمیٹے خطا کے ہاتھ
آیا نہ کچھ جہاد میں اہل جفا کے ہاتھ
خیبر شکن کا دست قضا یاد آ گیا
بھاگے صنم پرست خدا یاد آگیا

جس کی طرف اٹھا شہ کرب و بلا کا ہاتھ
گردن دبا کے اس کی پکارا قضا کا ہاتھ
دیکھا شریر؟ دلبر شیر خدا کا ہاتھ
ظالم ابھی یہ ہاتھ ہے صبر و رضا کا ہاتھ
بھرپور وار ہو تو قیامت بپا کریں
لیکن نبیؐ سے صبر کا وعدہ ہے کیا کریں

دو اس طرف گرے تو گرے چار اس طرف
شاطر اِدھر جو کاٹے تو عیار اس طرف
موزی ادھر جو مارے تو مکار اس طرف
ظالم ادھر پڑے تھے ستمگار اس طرف
خود سر جو آئے سامنے تو سر اڑا دیا
بے بال و پر تھے اہل جفا، پر اڑا دیا

ایک ایک سورما پہ مسلط ہوا ہراس
بھاگا جو منھ پھرا کے وہ پھر آسکا نہ پاس
ضیغم کے ڈر سے ٹوٹ گئی بزدلوں کی آس
ہر بانی فساد کو گھیرے ہوئے تھی یاس
ممکن نہ تھی ظفر جو شہ مشرقین پر
اک بار مل کے ٹوٹ پڑے سب حسینؑ پر

نیزے بڑھے ادھر سے ادھر سے تبر بڑھے
اک بے وطن کی سمت ہزار اہل شر بڑھے
پیاسے کا خوں بہانے کو سب فتنہ گر بڑھے
سید لہو لہان ہوا بدگہر بڑھے
جلتی زمیں پہ وارث تطہیر گر گئے
بیٹھا فرس زمین پہ شبیرؑ گر گئے

وہ آخری حیات کے لمحات مختصر
نرغہ وہ ظالموں کا پیمبرؐ کا وہ پسر
گرتے ہی محو سجدہ ہوئے شہ جھکا کے سر
فتح مبیں تڑپ گئی قدموں کو چوم کر
ظالم دبا سکے نہ وہ شبیرؑ کی صدا
ٹکرائی جا کے عرش سے تکبیر کی صدا

جلاد کی وہ تیغ وہ سوکھا ہوا گلا
زہراؑ کی تھی فغاں مرے بچے پہ رحم کھا
اس کرب میں بھی ہاتھ سے چھوٹی نہیں وفا
سوکھے لبوں پہ بخشش اُمت کی تھی دعا
ناگاہ قطع کر کے کلام جناب کو
مارا شقی نے جان رسالتمآب کو

اس پر ستم ہوئے جو شہ مشرقین تھا
جو بوتراب کے دل مضطر کا چین تھا
احمدؐ کا لال فاطمہؑ کا نورعین تھا
بیکس تھا تین روز کا پیاسہ حسینؑ تھا
اپنے گلے کو دے کے شہ مشرقین نے
اسلام کے گلے کو بچایا حسینؑ نے

خیمے میں آل پاک کے پہنچی جو یہ خبر
ڈیوڑھی کے پاس آگئیں زینبؑ برہنہ سر
دیکھا جو قتل گاہ کی جانب بچشم تر
چلائیں پیٹ کر کہ لٹا مصطفےؐ کا گھر
میں صدقے جاؤں اے مرے بھائی کدھر گئے
نانا کی جان حق کے فدائی کدھر گئے

اے فاطمہؑ کے راج دلارے کہاں ہو تم
اے مرتضٰی کی آنکھوں کے تارے کہاں ہو تم
اے دین کبریا کے سہارے کہاں ہو تم
اے میرے بھائی اے مرے پیارے کہاں ہو تم
جنگل میں کس پہ چھوڑ گئے اس غریب کو
روؤں تمہارے غم میں کہ بیٹیوں نصیب کو

بتلاؤ جاکے بالی سکینہ سے کیا کہوں
کلثوم سے میں اور رقیہ سے کیا کہوں
بانوئے نیک نام سے لیلیٰ سے کیا کہوں
بھیا! بتاؤ عابدؑ خستہ سے کیا کہوں
دیکھو تو بھائی کتنی پریشان ہے بہن
جنگل ہے اور بے سر و سامان ہے بہن

میں کب سے دے رہی ہوں دہائی جواب دو
دیتا نہیں ہے کچھ بھی دکھائی جواب دو
جائے کدھر یہ غم کی ستائی جواب دو
بھائی جواب دو مرے بھائی جواب دو
زہراؑ پکاریں زینبؑ دلگیر الوداع
مقتل میں سو گیا میرا شبیرؑ الوداع

نخلِ رسولؐ پاک کو جب کر چکے قلم
اہل ستم نے ڈھائے اسیروں پہ وہ ستم
زنجیر میں نہ اٹھتے تھے بیمار کے قدم
دل ٹکڑے ٹکڑے جس سے ہو ٹوٹے وہ غم پہ غم
ہل حرم یزید کے دربار میں گئے
بے پردہ شام و کوفہ کے بازار میں گئے

اس طرح سر حسینؑ نے اپنا کٹا دیا
نانا کے دیں پہ نانا کے بدلے ہوئے فدا
قربانی حسینؑ پہ غمگیں تھے انبیاءؑ
آواز اب بھی دیتی ہے یہ خاک کربلا
کب حق پرست ڈرتے ہیں باطل کے سامنے
وہ مسکرا کے آتے ہیں قاتل کے سامنے

بس اے عظیم خالق اکبر سے کر دعا
مقبول بارگاہِ نبیؐ ہو یہ مرثیہ
قائم رہے یہ مرثیہ گوئی کا سلسلہ
محنت کا دیں صلہ تجھے مظلوم کربلا
نظروں میں پھر مزار امام غریب ہو
دوبارہ کربلا کی زیارت نصیب ہو

تضمین بر نعت احمد فرازؔ

☆

مرے رسولؐ! کہ بالا ہے تو خیالوں سے
مرے رسولؐ! کہ اعلیٰ ہے تو مثالوں سے
ترا کمال ہے بڑھ کر سبھی کمالوں سے
'مرے رسولؐ! کہ نسبت تجھے اجالوں سے
میں تیرا ذکر کروں صبح کے حوالوں سے'

☆

بلند سارے زمانے سے بات ہے تیری
اور عین حق کا نمونہ حیات ہے تیری
ہے تو ہی باعثِ کُل کائنات ہے تیری
'نہ میری نعت کی محتاج ذات ہے تیری
نہ تیری مدح ہے ممکن مرے خیالوں سے'

☆

ہے بوریے پہ کبھی اور کبھی فلک پہ قیام
ہے تو ہی صبح کا مختار تو ہی قادر شام
بس ایک انگلی سے دو کر دیا ہے ماہ تمام
'یہ افتخار ہے تیرا کہ میرے عرش مقام
تو ہم کلام رہا ہے زمین والوں سے'

☆

ترا نظام ہے عادل، غلط نظام جہاں
تو عصمتوں کا خدا، ہم ہیں پیکر عصیاں
ترا کلام مقدس نجس بشر کی زباں
'ترا پیام محبت تھا، اور میرے یہاں
دل و دماغ ہیں پر نفرتوں کے جالوں سے'

☆

نہ ہوں میں بندۂ زر اور نہ میں ہوں مکر شناس
نہ میں ہوں پیر نہ کوئی مرید میرے پاس
کسی چڑھاوے کی مجھ کو امید اور نہ آس
'نہ میری آنکھ میں کاجل نہ مشک بُو ہے لباس
کہ میرے دل کا ہے رشتہ خراب حالوں سے'

☆

مگر یہ بندۂ نخوت یہ شکل کے بھی کریہہ
مگر یہ عقل کے دشمن فقط بدن کے وجیہ
مگر یہ اجہل مطلق، یہ عالموں کی شبیہ
'مگر یہ مفتی و واعظ یہ محتسب یہ فقیہ
جو معتبر ہیں، فقط مصلحت کی چالوں سے'

☆

مرا ضمیر یزیدِ خبیث سے نہ ڈرا
مرے ضمیر کے شمر لعیں نہ پاس آیا
مرا ضمیر تو فرعون سے نہیں ہارا
مرے ضمیر نے قابیل کو نہیں بخشا
میں کیسے صلح کروں قتل کرنے والوں سے

''مرکزِ نور کا سفر''

خدا کا شکر کہ ہم نے خدا کا گھر دیکھا
تھا ایک نور کا منظر جدھر جدھر دیکھا
ہمیں سفر کی صعوبت کا کچھ پتہ نہ چلا
کہ بے تکان نہ ایسا کوئی سفر دیکھا
وہ جس کا روئے زمیں پر کوئی نہیں ثانی
جو رشکِ خُلد ہے دنیا میں وہ نگر دیکھا
طوافِ خانۂ کعبہ میں رُوح جھوم اُٹھی
یہ کیف پہلے تو ہم نے نہ عُمر بھر دیکھا
لگا کہ جیسے فرشتوں نے ہونٹ چوم لئے
جب ہم نے چوم کے کعبے کا وہ حجر دیکھا
ہوئی نماز تو شاہ و گدا تھے اک صف میں
وہاں قریب ہی مفلس کے اہلِ زر دیکھا
غلافِ خانۂ کعبہ سے کیں جو مَس آنکھیں
تو ہم نے اپنے مقدر کو عرش پر دیکھا

صفا و مروہ کے بھی درمیان سے گذرے
حیات بخش وہاں آبِ معتبر دیکھا
علیؑ کے واسطے جو در بنا تھا کعبے میں
ڈھکا غلاف کے اندر نشانِ در دیکھا
ہمارے قلب میں اک نور سا اُتر آیا
نبیؐ کا روضۂ اقدس جو اک نظر دیکھا
اُس آستانۂ اطہر پہ سر جھکائے ہوئے
کبھی ستاروں کو دیکھا کبھی قمر دیکھا
یہی لگا کہ ملی دو جہان کی دولت
جو ہم نے روضے کی جالی کو چوم کر دیکھا
نبیؐ کی لاڈلی بیٹی کی قبر ہے جس میں
کبوتروں کو وہاں صرف نوحہ گر دیکھا
درِ رسولؐ پہ جیسی قبول ہوتی ہیں
نہ ایسا ہم نے دعا میں کہیں اثر دیکھا

"الوداع"

اے مدینے الوداع اے ارضِ مکہ الوداع
الوداع اے روشنی کے شہر جدہ الوداع

جو بنایا تم نے اُس کا کر لیا ہم نے طواف
اے خلیل اللہؑ! اے معمارِ کعبہ الوداع

سرمۂ اہل بصیرت نور چشم دیدہ ور
خاک یثرب الوداع اے خاک بطحہ الوداع

جھکتی ہے پیشانیِ کونین تیری سمت ہی
اے جن و انس و ملک کی جائے سجدہ الوداع

باب شہر علم کی خاطر بنا تھا جس میں در
شق ہوئی تھی جو کبھی دیوارِ کعبہ الوداع

میرے آقاؐ اے مکینِ سبز گنبد السلام
خاک طیب الوداع اے خاک طیبہ الوداع

مدفنِ عمرانؑ و شبرؑ عابدؑ و باقرؑ سلام
الوداع اے مرقدِ بی بی خدیجہؑ الوداع

ہائے تجھ پر ہے اداسی ہی فقط سایہ فگن
قبرِ خاتون جناں زہراؑ زکیہ الوداع

☆

عظیم امروہوی عظیم ہیں اور
تا قیامت عظیم رہیں گے۔ ہر صاحب علم و
فہم ان کی عظمت کا لوہا مانے گا۔ راقم ان کی
عظمت کے آگے اپنا سر جھکاتا ہے۔

مرزا امیر علی جونپوری،
مصنف مرثیہ نگاران اردو، جلد دوم
ص ۳۴۷

☆

مندرجہ ذیل رباعی نسیم امروہوی مرحوم نے کراچی کے ایک جلسے میں پڑھی تھی۔

امروہے سے شاعر جو عظیم آیا ہے
دامن میں لئے ذوقِ سلیم آیا ہے
اعظم ہوگا یہ اے کراچی اک روز
لاہور سے ملنے کو نسیم آیا ہے

علامہ نسیم امروہوی مرحوم ۱۹۸۲ء

التماس

سورۂ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

سید محمد نور الحسن پسر حاجی سید معجز حسن مرحوم

سیدہ رضیہ بانو بنت سید اختر حسین مرحوم

سیدہ حُسن آراء بیگم بنت نواب سید یوسف علی خاں مرحوم

Rasoolyat

(Natia Kalam)

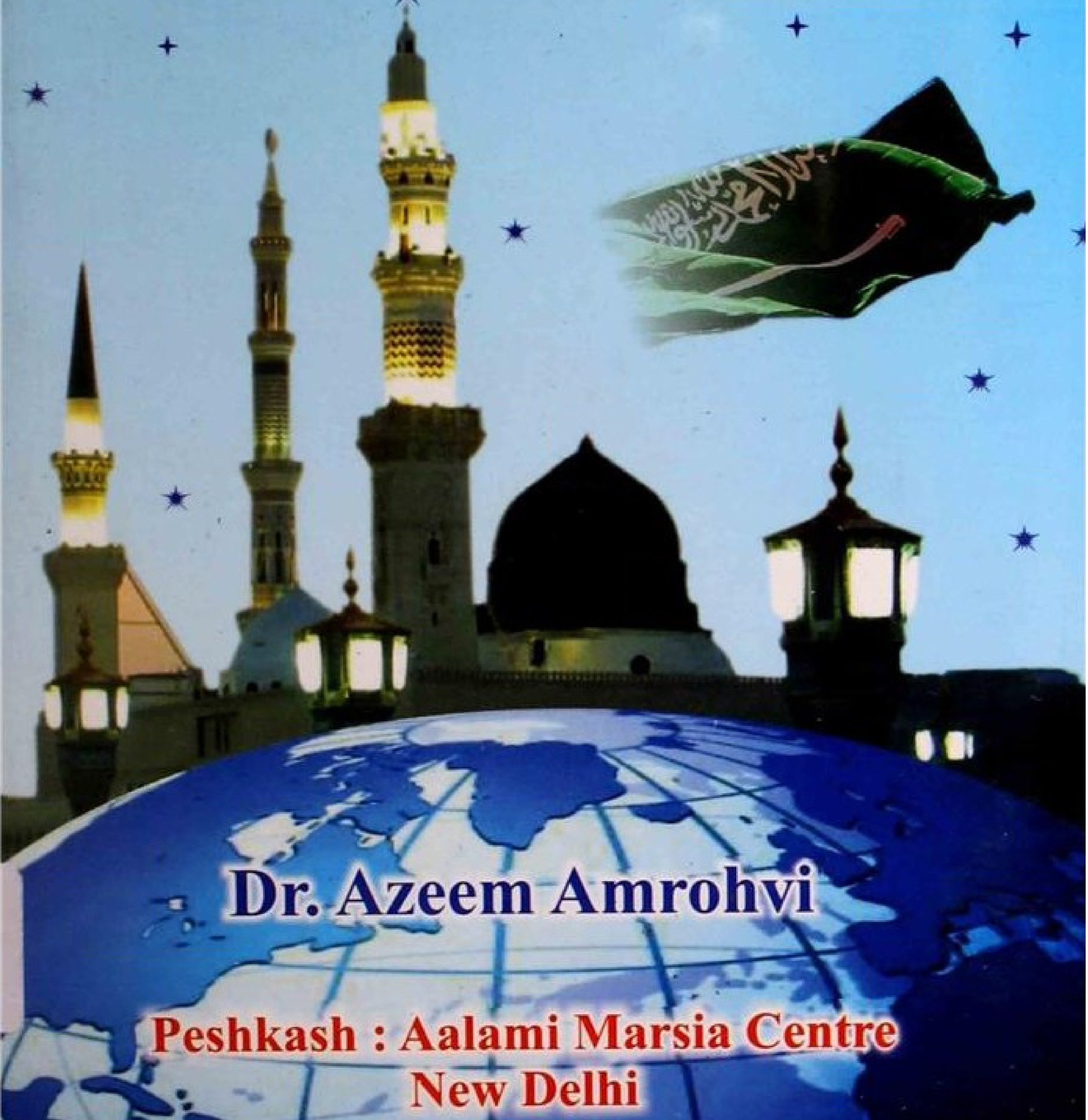

Dr. Azeem Amrohvi

Peshkash : Aalami Marsia Centre
New Delhi